محبت کے موتی

از رمشا حیات

بچیوں کہاں جانے کی تیاری ہے؟ دادا جان نے لڑکیوں کو تیار ہوتے دیکھا تو حیرانگی سے پوچھا۔

دادا جان میرا بھائی واپس آرہا ہے ہم سب اُسے ہی لینے جارہے ہیں عدن نے دادا کو دیکھتے کہا۔

تم سب لوگ ائرپورٹ پر صنان کو لینے جارہی ہو؟ وہ پڑھائی مکمل کر کے آرہا بارات لے کر نہیں آرہا جو تم سب لوگ اتنا تیار ہو کر اُسے لینے جارہی ہو اور زیادہ لوگ ائرپورٹ

نہیں جائیں گئے اُس نے گھر ہی تو آنا ہے۔ داداجان سنجیدگی سے کہتے ہی وہاں سے چلے گئے تھے۔

یہ کیا بات ہوئی میرا بھائی اتنے سالوں بعد واپس آرہا ہے اور ہم اُسے لینے بھی نہیں جائیں گئے؟

اللہ میں نے تو سپیشل آج کے دن کے لیے اپنا نیلا سوٹ شبنم آنٹی کو کہہ کر سلوایا تھا۔ عدن نے گلے سے ڈوپٹہ اتارتے بال باندھتے منہ لٹکائے کہا۔ جبکہ باقی لڑکیوں کا بھی یہی حال تھا اگر کوئی سکون سے بیٹھا چپس کھا رہا تھا تو وہ میڈم نوال تھیں۔

میں نے تو تم لوگوں کو پہلے ہی کہا تھا کہ کوئی بھی اتنا بڑا ٹولہ لے کر ائیرپورٹ نہیں جائے گا وہ ائیرپورٹ ہے شادی ہال نہیں ہے کہ پوری فیملی بنا ٹکٹ کے گھس جائے۔ نوال نے عدن کو دیکھتے دل جلا دینے والی مسکراہٹ چہرے پر لیے کہا۔

تم تو چپ ہی رہو منحوس عورت تمھاری دعا قبول ہوئی ہے تم تو پہلے ہی نہیں چاہتی تھی کہ ہم لوگ ائرپورٹ جائیں۔عدن نے کھا جانے والی نظروں سے نوال کو دیکھتے کہا جس کا ہاتھ منہ تک جاتا رک گیا تھا۔

کیا کہا تم نے ؟میں تمہیں کہاں سے عورت لگتی ہوں ؟نوال نے عدن کے سامنے کھڑے ہوتے کمر پر ہاتھ رکھتے گھورتے ہوئے پوچھا۔

خیر ابھی میرا تمھارے ساتھ بحث کرنے کا موڈ نہیں ہے ہائے میرا دکھ ابھی بھی ہرا ہے عدن نے نا آنے والے آنسوؤں کو صاف کرتے کہا۔

زخم ہرے ہوتے ہیں لڑکی رباب ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا۔

وہی آپی عدن نے منہ پھولائے کہا۔

اچھا چلو چھوڑو ویسے بھی دادا جان ٹھیک کہہ رہے ہیں اتنے لوگوں کا ائرپورٹ جانا ٹھیک بھی نہیں ہے۔زوہا نے الماری کھولتے کہا۔

ہائے میرے کتنے ارمان تھے کہ میں اپنے بھائی کو ائرپورٹ لینے جاؤں گی لیکن یہ ظالم سماج

اُف!!!ڈرامہ کوئین بس کر جا زیادہ ہو رہا ہے نوال نے گھورتے ہوئے کہا۔

بھاڑ میں جاؤ تم میں تو دادی کے پاس جا رہی ہوں عدن نے منہ بسوڑتے کہا اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

URDUNovelians

ہاہاہا نانی جان تو پہلے سے ہی اس حق میں نہیں تھیں کہ تم سب ائرپورٹ جاؤ نوال نے مزے سے کہا۔

رباب اور زوہا دونوں نے نوال کو گھوری سے نوازہ تھا لیکن یہاں فکر کسے تھی۔

خاور ہاؤس میں آج ہر کوئی کسی نا کسی کام میں مصروف تھا ارے کیسے نا مصروف ہوتے آج پورے سات سال بعد اس گھر کا لاڈلہ واپس آرہا تھا۔

خاور ہاؤس میں تین بھائی رہتے تھے بھائیوں میں پیار بھی بہت تھا۔ خاور صاحب کے تین بیٹے تھے۔

سب سے بڑے بیٹے کا نام صاقب خاور تھا ان کی زوجہ جو تھوڑی سخت مزاج کی خاتون تھیں لیکن دل کی بہت اچھی تھیں۔ ان کا نام نمرہ بیگم تھا۔ ان کے تین بچے تھے۔ بڑے کا نام صنان اُس سے چھوٹے بیٹے کا نام ریحان اور بیٹی کا نام عدن تھا۔

ان کے بعد آتے ہیں راشد خاور جن کی زوجہ کا نام راحیلہ تھا اور راشد کی کزن بھی تھیں ان کے تین بچے تھے بڑا بیٹا ہیزام اس سے چھوٹی بیٹی رباب جو تھوڑی سنجیدہ مزاج تھی اور پھر ان کا ایک بیٹا براق تھا۔

تیسرے نمبر پر خاور صاحب کی ایک بیٹی تھی جس کا نام سکینہ تھا اور وہ شادی کے کچھ سال بعد اپنے میاں کے ساتھ لندن چلی گئی تھی۔

چوتھے نمبر پر خاور صاحب کا سب سے چھوٹا بیٹا عرفان خاور تھا جس کے دو بچے تھے بڑی بیٹی زوہا اور چھوٹا بیٹا عمیر اور ان کی بیوی کی ڈیتھ ہو چکی تھی۔ عرفان نے گھر والوں کے اسرار پر دوسری شادی کر لی تھی جس کا نام صفیہ تھا۔ صفیہ کی بھی پہلے شادی ہو چکی تھی اس کے شوہر کا بھی انتقال ہو گیا تھا۔ اس کی ایک بیٹی زوہا کی عمر کی تھی جس کا نام ماریہ تھا۔

تینوں بھائی پوری کوشش کرتے کہ خاور ہاؤس میں سب مل جل کر رہیں۔

بیٹا جی اور کتنی دیر لگے گی؟ آپ نے تو تیار ہونے میں لڑکیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ دادا جان نے گھڑی کی طرف دیکھتے صاقب صاحب کو سے پوچھا۔

اس سے پہلے صاقب صاحب کچھ بولتے دادی جان بول پڑی تھیں۔

کتنی لڑکیوں کو آپ جانتے ہیں میاں جی؟

دادی جان نے اپنا چشمہ تھوڑا ترچھا کرتے دادا کو خشمگین نظروں سے دیکھتے پوچھا۔

دادی جان خاور صاحب کو میاں جی کہتی تھیں۔

لو اس نے تو ہر بات میں الٹا مطلب ہی نکالنا ہوتا ہے دادا جان نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

میرے کان ابھی ٹھیک ہیں اور صاف سنائی دیتا ہے دادی جان نے اپنی چھڑی کو تھوڑا زور سے زمین پر مارتے کہا۔

میاں جی سدھر جائیں ورنہ مجھے اچھے سے سدھارنا آتا ہے دادی جی کہتے ہی تخت پر جا کر بیٹھ گئی تھیں کیونکہ دادا جان سے تو کوئی جواب ہی نہیں بن رہا تھا۔

صاقب صاحب اپنے ماں باپ کی نوک جوک پر ہنس رہا تھا۔

بس ابو جان خواتین آجائیں تو نکلتے ہیں صاقب نے کہا اتنے میں عمیر نے کمرے میں جھانکا۔

دادا جان دادی جان جلدی سے باہر آئیں دیکھیں کون آیا ہے عمیر کہتے ہی وہاں سے بھاگ گیا۔

آئے ہائے اسے کیا ہو گیا؟ ایسا کون آ گیا ہے باہر دادی جان نے تخت سے اٹھتے ہوئے کہا۔

سب لوگ باہر آئے تو سامنے ہیزام کھڑا تھا۔ کیا ہوا بیٹا سب خیریت؟ راشد صاحب نے ہیزام کو دیکھتے پوچھا۔

جو مسکرا کر پیچھے ہٹا تو دروازے سے صنان داخل ہوا جس نے بلیو جینز اور ساتھ وائیٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی چہرے پر تھکن عیاں تھی لیکن پھر بھی مسکرا رہا تھا۔ ہلکی سی بڑھی ڈاڑھی میں خوبصورت لگ رہا تھا۔

URDUNovelians

دادی جان!!! صنان کہتے ہی دادی جان کے گلے جا لگا باقی سب ہونقوں کی طرح منہ کھولے صنان کو دیکھ رہے تھے۔

بیٹا ہم سب تمہیں لینے جا رہے تھے اور تم خود ہی گھر آ گئے۔ چچی جان نے آگے بڑھتے صنان کے سر پر پیار دیتے کہا۔

میں آپ سب کو سرپرائز دینا چاہتا تھا۔ اور میری فلائٹ تو صبح کی تھی۔

صنان نے دادا جان کے گلے لگتے مسکرا کر کہا۔

لو بیٹا جی یہاں سب تیار کھڑے تھے اور تم نے خود گھر آ کر ان کے ارمانوں پر پانی پھیر دیا۔

دادی جان نے باقی سب کے لٹکے ہوئے چہروں کو دیکھتے کہا۔

چلیں کوئی بات نہیں اللہ کا شکر ہے ہمارا بچہ گھر آ گیا ہے۔ راشد صاحب نے مسکراتے کہا اور صنان کو لے کر اندر چلے گئے۔ باقی سب بھی باری باری اندر چلے گئے تھے۔

تم لوگوں کو پتہ ہے صنان بھائی آ گئے ہیں زوہا نے کمرے میں بیٹھی لڑکیوں کو آ کر موجودہ صورتحال سے آگاہ کیا۔

کیا وہ کب آئے؟ ابھی تو گھر والوں کی تیاریاں ختم نہیں ہو رہی اور اتنی جلدی وہ بھائی کو لے کر بھی آ گئے؟

عدن نے حیرانگی سے زوہا کو دیکھتے پوچھا۔

۔ وہ خود آ گئے ہیں انہوں نے ہمیں سرپرائز دینا تھا

چلو یہ تو اچھا ہوا اور ویسے بھی ہمیں ساتھ لے کر نہیں جا رہے تھے اب خود بھی نہیں جائیں گئے۔ عدن نے مزے سے کہا اتنے میں نوال اندر آئے جس نے سر پر ڈوپٹہ اوڑھا ہوا تھا اور اس کا ایک کونا دانتوں میں دبایا تھا۔

تمھیں کیا ہوا؟ رباب نے نوال کو دیکھتے حیرانگی سے پوچھا۔

وہ نا میرے وہ آئے ہیں نا تو میں شرمانے کی کوشش کر رہی ہوں نوال نے آنکھیں مٹکاتے کہا۔

اُف اللہ جی سارے ڈرامے باز اسی گھر میں موجود ہیں۔رباب نے اپنا سر پیٹا اور وہاں سے چلی گئی زوہا اور عدن بھی اس کے پیچھے باہر چلی گئی تھیں۔

آہ میرا ابھی موڈ نہیں کھڑوس سے ملنے کا نوال نے بیڈ پر بیٹھتے ریموٹ پکڑتے کہا اور ٹی-وی چلا کر بیٹھ گئی۔

🖤🖤🖤🖤🖤

ماما میرا موڈ پاکستان جانے کا بلکل بھی نہیں ہے۔ابتہاج نے اپنی ماں کو دیکھتے کہا۔

کیا مطلب ابتہاج؟صنان اتنے سالوں بعد گھر واپس آیا ہے امی نے بہت پیار سے ہمیں بلایا ہے تو کیا اب بھی میں اپنے میکے نا جاؤں؟

تم لوگ تو چاہتے ہی یہی ہو میں ہمیشہ اپنے ماں باپ اور بھائیوں سے دور رہوں سکینہ بیگم نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ابتہاج سے رخ موڑ لیا۔

موم یار آپ ہمیشہ بات کا الٹا مطلب کیوں نکال لیتی ہیں میں خود دادا جان اور دادی جان سے ملنا چاہتا ہوں اور صنان تو میرا کزن ہونے کے ساتھ میرا دوست بھی ہے لیکن آپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ میرے انکار کی وجہ کیا ہے۔ ابتہاج نے اپنی ماں کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے پیار سے کہا۔

اخر مسئلہ کیا ہے رباب میں اچھی بھلی سلجھی ہوئی لڑکی ہے۔ اور تمھاری منگنی بھی ہو چکی ہے اور ہمارے ہاں منگنی کو توڑنا بہت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ سکینہ بیگم نے ابتہاج کو سمجھانے والے انداز میں کہا۔

موم آپ سمجھ کیوں نہیں رہی وہ میرے ٹائپ کی نہیں ہے۔اور ابتہاج مزید کچھ کہنے سے پہلے خاموش ہو گیا۔

اور وہ زیادہ پڑھی لکھی نہیں ہے؟سکینہ بیگم نے ابتہاج کا باقی کا جملہ مکمل کرتے کہا۔

موم جب آپ کو سب پتہ ہے تو بار بار مجھے فورس کیوں کرتی ہیں؟ابتہاج نے وہاں سے اٹھتے کہا۔

ہم لوگ رات کی فلائٹ سے پاکستان جا رہے ہیں ابتہاج اگر تم ہمارے ساتھ آنا چاہتے ہو تو آؤ ورنہ تمھاری مرضی!!اور میں مزید اپنی بیٹی سے دور نہیں رہ سکتی!!.امی نے بہت ضد کی تھی کہ میں اپنی بیٹی کو وہاں چھوڑ دوں لیکن اب میں اُسے واپس اپنے پاس لے آؤں گی۔سکینہ بیگم نے ابتہاج کی بات کو اگنور کرتے کہا اور پھر بنا اس کا جواب سنے وہاں سے چلی گئی۔

پیچھے ابتہاج اپنا ماتھا مسلنے لگا تھا۔لندن آنے سے پہلے ابتہاج اور رباب کی منگنی کر دی گئی تھی اُس وقت ابتہاج چھوٹا تھا لیکن جیسے ہی تھوڑا بڑا ہوا اسے رباب میں مسئلے نظر آنا شروع ہو گئے تھے۔

🖤🖤🖤🖤🖤

صنان اس وقت سب لوگوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا۔اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا لیکن اس نے زبان سے اظہار نہیں کیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اتنے سالوں بعد وہ گھر واپس آیا ہے اور سب لوگ اس سے باتیں کرنا چاہتے ہیں۔

نمرہ بیگم تو اپنے بیٹے کے صدقے واری جا رہی تھیں۔دادی جان صدقے کے بکرے بھی دے چکی تھیں۔

سب لوگ گپوں میں مصروف تھے۔صنان کی بے تاب نظریں اُس دشمنِ جان کو تلاش کر رہی تھی جو نا جانے کہاں چھپ کر بیٹھ گئی تھی۔

بھائی جان وہ ابھی یہاں نہیں آئے گی۔عدن نے اپنے بھائی کو دیکھتے مسکراہٹ دباتے کہا۔

کون ؟صنان نے انجان بنتے پوچھا۔

وہی جس کا آپ کو انتظار ہے۔عدن نے بتیسی دکھاتے کہا۔

ہیزام عدن کی بات پر ہنس پڑا تھا۔

ویسے وہ کہاں پر ہے ؟صنان نے بھی ڈھیٹ ہن کا مظاہرہ کرتے پوچھا۔

وہ شرمانے کی ناکام کوشش کررہی ہے ایمان نے کہا۔

جس پر زوہا کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔دادی جان نے زوہا کی طرف دیکھا۔جس کی ہنسی کو بریک لگی تھی۔

صنان نے ہیزام کی طرف دیکھا جس نے کندھے اچکا دیے تھے۔ چلو اب صنان کو تھوڑا آرام کرنے دو تھک گیا ہو گا ہیزام نے زمین پر بیٹھے ٹولے کی طرف دیکھتے کہا۔

ارے نہیں پہلے ہمارے گفٹ تو ہمیں دے دیں پھر بے شک آپ آرام کر لیں۔ زوہا نے جلدی سے کہا۔

مطلبی لڑکی براق نے زوہا کو دیکھتے کہا۔

مطلبی کسے بولا؟ ابھی چچی جان کو بتاتی ہوں تمھاری گرل فرینڈ کا زوہا نے براق کے کان کے پاس سرگوشی کرتے اسے دھمکاتے کہا۔

وہ میری گرل فرینڈ نہیں بس فرینڈ ہے۔ براق نے دانت پیستے کہا۔

یہ تو تمہیں یا مجھے معلوم ہے نا چچی جان کو تھوڑی معلوم ہے۔زوہا نے مزے سے کہا۔

کسی دن تم میرے ہاتھوں ضائع ہو جاؤں گی زوہا!!!براق کا کہی بس نہیں چلا تو یہی کہہ کر اپنی بھڑاس نکالی۔

دیکھ لیں گئے زوہا نے کندھے اچکاتے کہا۔

براق نے زوہا کو گھوری سے نوازہ تھا۔کیونکہ اس سے زیادہ وہ کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا۔

صنان زوہا کی بات پر ہنس پڑا تھا اور سب کے لائے ہوئے گفٹس اُن کو دینے لگا۔

🖤🖤🖤🖤🖤

صنان اپنے کمرے میں آ گیا تھا نوال سے ابھی تک نہیں ملا تھا۔کمرے میں آتے ہی اس نے سگریٹ سلگائی تھی۔سر تو درد کی وجہ سے پھٹ رہا تھا لیکن وجہ سفر نہیں بلکہ کچھ اور ہی تھا۔

کیا میں نوال کو دھوکا دے رہا ہوں؟ لیکن میں نے کچھ غلط نہیں کیا مجھے پوری امید ہے جب میں اُسے بتاؤں گا تو وہ بھی سمجھ جائے گی۔ صنان دل میں سوچ رہا تھا اتنے میں دروازہ ناک ہوا اور ہیزام اندر آیا۔

تمہیں آرام کرنا چاہیے۔ ہیزام نے صنان کو کھڑکی کے پاس کھڑے دیکھتے کہا۔

میری تو راتوں کی نیندیں اڑی ہوئی ہیں۔

سو کیسے جاؤں؟ صنان نے گہرا سانس لیتے کہا۔

صنان تمہیں جو بھی کرنا ہے جلدی کرنا ہو گا کیونکہ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے اگر ابتہاج کو پتہ چل گیا تو وہ دوستی کا بھی لحاظ نہیں رکھے گا تم بھی اُسکے غصے سے اچھی طرف واقف ہو۔ وہ اپنی بہن کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔

مجھے خود سمجھ نہیں آرہی ہیزام کس مصیبت میں میں پھنس گیا ہوں۔ کاش میں اُن کے گھر رہنے کے لیے نا جاتا۔

گھر والوں کے چہروں کی طرف دیکھتا ہوں تو سچ کہوں تو مجھے ڈر لگتا ہے پتہ نہیں وہ میری بات کو سمجھے گئے یا نہیں مجھے تو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا۔

صنان نے بیڈ پر بیٹھتے کہا۔

گھر والے تمھارے ولیمے کا سوچ رہے ہیں اور جہاں تک مجھے لگتا ہے عید کے دوسرے دن ہی گھر والوں نے تمھارا ولیمہ رکھ دینا ہے نکاح کو بھی تو اتنے سال ہو گئے ہیں۔ تو تمھارے پاس یہ رمضان کا ایک مہینہ ہی ہے جلدی سے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرو۔ ہیزام نے سنجیدگی سے کہا۔

میں کوشش کروں گا صنان نے پیچھے ٹیک لگاتے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہے تم آرام کروں میں چلتا ہوں ہیزام کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔

صنان وہی آنکھیں موندے لیٹ گیا تھا۔

صنان جب پڑھائی کے لیے امریکہ جا رہا تھا تو گھر کے بڑوں نے نوال اور صنان کا نکاح کر دیا تھا صنان نے کافی بار منع کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی کسی نے نہیں سنی۔اس نے کبھی نوال سے شادی کا نہیں سوچا تھا کیونکہ جیسے لڑکی وہ چاہتا تھا ویسی نوال بلکل بھی نہیں تھی۔

نوال صنان کی پھپھو کی بیٹی تھی۔چونکہ سکینہ بیگم کا گھر خاور ہاؤس کے پاس ہی تھا تو ان کے بچے بھی سارا دن یہی رہتے تھے۔پھر سکینہ بیگم کے شوہر جب کاروبار کے سلسلے میں لندن شفٹ ہونے لگے تو دادی جان نے نوال کو پاکستان میں ہی روک لیا تھا وہ نوال کے ساتھ بہت اٹیچ ہو گئی تھی۔نوال نے بھی اپنی نانی کو چھوڑ کر لندن جانے سے منع کر دیا تھا۔سکینہ بیگم نے اپنی بیٹی کی خوشی دیکھی اور اسے پاکستان میں ہی چھوڑ دیا اور وہ خود دیکھ چکی تھی کہ ان کی بھابھی اپنے بچوں کی طرح نوال کا خیال رکھتی ہیں۔

صنان کو باہر جا کر سٹڈی کرنی تھی گھر والے تو راضی نہیں تھے کہ صنان کو باہر بھیجا جائے پھر گھر والے ایک شرط پر مانے کے جانے سے پہلے صنان کا نوال کے ساتھ نکاح کر دیا جائے ایسے وہ وہاں کسی گوری کے چکر میں بھی نہیں پڑے گا دادی جان کی یہی سوچ تھی۔تو دادی جان نے اسی شرط پر صنان کو باہر جانے کی اجازت دی تھی۔

اور آج جب صنان پڑھائی مکمل کر کے واپس آیا تو پیچھے کچھ ایسا کر آیا تھا جو اسے نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اور اب اس کے نوال کے بارے میں خیالات بھی تبدیل ہو گئے تھے۔

رات صنان کو کسی نے ڈسٹرب نہیں کیا تھا صبح چھ بجے وہ اپنی روٹین کے مطابق جوگنگ کے لیے نکل پڑا تھا۔

جب واپس آیا تو سامنے ہی دشمنِ جان ہلکے بلیو کلر کی شلوار قمیض میں ملبوس کھڑی عدن سے باتیں کر رہی تھی۔

صنان تو نوال کو دیکھ کر وہی جم گیا تھا۔ اسے نوال کے لمبے بال بہت پسند تھے اس لیے نوال نے بھی ان کو کٹوانے کی کبھی کوشش نہیں کی تھی۔

URDUNovelians

ہلکی براؤن آنکھیں اور گندمی رنگ میں سامنے کھڑی لڑکی ہمیشہ کی طرح صنان کو آج بھی بہت پر کشش لگ رہی تھی۔

عدن کی نظر اپنے بھائی پر پڑی تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

اس وقت اس کا بھائی بھی کسی سے کم نہیں لگ رہا تھا گوری رنگت، سیاہ آنکھیں، ماتھے پر بکھرے بال اور بلیک کلر کے جوگنگ سوٹ میں وجیہہ لگ رہا تھا۔

آہم آہم مجھے لگتا ہے کہ اب مجھے چلنا چاہیے۔عدن نے مسکراہٹ دباتے کہا۔اور وہاں سے چلی گئی۔

ارے کیا ہوا تمہیں؟نوال نے حیرانگی سے جاتی ہوئی عدن کو دیکھتے پوچھا۔لیکن وہ وہاں سے جا چکی تھی۔

اتنے میں صنان چلتا ہوا نوال کے پیچھے اکھڑا ہوا تھا۔

اپنے پیچھے کسی کی موجودگی محسوس کر کے نوال جیسے ہی پیچھے مڑنے لگی لیکن صنان نے اسے بازوں سے پکڑ کر وہی روک دیا تھا۔

صنان کے پرفیوم کی خوشبو نے نوال کو بتا دیا تھا کہ پیچھے کھڑا انسان کون ہے۔

کل کہاں تھی تم؟صنان نے تھوڑا جھک کر نوال کے کان کے پاس سر گوشی نما انداز میں پوچھا۔نوال کا چہرا آگے کی طرف تھا اس لیے وہ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے سے قاصر تھا۔

اپنے کمرے میں اور کہاں ہونا میں نے؟نوال نے الٹا سوال کیا۔جس پر صنان کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

اس نے ایک نظر ارد گرد دیکھا اور جھک کر نوال کے بالوں پر اپنے لب رکھ دیے۔

صنان کو لگا کہ جتنے آرام سے اس نے نوال کے بالوں کو چھوا اُسے بھی محسوس نہیں ہوا ہو گا۔لیکن ایسا نہیں تھا۔نوال نے محسوس کیا تھا لیکن خاموش رہی تھی۔

صنان نوال کے بازوں کو چھوڑے اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا تھا۔

نوال نے مڑ کر حیرانگی سے صنان کو دیکھا اور اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرا

کیا ہوا؟صنان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

مجھے ایسا لگا کہ کوئی چیز میرے بالوں پر گری ہے جیسے کوئی مکھی یا مچھر بھی ہو سکتا ہے۔نوال نے دوبارہ اپنے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا۔اور ایسے ظاہر کیا جیسے اسے پتہ نہیں چلا۔

مچھر تھا اب چلا گیا۔صنان نے نوال کو گھورتے ہوئے کہا۔

چلو یہ تو اچھا ہو گیا۔اور صنان میاں آپ تو کافی بدل گئے ہیں نوال نے سر سے لے کر پاؤں تک صنان کا معائنہ کرتے کہا۔

بدل تو تم بھی بہت گئی ہو بلکہ خوبصورت ہو گئی ہو۔صنان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ارے خبر دار اگر میرے ساتھ فلرٹ کرنے کی کوشش کی تو...نوال نے کمر پر ہاتھ رکھتے صنان کو دیکھتے اپنی آنکھیں چھوٹی کرتے کہا۔

پہلے تو وہ نوال کی بات سن کر حیران ہوا پھر ہنس پڑا۔

میں تو کروں گا ورنہ تم کیا کر لو گی مسز؟صنان نے سینے پر ہاتھ باندھتے دلچسپی سے پوچھا۔

پھر میں جو کروں گی اُسے تمھارے جیسا ٹیڈی بیر برداشت نہیں کر پائے گا۔

نوال نے صنان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

تم نے اگر دوبارہ مجھے ٹیڈی بیر کہا تو بہت برا پیش آؤں گا صنان نے دانت پیستے کہا۔ اچانک اس کے تاثرات تبدیل ہوئے تھے۔ اسے خود کے لیے ٹیڈی بیر کہا جانا بلکل بھی پسند نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی نوال اسے ہمیشہ اسی نام سے چڑھاتی تھی۔

لو دیکھو تمھیں تو ابھی سے غصہ آگیا ہے۔ اور نوال نے ایک دم سنجیدہ ہوتے کہا۔ میں تمھاری مسز نہیں ہوں یہ نکاح بڑوں کی مرضی سے ہوا تھا جس میں ہم. دونوں کی رضامندی نہیں تھی تو بہتر ہے تم بھی میرے ساتھ ویسے ہی رہو جیسے میرے باقی کزنز رہتے ہیں۔ میں سب کے ساتھ ہنسی مذاق کرتی ہوں لیکن مجھ پر اپنا شوہر ہونے کا روب ہر گز مت ڈالنا۔

نوال کہہ کر وہاں سے جانے لگی جب صنان نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

میں تمھارے باقی کزنز کی طرح ہر گز نہیں ہوں نوال میں صنان خاور ہوں تمھارا شوہر اور کیا ہم اس بارے میں بات کر سکتے ہیں؟ صنان نے نوال کی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا۔

ہرگز نہیں نوال نے اپنا ہاتھ صنان کے ہاتھ سے چھڑواتے صاف لفظوں میں منع کرتے کہا۔

تم ایک نمبر کی ضدی لڑکی ہو..... صنان نے سرد لہجے میں کہا اس سے پہلے نوال کچھ کہتی سکینہ بیگم کی آواز نے دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔

ماما... نوال نے خوشی سے سکینہ بیگم کو دیکھتے کہا اور ان کے گلے جا لگی۔

کیسی ہے میری بیٹی؟ سکینہ نے نوال کا ماتھا چومتے پوچھا۔

میں بلکل ٹھیک ہوں ماما اور آپ کیسی ہیں بھائی، پاپا اور چھوٹی وہ سب کہاں ہیں؟ نوال نے بے تابی سے پوچھا۔

تمھارے پاپا کو کچھ ضروری کام تھا اس لیے وہ کچھ دنوں بعد آئیں گئے۔ اور وہ رہے دونوں سکینہ نے پیچھے چلے آتے ابتہاج اور دعا کو دیکھتے کہا۔

اتنے میں صنان بھی آگے بڑا اور سکینہ بیگم سے پیار لیا۔

سکینہ بیگم کے تین بچے تھے بڑے بیٹے کا نام ابتہاج دوسرے نمبر پر نوال اور تیسرے نمبر پر دعا تھی۔

ابتہاج نے بلیک شرٹ ساتھ بلیک ہی جیکٹ پہنی تھی۔ بلیو جینز اور آنکھوں پر گلاسز لگائے سوبر لگ رہا تھا۔

اس نے بہت سوچا اور آخر کار اپنی ماں کی بات ماننی پڑی۔ اپنی ماں اور بہن کو اکیلا آنے بھی نہیں دے سکتا تھا۔

پیچھے دعا اپنے بڑے سے ڈوپٹے کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی جو پوری زمین کی صفائی کرتا آرہا تھا۔

ابتہاج آکر صنان اور پھر نوال سے ملا۔

ماماوہ مجھے.... پھوپھو جان آپ اندر آئیں ورنہ ان محترمہ کی باتیں تورات تک ختم نہیں ہوں گی۔

صنان نے نوال کی باتوں کی عادت پر چوٹ کرتے کہا۔ جس پر سکینہ بیگم کے ساتھ ابتہاج بھی ہلکاسا مسکرا پڑا تھا۔نوال نے صنان کو گھوری سے نوازہ اور پھر سب لوگ اندر چلے گئے۔

ابتہاج کے آنے کا سنتے ہی رباب کو اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہوا تھا نا جانے کیوں وہ ابتہاج سے اتنا ڈرتی تھی اس نے کبھی رباب کو ڈانٹا تک نہیں تھا لیکن اس کی ایک گھوری ہی رباب کو خوفزدہ کرنے کے لیے کافی ہوتی تھی۔

سکینہ میری بچی اب تو آہی گئی ہے تو کیوں نا رباب اور ابتہاج کا نکاح کر دیا جائے ابھی رمضان آنے میں کچھ دن پڑے ہیں اور عید کے دوسرے دن ہی صنان اور ابتہاج کا اکٹھا

ولیمہ کر دیا جائے گا۔ دادی جان نے اپنی بیٹی کو دیکھتے کہا۔ جس نے ابتہاج کی طرف دیکھا تھا۔

جس کا چہرہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا تھا۔ ماریہ کی نظریں تو ابتہاج پر ٹکی ہوئی تھیں۔ اور اگر کسی کو ماریہ کا ابتہاج کو گھورنا برا الگ رہا تھا تو وہ ریحان تھا جس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جا کر ماریہ کا رخ اپنی طرف کر لے۔

ابتہاج وہاں سے اٹھ کر باہر چلا گیا۔

ماریہ بھی اس کے پیچھے باہر چلی گئی۔ ریحان کی ہمت اب جواب دے گئی تھی تھوڑی دیر وہ وہاں بیٹھا رہا پھر باہر چلا گیا۔

امی جان اتنی بھی کیا جلدی ہے میرا مطلب ہے کہ عید کے بعد آرام سے اس بارے میں بات کر لیں گئے۔ کیوں بھابھی سکینہ نے نمرہ اور راحیلہ بیگم کو دیکھتے پوچھا۔

بلکل میں بھی امی کو یہی کہہ رہی تھی لیکن انہوں نے تو ضد پکڑی ہوئی ہے۔ نمرہ بیگم نے دادی جان کو دیکھتے کہا۔

ارے تو تو چپ ہی کر میری بچی کی شادی کی عمر ہو گئی ہے اور اور تجھے یاد نہیں وہ شکیلہ اپنے بیٹے کا رشتہ لے کر آگئی تھی۔ اور وہ شبانہ اپنے بھائی کا رشتہ لے کر آئی تھی ارے اتنی بار کہاں ہے کہ میری بچی کی منگنی ہو گئی ہے لیکن لوگ سنتے ہی نہیں میں نے کہہ دیا تو بس کہہ دیا نکاح کل بھی کرنا ہے اور آج بھی اس میں مسئلہ کیا ہے۔ دادی جان نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے کہا۔

دادی جان اُن کا بھائی گنجا بھی تو تھا عدن نے دادی کو یاد کرواتے کہا۔ باقی سب کے چہروں پر دبی سی مسکراہٹ آگئی تھی۔

ہاں وہی پتہ نہیں آجکل کے لوگوں کو کیا ہو گا ہے۔بیوی ان کو خوبصورت چاہیے اور خود کا ہوش نہیں دادی نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

سکینہ بیگم سوچ میں پڑگئی تھی ان کو بس ابتہاج کی فکر تھی۔وہ کوئی الٹی سیدھی حرکت نا کر دے۔

🖤🖤🖤🖤🖤

ابتہاج کو سگریٹ کی طلب ہو رہی تھی اور اس کا ارادہ چھت پر جا کر سگریٹ پینے کا تھا۔چھت کافی بڑی اور کشادہ تھی۔

ابتہاج چھت پر آیا آج موسم کافی اچھا تھا۔

اسے سامنے ایک لڑکی کھڑی ہوئی نظر آئی جو آسمان کو تک رہی تھی۔

ابتہاج چلتا ہوا ارباب سے کچھ فاصلے پر جا کھڑا ہوا تھا۔

رباب نے اپنی دائیں طرف دیکھا تو ایک دم ابتہاج کو وہاں کھڑا دیکھ ڈر گئی تھی۔

ابتہاج سکون سے کھڑا رباب کو دیکھ رہا تھا۔

اس کے چہرے پر چھائے ڈر کو ابتہاج نے بھی محسوس کیا تھا۔

آج کافی سالوں بعد اس نے رباب کو دیکھا تھا۔بے شک سامنے کھڑی لڑکی خوبصورت تھی لیکن ابتہاج کو لگتا تھا کہ وہ اس کے ٹائپ کی نہیں ہے۔رباب کو پڑھنے کا شوق نہیں تھا اس لیے اس نے میٹرک کیا اور ساتھ اس نے گھر کے کام سیکھے تھے۔جن میں کڑھائی وغیرہ شامل تھی۔

رباب کو جب کچھ سمجھ نہیں آیا تو وہاں سے جانے کے لیے مڑنے لگی۔لیکن ابتہاج نے اس کی کلائی کو پکڑ لیا تھا۔

رباب نے چہرے پر گھبراہٹ لیے ابتہاج کو دیکھا۔

تم مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہو؟ابتہاج نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں پوچھا۔

میں وہ... رباب کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا جواب دے۔

کیا تمہیں اردو بھی نہیں آتی؟ جو میری بات تمھارے دماغ میں نہیں پڑ رہی؟ ابتہاج نے رباب کی کلائی پر اپنی پکڑ سخت کرتے سنجیدگی سے کہا۔

رباب نے جو کانچ کی چوڑیاں پہنی ہوئی تھیں وہ ٹوٹ کر زمین پر بکھیر گئی تھیں اور کچھ اس کی کلائی پر لگ گئی تھی۔

اس کے منہ سے بے ساختہ سسکی نکلی تھی۔

آنکھیں نمکین پانی سے بھر گئی تھیں۔

اس نے نظریں اٹھا کر سامنے کھڑے ظالم انسان کو دیکھا۔

میری ایک بات کان کھول کر سن لو جاہل لڑکی میں تو تم سے شادی ہرگز نہیں کروں گا اور اپنے اس چھوٹے سے دماغ سے میرے ساتھ شادی کرنے کے خواب کو نکال دو اور تم خود بات کرو گی نانی جان سے کہ تم میرے ساتھ نکاح نہیں کرنا چاہتی کیونکہ یہاں پر تو میری اپنی ماں بھی میری بات نہیں سنے گی۔ ابتہاج نے غصے سے کہا۔

کروں گی نا بات؟ ابتہاج نے سرد لہجے میں دوبارہ پوچھا۔

ابتہاج کے قریب آنے پر رباب ایک دم ڈر گئی تھی اس نے جلدی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

گڈ گرل اور جاؤ یہاں سے ابتہاج نے رباب کی کلائی کو چھوڑتے ہوئے کہا جو اجازت ملنے پر وہاں سے بھاگ گئی تھی۔

زمین پر اس کی چوڑیاں گری ہوئی تھیں۔

ابتہاج سگریٹ سلگانے لگا تو اسے اپنی ہتھیلی پر خون نظر آیا۔

اس کی نظر زمین پر گری چوڑیوں پر پڑی تو اس نے اپنے ہاتھ پر لگے خون کو دیکھ کر گہرا سانس لیا۔

ماریہ ابتہاج کے پیچھے آئی تھی لیکن اسے وہ کہی نظر نہیں آیا وہ ابتہاج کے کمرے کی طرف جانے لگی تھی جب کسی نے اس کو بازو سے پکڑ کر کمرے کے اندر کھنچا۔

ماریہ کی خوف کے مارے چیخ نکل گئی تھی۔

لیکن جب سامنے اس نے ریحان کو کھڑے دیکھا تو ماتھے پر تیوری لیے اسے گھورا۔

یہ کیا بدتمیزی ہے؟ ماریہ نے سرد لہجے میں ریحان کو دیکھتے پوچھا۔

میں بدتمیز ہر گز نہیں تھا تمھاری حرکتوں کی وجہ سے بن گیا ہوں ایسا کیا ہے ابتہاج میں جو تمہیں اُس کے علاوہ کوئی اور نظر نہیں آتا اور تم بھی اچھی طرح جانتی ہو اُس کی منگنی رباب سے ہو چکی ہے اور کچھ دن بعد اُس دونوں کا نکاح بھی ہونے والا ہے۔

ریحان نے ماریہ کے چہرے کے تاثرات دیکھتے کہا۔ جو اس کی بات پر ہنس پڑی تھی۔

تمہیں لگتا ہے کہ ابتہاج جیسا پڑا لکھا انسان تمھاری اُس جاہل گوار کزن سے شادی کرے گا؟ماریہ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

زبان سنبھال کر بات کیا کرو ماریہ جس دن میرا صبر جواب دے گیا تمھارے لیے بہت بڑا ہو گا اور خبر دار اگر دوبارہ تم نے رباب کے بارے میں کچھ بھی فضول بولا ریحان نے ماریہ کو بازو سے دبوچتے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔

ایک پل کے لیے تو ماریہ بھی ریحان کے غصے سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔

تم!!!ماریہ نے کچھ کہنے کے لیے ہونٹ وا کیے ہی تھے کہ ریحان بول پڑا۔

جاؤں یہاں سے ریحان نے کہتے ہی رخ موڑ لیا۔

سائیکو انسان ماریہ نے منہ میں بڑبڑایا اور پیر پٹخ کر وہاں سے چلی گئی۔

دل آیا بھی تو کس پر ریحان نے خود کو کوستے کہا اور بیٹھ کر پانی پینے لگا۔

موم میں نے آپ کو پہلے ہی منع کیا تھا کہ میں اُس لڑکی سے نکاح نہیں کرنا چاہتا کیوں آپ لوگ ہم دونوں کی زندگیاں خراب کرنا چاہتے ہیں؟ ابتہاج نے سکینہ بیگم کو دیکھتے غصے سے کہا۔

بیٹا تمھاری منگنی ہو چکی ہے اگر منگنی ناہوئی ہوتی تو میں منع بھی کر دیتی لیکن اب ممکن نہیں ہے۔ اور تم بھی سمجھنے کی کوشش کرو سکینہ بیگم نے بے بسی سے کہا۔

میں اسی لیے یہاں نہیں آنا چاہتا تھا۔ آپ کی ضد کی وجہ سے مجھے یہاں آنا پڑا۔ ابتہاج نے اپنے ماتھے کو مسلتے ہوئے کہا۔

ابتہاج ایسا بھی کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے تم نے تو چھوٹی سے بات کو رائی کا پہاڑ بنا لیا ہے۔مجھے تو تمھارے انکار کی وجہ سمجھ میں نہیں آ رہی۔پتہ نہیں پڑھی لکھی لڑکی سے تم نے کون سی نوکری کروانی ہے۔سکینہ بیگم نے بھی اس بار تھوڑا غصے میں کہا۔

موم میں جس طرح کی بیوی اپنے لیے چاہتا ہوں رباب ویسی بلکل بھی نہیں ہے۔اور اگر آپ لوگوں نے زبردستی کی تو پھر میں جو اُس کے ساتھ کروں گا اُس کے ذمہ دار بھی آپ لوگ ہی ہوں گئے۔ابتہاج نے سرد لہجے میں کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

پتہ نہیں اس لڑکے کو عقل کب آئے گی۔

سکینہ بیگم نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے خود سے کہا۔

رباب اپنے کمرے میں آئی تو اس وقت وہاں پر کوئی نہیں تھا دروازے کو بند کیے وہی زمین پر بیٹھ کر رونے لگی اور اپنی کلائی کو دیکھنے لگی۔جہاں پر زخم بن گئے تھے۔

رباب نے اپنی کلائی کو دوسرے ہاتھ سے پکڑا اور اس میں سے چوڑیوں کے چھوٹے ٹکڑوں کو نکالنے لگی۔

اس کے بعد اُٹھ پر باتھروم چلی گی تھی۔اچھی طرح منہ دھو کر باہر آئی رونے سے ناک اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

اتنے میں نوال بنا دروازہ ناک کیے کمرے میں داخل ہوئی۔

آپی آپ کو.....نوال رباب کا چہرہ دیکھ کر وہی خاموش ہو گئی۔

آپی کیا ہوا آپ کو؟کسی نے کچھ کہا ہے؟نوال نے پریشانی سے رباب کی سرخ آنکھوں کو دیکھتے اسے کلائیوں سے پکڑتے پوچھا۔

آہ رباب بے ساختہ کراہ پڑی تھی۔

کیا ہوا؟ اوہ سوری نوال نے رباب کی سرخ کلائی کو دیکھتے کہا۔

آپی یار کیا ہوا آپ کو؟ یہ چوٹ کیسے لگی؟ لائیں میں پٹی کر دیتی ہوں نوال نے پریشانی سے کہا اور رباب کی پٹی کرنے لگی اب رباب اسے کیا بتاتی کہ یہ کرم نوازی اس کے بھائی کی عطا کردہ ہے۔

آپی یہ کیسے ہوا؟ نوال نے سنجیدگی سے پوچھا۔

وہ میں چھت پر گر گئی تھی تو چوڑیاں ٹوٹ کر کلائی پر لگ گئیں۔ رباب نے نظریں جھکاتے جھوٹ بولتے ہوئے کہا۔

آپی دیکھ کر چلا کریں نا دیکھیں کتنی چوٹ لگ گئی ہے۔ آپ آرام کریں ابھی کچن میں جانے کی بلکل بھی ضرورت نہیں ہے نوال نے وہاں سے کھڑے ہوتے رباب کو تنبیہ کرتے کہا کیونکہ وہ جانتی تھی رات کا کھانا رباب ہی بناتی تھی۔

لیکن میں ٹھیک ہوں نوال رباب نے جلدی سے کہنا چاہا۔

نہیں آپ بلکل بھی ٹھیک نہیں ہیں اگر ایک دن کام نہیں کریں گی تو کچھ نہیں ہو جائے گا۔ آپ آرام کریں نوال کہتے ہی وہاں سے چلی گئی۔ رباب نے بھی مزید ضد نہیں کی تھی کیونکہ وہ ابتہاج کے سامنے آنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

تم مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کر کیسے جاسکتے ہو صنان؟ مقابل نے تھوڑے غصے سے پوچھا۔

میں بہت جلد تمہیں یہاں لے آؤں گا ابھی تمھارے ڈاکومنٹس کا مسئلہ بنا ہوا ہے

صنان نے عام سے لہجے میں کہا۔

لیکن میں اتنے دن یہاں کیسے رہو گی؟ مقابل نے حیرانگی سے پوچھا۔

تم پہلے کون سا اکیلی رہتی تھی؟ جواب گھبرا رہی ہو؟ صنان نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

پہلے کی بات اور کی اور اب میں تمھاری ذمہ داری ہوں مقابل نے دانت پیستے کہا۔

میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں اور سارے انتظار کر کے واپس آیا ہوں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے صنان نے کہتے ہی فون بند کر دیا۔

کیا مصیبت ہے یار صنان نے اپنے بالوں میں ہاتھ ڈالتے گہرا سانس لیتے کہا۔

کہاں جا رہی ہو؟ ہیزام نے عدن کو باہر جاتے دیکھا تو موبائل کان سے ہٹاتے پوچھا۔

وہ مجھے مارکیٹ جانا ہے وہی جا رہی ہوں عدن نے عام سے لہجے میں کہا اور وہاں سے جانے لگی۔

تم اس حلیے میں مارکیٹ جا رہی ہو؟ اور تمھارے ساتھ بھی کوئی نہیں ہے۔ ہیزام نے عدن کے کپڑوں کو دیکھتے پوچھا۔

ان کپڑوں کو کیا ہوا ہے؟ عدن نے اپنے بلیو کلر کی شارٹ شرٹ اور کیپری کو دیکھتے پوچھا اور ڈوپٹہ نا ہونے کے برابر اس کے گلے میں تھا۔

داداجان اور تایا جان جان کو معلوم ہے کہ اُن کی لاڈلی اس طرح کی ڈریسنگ میں باہر جاتی ہے اور اگر تمھارے دو بھائیوں نے تمہیں اس حالت میں باہر جاتے دیکھ لیا تو تمھارا تو باہر جانا بند ہو جائے گا۔ ہیزام نے سنجیدگی سے عدن کو دیکھتے کہا۔

اس سارے معاملے میں داداجان اور بھائی کہاں سے آگئے ؟ عدن نے ارد گرد دیکھتے کہا۔

جاؤ اور کوئی چادر لے کر آؤ میں تمہیں مارکیٹ لے جاتا ہوں اور دوبارہ اکیلی باہر مت جانا ہیزام نے کہتے ہی رخ موڑ لیا اور موبائل کان سے لگائے بات کرنے لگا۔

کھڑوس انسان پتہ نہیں خود کو کیا سمجھتا ہے۔ ہمیشہ حکم چلاتا رہتا ہے۔ لیکن اگر اس کی بات نامانی تو یہ داداجان کو بتادے گا انہوں نے تو سچ میں میرا باہر جانا بند کر دینا ہے۔

ہائے عدن تو ایسی ڈریسنگ کرتی ہی کیوں ہے ؟ لیکن مجھے پسند بھی تو ہے عدن خود ہی سوال کرتی اور اُس کا جواب دیتی جارہی تھی۔

اپنے کمرے میں جا کر اس نے رباب کی بلیک کلر کی بڑی سی چادر اوڑھی اور باہر آ گئی۔

چادر کو اس نے کندھوں پر لیا تھا سر پر لینا گوارا نہیں کیا۔

♥♥♥♥

رباب نے کافی کوشش کی کہ وہ دادی جان سے بات کرے لیکن اس میں ہمت نہیں تھی۔ اور اس وقت دادی کی گود میں سر رکھے لیٹی ہوئی تھی۔

میری بچی آج تو اتنی اداس کیوں ہے؟ دادی جان نے پیار سے رباب کے بالوں میں ہاتھ چلاتے پوچھا۔

ارے نانی جان آج آپی چھت پر گر گئی تھیں اور ان کی بازو پر چوٹ بھی لگ گئی اس لیے خاموش سی ہیں۔

نوال نے دادی کے سامنے کرسی پر بیٹھے پکوڑے کھاتے کہا۔

URDUNovelians

چوٹ کہاں لگی؟ دادی جان نے پریشانی سے پوچھا۔ اتنے میں صفیہ بیگم بھی وہاں آگئی تھیں۔

نہیں دادی مجھے زیادہ چوٹ نہیں لگی وہ میں نے چوڑیاں پہنی ہوئی تھیں تو وہ لگ گئی رباب نے جلدی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

اچھا تو تم چھت پر تھی ابتہاج کو بھی میں نے اوپر جاتے دیکھا تھا ویسے دادی جان شادی سے پہلے ایسے لڑکی کا ملنا ٹھیک نہیں ہے۔ اگر کسی نے دیکھ لیا تو کچھ غلط ہی سمجھے گا۔ صفیہ نے دادی جان کو دیکھتے کہا۔

URDUNovelians

نوال نے رباب کی طرف دیکھا تھا۔ جس کے چہرے پر پریشانی کے ساتھ ڈر بھی نمایا تھا۔

لوگوں کا کیا ہے اُن کا تو کام ہیں باتیں کرنا اور تو پریشان مت ہو دو دن بعد دونوں کا نکاح ہے اگر دونوں نے اکیلے میں بات کر لی تو قیامت نہیں آگئی۔

دادی جان نے رباب کے سر پر بم پھوڑا تھا۔

دادی جان آپ سچ کہہ رہی ہیں؟ نوال نے خوشی سے کھڑے ہوتے پوچھا۔

بلکل آج تمھارے دادا اس بارے میں بات کریں گئے بس سب گھر آجائیں میں نے راشد اور جہانگیر (سکینہ کا شوہر) سے بات کر لی ہے وہ نکاح کی صبح ہی یہاں آجائے گا اور کسی کو مسئلہ نہیں ہے تو جتنی جلدی اس ذمہ داری کو پورا کر لیا جائے اتنا ہی اچھا ہے۔

دادی جان نے کہا۔

لیکن دادی اتنی بھی کیا جلدی تھی؟ صفیہ نے پریشانی سے پوچھا کیونکہ اُس نے اپنی بیٹی کے لیے ابتہاج کا سوچا تھا کہ وہ شادی کے بعد باہر چلی جائے گی۔

تجھے یہ جلدی لگ رہا ہے منگنی کو اتنے سال گزر گئے ہیں تو بچی کو ساری عمر گھر بیٹھانا چاہتی ہے ؟ دادی جام نے غصے سے صفیہ کو دیکھتے کہا۔

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا خیر آپ کی مرضی صفیہ کہتے ہی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی۔

رباب پریشان سی بیٹھی ہوئی تھی اس کا بس چلتا تو ابھی منع کر دیتی لیکن اس میں منع کرنے کی ہمت نہیں تھی۔

صفیہ بیگم اپنی بیٹی کے کمرے میں آئی تھی جو کانوں میں ہیڈ فون لگائے بیٹھی تھی۔

صفیہ بیگم نے کھینچ کر ہیڈ۔فون اتارے

کیا ہو گیا ہے ماما؟ ماریہ نے حیرانگی سے اپنی ماں کو دیکھتے پوچھا۔

تم یہی بیٹھی رہو میں نے تمہیں کہا تھا کہ ابتہاج سے بات وغیرہ کرنا کہ وہ تمھاری جانب متوجہ ہو لیکن تم یہاں بیٹھی گانے سن رہی ہو۔ صفیہ نے غصے سے ماریہ کو دیکھتے کہا۔

ماما ہوا کیا ہے؟ ماریہ کو ابھی بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس کی ماں کیا کہنا چاہ رہی ہیں۔

دادی جان نے کہا ہے کہ دو دن بعد رباب اور ابتہاج کا نکاح ہے۔ صفیہ بیگم نے کہا۔

کیا؟ نکاح لیکن اتنی جلدی یہ سب کیسے؟ ماریہ نے بوکھلائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

تم بیٹھی یہاں گانے سنتی رہو وہ تمھارے ہاتھ سے نکل گیا ہے اچھا خاصے پڑھے لکھے لڑکے کا نکاح اُس جاہل کے کر رہے ہیں۔

صفیہ نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور وہاں سے چلی گئی۔

نہیں اتنی آسانی سے میں اپنے خواب کو ٹوٹتا ہوا نہیں دیکھ سکتی اس نے لندن جانے کا اور وہاں ہمیشہ کے لیے رہنے کا خواب دیکھا تھا جو ابتہاج سے شادی کے بعد ہی پورا ہو سکتا تھا لیکن یہاں تو معاملہ ہی الٹ ہو گیا تھا۔ماریہ بیڈ سے اٹھی اور باہر چلی گئی۔

ماریہ کو سامنے ہی ابتہاج نظر آ گیا تھا جس نے بلیک کلر کا کُرتا ساتھ بلیک ہی پینٹ پہنی ہوئی تھی۔ماریہ تو ابتہاج کو دیکھتے نظریں جھپکانا بھول گئی۔

ابتہاج اس کے قریب آیا تو ماریہ ہوش میں آئی مجھے آپ سے بات کرنی تھی ماریہ نے جلدی سے کہا۔

URDUNovelians

ابتہاج نے ایک آبرو اچکاتے ماریہ کو دیکھا تھا۔

جیسے کہہ رہا ہو کہو کیا کہنا ہے؟

وہ مجھے ماریہ کہتے ہی ایک قدم آگے بڑھی اور لڑکھڑائی کے انداز میں جلدی سے ابتہاج کا کالر پکڑ لیا کیونکہ وہ ریحان کو آتے دیکھ چکی تھی۔اور ریحان کو تنگ کرنے کا موقع وہ کیسے چھوڑ سکتی تھی۔

ابتہاج نے بھی ماریہ کو کمر سے پکڑ کر گرنے سے بچایا تھا۔

ایم ریلی سوری ماریہ نے چہرے پر شرمندگی لاتے کہا۔

کیا بات کرنی تھی ؟ابتہاج نے سنجیدگی سے پوچھا۔ریحان ابھی بھی وہاں کھڑا اپنے غصے کو کنٹرول کر رہا تھا۔

بہت ہو گیا ماریہ اب دیکھو میں تمھارے ساتھ کیا کرتا ہوں ریحان نے سرد لہجے میں کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

آپ کو شادی کی مبارکباد دینی تھی۔ماریہ نے جلدی سے کہا۔

کس کی شادی ؟ابتہاج نے حیرانگی سے پوچھا۔

آپ کی شادی کی دادی جان نے کہا ہے دو دن بعد رباب اور آپ کا نکاح ہے۔ حیرت ہے آپ کو نہیں معلوم ویسے مجھے حیرانگی ہوتی ہے آپ کی پسند پر کہاں رباب اور کہاں آپ خیر آپ کو بہت بہت مبارک ہو ماریہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی اس کا کام ہو گیا تھا کیونکہ وہ پہلے سے ہی سمجھ گئی تھی کہ ابتہاج بھی رباب سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔

ابتہاج غصے سے وہاں سے چلا گیا اس کا رخ رباب کے کمرے کی طرف تھا۔

جو اپنے کمرے میں پریشانی سے چکر لگا رہی تھی۔

دھڑام کی آواز پر رباب کے کمرے کا دروازہ کھلا اور ابتہاج ماتھے پر خطرناک تیور لیے اندر آیا تھا۔

رباب تو ابتہاج کو اپنے سامنے دیکھ کر ڈر گئی تھی۔

ابتہاج نے سب سے پہلے دروازہ بند کیا اور مڑ کر رباب کی طرف دیکھا۔

تمہیں میں نے کہا تھا کہ نانی جان کو منع کر دو کہ تم مجھ سے نکاح نہیں کرنا چاہتی لیکن تم نے منع نہیں کیا۔ابتہاج نے اپنے قدم رباب کی طرف بڑھاتے ماتھے پر تیوری لیے رباب کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

میں کیسے بات کرتی... میں نے کوشش کی تھی لیکن!!!رباب نے اپنا حلق تر کرتے ڈرے ہوئے لہجے میں کہا۔

تمھاری خود کی نیت ٹھیک نہیں تھی تمھارے جیسی لڑکی کو پڑھا لکھا لڑکا مل رہا تھا تم کیوں انکار کرتی۔

بہت شوق ہے نا تمہیں مجھ سے نکاح کرنے کا تو ٹھیک ہے اب دیکھو کہ میں تمھارے ساتھ کیا کرتا ہوں ابتہاج نے رباب کو دونوں کندھوں سے پکڑتے سرد لہجے میں کہا۔

پلیز مجھے درد ہو رہا ہے۔رباب نے کپکپاتے لہجے میں ابتہاج کو دیکھتے بے بسی سے کہا۔ آنسو آنکھوں سے نکل پر اس کے گال کو بھگو رہے تھے۔

یہ تو کچھ بھی نہیں ہے اب دیکھنا کیسے میں تمھاری زندگی جہنم بناتا ہوں

مجھ سے نکاح کرنے کا بھوت بھی تمھارے سر سے اتر جائے گا۔

ابتہاج نے کہتے ہی رباب کو دھکا دینے والے انداز میں چھوڑا جو پیچھے دیوار کے ساتھ جا ٹکرائی تھی۔

ابتہاج نے ایک نفرت بھری نظر رباب پر ڈالی اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

رباب وہی زمین پر بیٹھے اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔

♥♥♥♥

نوال مجھے تم سے بات کرنی ہے صنان نے نوال کو دیکھتے کہا جو کچن سے باہر آئی تھی۔

ابھی میں بہت بزی ہوں بعد میں بات کرتے ہیں۔ نوال نے سنجیدگی سے کہا۔

URDUNovelians

کہاں بزی ہو تم؟ صنان نے لہجے میں اشتیاق لیے پوچھا۔

میرا پسندیدہ ڈرامہ لگنے والا ہے تو میں اُسے دیکھنے جارہی ہوں نوال نے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

صنان ابھی بھی وہی حیران کھڑا تھا۔

کیا لڑکی ہے یہ کب سنجیدہ اور غیر سنجیدہ ہوتی کسی کو پتہ نہیں چلتا۔ اور شوہر کی بات سے زیادہ ضروری ان محترمہ کے لیے ڈرامہ ہے تمہیں بھی میں سیدھا کرتا ہوں۔ صنان نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور وہاں سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

تائی جان اور ماما آپ دونوں کو دادی جان بلا رہی ہیں سب لوگ ان کے کمرے میں جمع ہیں انہوں نے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔ براق نے نمرہ بیگم اور اپنی ماں کو دیکھتے کہا جو وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھیں۔

تم کہاں جارہی ہو؟ براق نے زوہا کو اٹھتے دیکھا تو پوچھا۔

میں نے کتنی بار کہا ہے تم سے بڑی ہوں آپی کہا کرو زوہا نے گھورتے ہوئے کہا۔

تمہیں کیا دورے پڑتے ہیں جو ہر دو دن بعد تمھاری سوئی یہی پر آکر اٹک جاتی ہیں کہ مجھے آپی کہا کرو اور تمھاری اور میری عمر میں زیادہ فرق نہیں ہے بس ایک سال کا فرق ہے۔براق نے سنجیدگی سے کہا۔

جتنے سال کا بھی فرق ہو میں تم سے بڑی ہی ہوں زوہا نے اپنی بات پر قائم رہتے کہا۔

خیر میرا ارادہ تمہیں بہن بنانے کا بلکل بھی نہیں ہے چڑیل براق سنجیدگی سے کہتے آخری لفظ اونچی آواز میں کہا اور وہاں سے بھاگ گیا۔

تمھاری تو آج میں جان لے لوں گی۔زوہا نے براق کے پیچھے بھاگتے ہوئے غصے سے کہا۔

صنان بیٹا تم امریکہ میں کہاں ٹھہرے تھے؟ صاقب صاحب نے پوچھا کیونکہ صنان نے ان کو یہی بتایا تھا کہ وہ اپنے فرینڈ کے گھر میں ٹھہرا ہوا ہے اُس نے کافی اسرار کیا تو صنان اُسے منع نہیں کر پایا۔

ڈیڈ آپ کو بتایا تو تھا کہ اپنے فرینڈ کے گھر رکا تھا۔ صنان نے سنجیدگی سے کہا۔

اچھا لیکن تم نے کبھی اپنے اُس فرینڈ کا ذکر نہیں کیا۔ صاقب صاحب نے پوچھا۔

ڈیڈ فیس بک فرینڈ تھا جب اُسے میرے امریکہ آنے کا پتہ چلا تو اُس نے کہا کہ باہر کہی رہنے کی ضرورت نہیں ہے اور اُس کے ڈیڈ نے میرا بہت خیال رکھا تھا۔ اور باہر کہی مجھے ایسی کوئی جگہ نہیں مل رہی تھی جہاں میں رہ سکوں۔ صنان نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔

URDUNovelians

یہ تو بہت اچھی بات ہے ورنہ آجکل کے زمانے میں کہاں ایسے لوگ ملتے ہیں وہ جب بھی پاکستان آئے تو اُسے اپنے گھر ضرور لے کر آنا صاقب صاحب نے پیار سے کہا۔

ڈیڈ کچھ ماہ پہلے ہی اُس کی کار ایکسیڈنٹ میں ڈیتھ ہو گئی تھی۔ صنان نے افسردگی سے کہا۔

اوہ معاف کرنا بیٹا مجھے معلوم نہیں تھا اللہ اُس کی مغفرت فرمائے اچھے لوگ جلدی دنیا سے چلے جاتے ہیں۔ صاقب صاحب نے دکھی لہجے میں کہا۔ اتنے میں ملازمہ نے آکر ان کو اطلاع کہ دادا جان ان کو اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں۔

بیٹا جی بزنس کا پھر میں تمہیں بعد میں بتاتا ہوں اور کل میرے ساتھ آفس بھی چلنا۔ صاقب صاحب نے اُٹھنے سے پہلے کہا اور صنان کا کندھا تھپتھپا کر وہاں سے چلے گئے۔

کاش ڈیڈ میں آپ کو حقیقت بھی بتا سکتا۔ کہ اُس کے بعد کیا ہوا اب تو مجھے پچھتاوا ہو تا ہے کیوں میں اُن کے گھر گیا۔ صنان نے صوفے سے ٹیک لگاتے خود سے کہا۔

!!!کچھ سال پہلے

صنان کا ایک دوست تھا۔ جو فیس بک پر بنا تھا دونوں کی دوستی بہت اچھی ہو گئی تھی جس کا نام حمزہ تھا۔

جب صنان نے امریکہ پڑھائی کے لیے جانا تھا تو حمزہ نے اسے کہا کہ وہ اس کے گھر میں رک سکتا ہے۔

صنان نے بہت منع کیا لیکن حمزہ کے اسرار پر اسے بات مانی پڑی۔

حمزہ صنان کو اپنے گھر میں دیکھ کر بہت خوش تھا اس کی والدہ کی ڈیتھ ہو گئی تھی باپ نے حمزہ اور اس کی بہن کو پالا تھا۔

خلیل صاحب کو بھی صنان بہت اچھا لگا تھا یہ لوگ پہلے پاکستان ہی رہتے تھے پھر امریکہ شفٹ ہو گئے تھے۔

صنان کچھ سال تک تو ٹھیک سے وہاں رہا تھا۔ لیکن جب حمزہ کی بہن واپس اپنے گھر آئی جو اپنی خالہ کے گھر رہ رہی تھی۔ تو صنان کے لیے اس نے مشکلات بڑھا دی تھیں۔

ابو جان خیریت ہے؟ آپ نے ہم سب کو بلایا ہے؟ صاقب صاحب نے پوچھا۔

ہاں بیٹا سب خیریت ہے بلکہ خوشی کی خبر ہے۔ تمھاری ماں چاہتی ہیں دو دن بعد رباب اور ابتہاج کا نکاح کر دیا جائے اب تو وہ پاکستان آگیا ہے دوبارہ پتہ نہیں کب آئے گا۔ جہانگیر سے بھی بات کر لی ہے وہ بھی پرسوں یہاں آجائے گا اور اُسے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ تم میں سے اگر کسی کو کوئی مسئلہ ہے تو ابھی بتا دو ورنہ نکاح کی تیاری شروع کرو۔

URDUNovelians

دادا جان نے سنجیدگی سے سب کے چہروں کی طرف دیکھتے کہا۔

تو پھر ابو جان نکاح کی تیاری کرتے ہیں نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے راشد صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

دادا جان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی مجھے معلوم تھا کہ تم لوگوں کا یہی جواب ہو گا۔ عرفان بیٹا تم مہمانوں کی لسٹ بنالو ابھی نکاح ہے تو ہم اپنے قریبی لوگوں کو ہی بلائیں گئے زیادہ لوگوں کا آنا ابھی ٹھیک نہیں ہے ویسے پر سب آجائیں گئے۔ دادا جان نے اپنے چھوٹے بیٹے کو دیکھتے کہا۔

جی ابو جان اور کسی ہال کو بک کروانا ہے کیا؟ عرفان نے پوچھا۔

ابو جان مجھے لگتا ہے اپنا گارڈن ٹھیک رہے گا ماشاءاللہ سے اچھا خاصا بڑا ہے آپ کیا کہتے ہیں؟ صاقب صاحب نے پوچھا۔

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو وہی سارا انتظام کر لو تم تینوں دادا جان نے کہا۔ خواتین ساری خاموش بیٹھی مردوں کی باتیں سن رہی تھیں۔

میں کچھ کہنا چاہتی ہوں صفیہ نے دادا جان کو دیکھتے کہا۔

ہاں بہو کہو کیا کہنا چاہتی ہو؟ داداجان نے کہا۔

میں کہہ رہی تھی کہ ہم سب نے خود ہی سارے معاملات طے کر لیے ہیں لیکن جن کا نکاح ہو رہا ہے اُن کی رضامندی لینی بھی تو ضروری ہے۔ایک بار اُن سے بھی پوچھ لینا چاہیے۔صفیہ بیگم نے تھوڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

بہو ہمارے بچے کبھی بھی اپنے بڑوں کے فیصلے کے خلاف نہیں جائیں گئے اور مجھے پوری امید ہے کہ اُن کو ہمارے اس فیصلے سے اعتراض بلکل بھی نہیں ہو گا۔

داداجان نے سرد لہجے میں کہا۔

سکینہ نے اپنے باپ کی طرف دیکھا تھا اسی بات سے تو وہ ڈرتی تھی۔اگر وہ اپنے باپ سے بات کر بھی لیتی کہ ابتہاج رباب کے ساتھ نکاح نہیں کرنا چاہتا تو خاور صاحب کبھی بھی منگنی توڑنے پر راضی نا ہوتے کیونکہ ان کے خاندان میں منگنی کو توڑنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔

جی دادا جان صفیہ نے کہا اور خاموش ہو گئی۔

بہو بچیوں کو شاپنگ کے لیے لے جاؤ اور جو کچھ وہ مانگے لے اُن کو لے دینا کنجوسی نہیں کرنی خاور کی پوتی اور نواسے کا نکاح ہے کسی چیز کی کمی نہیں ہونی چاہیے۔ دادا جان نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا۔

جی دادا جان نمرہ اور راحیلہ بیگم نے کہا اور دونوں وہاں سے چلی گئی۔ باقی سب بھی اپنے کاموں میں لگ گئے تھے۔

URDUNovelians

یہ کیا بدتمیزی ہے صنان؟ نوال نے صنان کو دیکھتے غصے سے پوچھا۔

جس نے ریموٹ پکڑ کر ٹی-وی بند کر دیا تھا جہاں نوال کا پسندیدہ ڈرامہ چل رہا تھا۔

بدتمیزی تو اب میں کروں گا۔

صنان نے نوال کو بازو سے پکڑ کر سامنے کھڑا کرتے کہا۔ جس نے حیرانگی سے صنان کو دیکھا تھا۔

توبہ توبہ صنان کیا کچھ باہر سے سیکھ کر آ گئے ہو تم ممانی جان نے تو باہر اپنے شریف بیٹے کو بھجیا تھا لیکن اب دیکھو تم کیا کچھ باہر سے سیکھ کر آ گئے ہو توبہ توبہ نوال نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے ڈرامائی انداز میں کہا۔

صنان نے حیرانگی سے نوال کو دیکھا۔

تم اتنی ڈرامے بازیاں کر کیسے لیتی ہو۔

صنان کو جب بات سمجھ میں آئی تو طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

URDUNovelians

بس یہ میرا ٹیلنٹ ہے اور اب تم یہاں سے جاؤ مجھے ڈرامہ دیکھنا ہے نوال نے دوبارہ ریموٹ پکڑتے کہا جسے صنان نے چھین لیا تھا۔

نوال میں تم سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں صنان نے سنجیدگی سے کہا۔

کہو میں سن رہی ہوں نوال نے احسان کرنے والے انداز میں اجازت دیتے کہا۔

تم کیا چاہتی ہو؟ صنان نے پوچھا۔

مطلب؟ نوال نے ناسمجھی سے صنان کو دیکھتے پوچھا۔

تم نے یہ کیوں کہا کہ تم میری مسز نہیں ہو؟ صنان نے صاف لفظوں میں پوچھا جس پر نوال ہنس پڑی تھی۔

تم نے لندن جانے سے پہلے کہا تھا صنان ''

کہ میں کسی خوش فہمی میں نہ رہوں کیونکہ یہ نکاح دادی جان کی زبردستی کی وجہ سے ہوا ہے ورنہ میرا ایسا کوئی اردہ نہیں تھا ''۔

سو مسٹر صنان خاور آج تک میں خود کو کسی قسم کی خوش فہمی میں مبتلا ہونے بھی نہیں دیا۔نوال نے صنان کو دیکھتے عام سے لہجے میں کہا اس کے لہجے میں طنز بلکل بھی نہیں تھا۔اس نے صنان کی کہی ہوئی بات کو واپس لوٹایا تھا۔

تم اپنی کہی ہوئی بات کیسے بھول سکتے ہو صنان؟نوال نے حیرانگی سے پوچھا۔

.....نوال یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے ایک چھوٹی سی بات

چھوٹی سی بات نہیں ہے صنان

نوال نے درمیان میں اس کی بات کاٹتے کہا۔

نکاح کے بعد اگر کوئی لڑکا اپنی دس منٹ پہلے بنی بیوی کو آکر کہتا ہے کہ اُس نے گھر والوں کے کہنے پر نکاح کیا ہے تو تمہیں کیا لگتا ہے لڑکی اپنی عزت نفس کو روند کر بیٹھ کر اپنے شوہر کا انتظار کرے گی؟ معاف کرنا باقی لڑکیاں ہو سکتی ہیں جو اپنے شوہر کے منہ سے

اپنے رشتے کے لیے ناپسندیدگی کا سن کر بھی اُس کا انتظار کریں لیکن میں اُن جیسی نہیں ہوں نوال نے سنجیدگی سے کہا اور پھر وہاں سے چلی گئی۔

یار میری بات تو سن لو وہ سب میں نے بس غصے میں کہہ دیا تھا۔صنان نے پیچھے سے نوال کو آواز دیتے کہا لیکن وہ جا چکی تھی۔

اس کا مطلب میری بیوی مجھ سے سخت ناراض ہے تو منانا پڑے گا۔صنان نے گہرا سانس لیتے خود سے کہا۔

URDUNovelians

ماما میں اپنی فرینڈ کی طرف جا رہی ہوں اُس نے اپنی منگنی کی خوشی میں ہم سب کو ٹریٹ دی ہے۔ماریہ نے اپنی ماں کو دیکھتے کہا۔

تم اکیلی جاؤ گی؟ عمیر کہاں ہے؟ اُسے کہو تمہیں چھوڑ آئے بلکہ میں اُسے کہہ دیتی ہوں صفیہ نے کہا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ ماریہ نے کچھ نہیں کہا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اکیلی تو اس کی ماں بھی اسے باہر جانے نہیں دے گی۔

عمیر شاید گھر پر نہیں تھا لیکن صفیہ کو سامنے ہی صنان اور ریحان نظر آگیا۔ جو شاید ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے۔

ریحان بیٹا تم فری ہو؟ صفیہ نے ریحان کو دیکھتے پوچھا۔

جی چچی جان کوئی کام تھا؟ ریحان نے پوچھا۔ بیٹا عمیر گھر پر نہیں ہے تو تم ماریہ کو اُس کی فرینڈ کی طرف چھوڑ دو گئے؟

صفیہ نے پوچھا۔

ریحان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

جی بلکل ریحان نے سنجیدگی سے کہا۔ وہ ایسا ہی تو کوئی موقع ڈھونڈ رہا تھا۔ صنان تو بس ریحان کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

ٹھیک ہے میں اُسے بھیجتی ہوں صفیہ نے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

ریحان کیا کرنے والے ہو؟ مجھے تمھارے ادارے ٹھیک نہیں لگ رہے۔ صنان نے ریحان کو. دیکھتے پوچھا۔

بھائی بس وقت آنے پر آپ میرا ساتھ دیں گئے بس یہی ایک وعدہ چاہیے آپ سے اور میں کچھ غلط نہیں کروں گا آپ بھی مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔ ریحان نے گہرا سانس لیتے کہا۔

ٹھیک ہے اور تمھارا بھائی ہمیشہ کی تمھارے ساتھ کھڑا رہے گا مجھے یقین ہے اپنے بھائی پر صنان نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔

شکریہ بھائی ریحان نے صنان کے گلے لگتے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔صنان بھی اپنے کمرے کی جانب چلا گیا تھا۔

مار یہ باہر آئی تو ریحان گاڑی میں بیٹھا اسی کا انتظار کر رہا تھا۔

صفیہ نے ریحان کے بارے میں اسے نہیں بتایا تھا۔مار یہ گاڑی میں آکر بیٹھی تو ریحان کو دیکھ کر حیران ہوئی۔

تم؟میں تمھارے ساتھ تو بلکل بھی نہیں جاؤں گی۔مار یہ نے غصے سے کہتے دروازہ ۔ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا لیکن دروازہ نہیں کھلا

آرام سے بیٹھی رہو ریحان نے گلاسز لگاتے گاڑی سٹارٹ کرتے کہا۔

آخر تم چاہتے کیا ہو؟مار یہ نے دبے غصے میں ریحان کو دیکھتے پوچھا۔

وہ تمہیں تھوڑی دیر بعد پتہ چل جائے گا۔ریحان نے سنجیدگی سے کہا۔

کیا مطلب؟ ماریہ نے نا سمجھی سے ریحان کو دیکھتے پوچھا۔ جو خاموش رہا تھا۔

ماریہ کو خود کا اگنور کیے جانا برا تو بہت لگا لیکن خاموش رہی۔

کچھ ٹائم بعد پھر ماریہ بولی۔ یہ کون سا راستہ ہے؟ یہ میری فرینڈ کے گھر کی طرف نہیں جاتا ماریہ نے سڑک کو دیکھتے پوچھا۔

تمہیں کس نے کہا کہ تم اپنی فرینڈ کی طرف جا رہی ہو؟ ریحان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

کیا مطلب؟ ماریہ نے پوچھا اب تو اسے ریحان سے خوف آرہا تھا۔

کہا نا میں نے بہت جلد تمہیں پتہ جائے گا۔ ریحان نے ایک نظر ماریہ کو دیکھتے کہا۔

ریحان گاڑی روکو میں نے تمھارے ساتھ کہی نہیں جانا ماریہ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

کیوں ڈر لگ رہا ہے ؟ریحان نے گاڑی روکتے اپنی گلاسز اتارتے ماریہ کو دیکھتے کہا۔

ماریہ سہمی ہوئی نظروں سے ریحان کو دیکھ رہی تھی ریحان گاڑی سے باہر نکلا اور دوسری جانب ماریہ کی سائیڈ کا دروازہ کھولتے اسے بازو سے پکڑ کر باہر نکالا

چھوڑو میرا ہاتھ ورنہ میں چلاؤ گی۔ماریہ نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

آئیڈیا اچھا ہے ویسے بھی یہاں پر کوئی بھی نہیں ہے جو تمھاری مدد کر سکے۔اور تمھاری سریلی آواز میں تو سن ہی لوں گا۔

ریحان نے کہا تو ماریہ نے بھی ارد گرد دیکھا تھا اسے آس پاس کوئی گھر بھی نظر نہیں آرہا تھا۔

ریحان ماریہ کو بازو سے پکڑ کر کھینچ کر اسے گھر کے اندر لے گیا جو اس کے دوست کا چھوٹا سا گھر تھا۔

تم ایک گھٹیا انسان ہو چھوڑو میرا ہاتھ

ماریہ نے چیختے ہوئے کہا۔

ریحان نے رک کر ماریہ کو دیکھا۔

کیا کہا تم نے میں گھٹیا انسان ہوں ؟ ریحان نے ماریہ کے قریب آتے پوچھا۔

تم سے محبت کرتا ہوں اور یہی کام مجھے لگتا ہے بہت گھٹیا تھا تم جیسی لڑکی سے محبت کرنا آسان کام نہیں ہے تمھاری وجہ سے میں خود کو بھول گیا ہوں چوبیس گھنٹے میرے حواسوں پر تم سوار رہتی ہو میں خود نہیں جانتا کب تم سے اتنی شدید محبت کر بیٹھا اور تمہیں میری محبت مزاح لگتی ہے تمہیں بہت شوق ہے نا کہ غیر مرد تمہیں چھوئیں ؟ تمھارا یہ شوق بھی آج میں پورا کر دوں گا۔ ریحان نے صبح والی ماریہ کی حرکت کا حوالہ دیتے کہا۔

اور اسے بازو سے پکڑ کر کمرے میں لے آیا اور آتے ہی اسے پیچھے دھکا دیا جو پیچھے بیڈ پر جا گری تھی۔

تم ایسا نہیں کر سکتے ماریہ نے حلق تر کرتے کہا۔

میں بہت کچھ کر سکتا ہوں ریحان نے اپنے قدم بیڈ کی طرف بڑھاتے کہا۔

♥♥♥♥

عمیر پیزا کھانے چلیں؟ دعا نے عمیر کو دیکھتے پوچھا جو ابھی تھوڑی دیر پہلے گھر واپس آیا تھا۔

عمیر نے دعا کو دیکھا جو سامنے کھڑی عمیر کے جواب کی منتظر تھی۔

مجھے نہیں لگتا کہ ہم دونوں آپس میں اتنے فرینک ہیں کہ تم میرے ساتھ باہر جا کر پیزا کھانا چاہتی ہو۔ عمیر نے سنجیدگی سے کہا۔

تم میرے کزن ہو اور اگر فرینک نہیں بھی ہیں تو کیا ہو گا پیزا کھانے کا ہی تو کہا میں نے کون سا تمہیں شادی کے لیے پرو پوز کر دیا جو تم اتنا حیران ہو رہے ہو؟ دعا نے منہ بسوڑتے کہا۔

تمہیں دیکھ کر تو مجھے یہی لگتا ہے کہ کسی دن پرو پوز بھی کر دو گی۔ عمیر نے دلچسپی سے دعا کو دیکھتے کہا۔

اوہ ہیلو میرا ٹیسٹ اتنا بھی برا نہیں ہے جو میں تمہیں پرو پوز کروں دعا نے سنجیدگی سے کہا۔

اور میں بھی اتنا فری نہیں ہوں جو تم جیسی چڑیل کے ساتھ باہر جاؤں عمیر نے بھی حساب برابر کرتے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

ہو وواس نے مجھے چڑیل کہا؟ دعا نے بے یقینی سے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ مجھے آئینہ دیکھنا چاہیے ہو سکتا ہے میر امیک خراب ہو گیا ہو دعا نے خود سے کہا اور وہاں سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

ریحان تم غلط کر رہے ہو۔ ماریہ نے خوفزدہ لہجے میں ریحان کو دیکھتے کہا۔ جو قہقہہ لگائے ہنس پڑا تھا۔

ریحان چلتا ہوا ماریہ کے قریب آیا۔ اور اس کے دائیں اور بائیں جانب ہاتھ رکھ کر ہاتھ کا گھیر ابنایا۔

اتنا بھی گرا ہوا انسان نہیں ہوں ماریہ جتنا تم مجھے سمجھتی ہو۔ ریحان نے ماریہ کے چہرے پر جھولتی لٹ اپنی انگلی سے پیچھے کرتے مزید کہا۔

تمہیں یہاں میں اس لیے لایا تا کہ تم سے نکاح کر سکوں ریحان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ماریہ آنکھیں پھاڑے ریحان کو دیکھ رہی تھی تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے میں کیوں تم سے نکاح کیوں کروں گی؟ اگر گھر والوں کو پتہ چل گیا تو ویسے ہی مجھے جان سے مار دیں گئے۔ماریہ نے ریحان کو پیچھے دھکا دیتے کہا۔

تمھاری بات کے دو مطلب نکلتے ہیں ریحان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ایک یہ تم مجھ سے نکاح کے لیے تیار ہو بس تمہیں گھر والوں کا ڈر ہے۔

دوسری بات یہ کہ تم مجھ سے اس لیے نکاح کرو گی کیونکہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور میں یہ قدم ہر گز نا اٹھاتا اگر تم صبح ابتہاج کی باہوں میں جھول نا رہی ہوتی تم جان بوجھ کر میرے غصے کو ہوا دیتی ہو ماریہ اور جو میں آج اس نکاح کے لیے زور دے رہا ہوں تو صرف تمھاری فضول قسم کی حرکتوں کی وجہ سے ریحان نے سنجیدگی سے کہا۔

تمھارا تو دماغ خراب ہو گیا ہے میں تم سے نکاح بلکل بھی نہیں کروں گی۔ماریہ نے ریحان کو پیچھے دھکا دیتے کہا اور وہاں سے جانے لگی جب ریحان نے اسے بازو سے پکڑ دیور کے ساتھ لگایا۔

پیار کی زبان لگتا ہے تمھیں سمجھ نہیں آتی جب تک تم نکاح کے لیے ہاں نہیں کرو گی یہاں سے میری اجازت کے بغیر ایک قدم بھی باہر نہیں نکال سکتی تو رہو یہاں پر پھر جواب دیتی رہنا گھر والوں کو کہ تم کہاں تھی میں نے تو صاف مکر جانا ہے ریحان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تم!!!ماریہ نے کچھ کہنا چاہا لیکن ریحان نے اس کے لبوں پر انگلی رکھ کر خاموش کروا دیا تھا۔

زیادہ باتیں نہیں اور یہاں بیٹھ کر آرام سے سوچو تمھارے پاس پندرہ منٹ ہیں اس سے زیادہ وقت میں تمھیں نہیں دے سکتا۔ریحان کہتے ہی وہاں سے چلا گیا۔

پیچھے ماریہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی اسے نہیں معلوم تھا کہ اس کی چھوٹی سی غلطی اسے یہاں تک پہنچا دے گی کیا ضرورت تھی اسے ریحان کے سامنے گرنے والا ڈرامہ کرنے کی۔

💔💔💔💔

ابتہاج سگریٹ پر سگریٹ پیے جا رہا تھا کسی طرح سے بھی اسے سکون نہیں مل رہا تھا۔ اسے خبر مل چکی تھی کہ پرسوں اس کا رباب کے ساتھ نکاح ہے۔

URDU Novelians

نوال دروازہ ناک کر کے کمرے میں داخل ہوئی

بھائی کیسے ہیں آپ؟

نوال نے کمرے میں داخل ہوتے پوچھا لیکن کمرے میں سگریٹ کا دھواں پھیلا ہوا تھا۔

بھائی اتنی سموکنگ آپ کیسے کر لیتے ہیں؟ یہ صحت کے لیے اچھی نہیں ہوتی نوال نے کھانستے ہوئے کہا۔

ابتہاج نے اٹھ کر اپنے کمرے کی کھڑکیاں کھول دی تھیں۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ ابتہاج نے سنجیدگی سے نوال کو دیکھتے پوچھا۔

جس سے سانس نہیں لیا جارہا تھا۔ تم. ٹھیک ہو چلو باہر ابتہاج نے نوال کی حالت کو دیکھتے کہا اور اسے ٹیریس پر لے گیا۔

تم ٹھیک ہو؟ ابتہاج نے نوال کا سرخ چہرہ دیکھتے پوچھا۔

ہاں میں ٹھیک ہوں بس یہ سگریٹ کی سمیل سے مجھے اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوتا۔نوال نے گہرا سانس لیتے کہا۔

سوری میں بھول گیا تھا۔ابتہاج نے شرمندگی سے کہا۔

کوئی بات نہیں بھائی اب میں ٹھیک ہوں میں آپ کو بلانے آئی تھی آپ بھی ہمارے ساتھ شاپنگ کرنے چلیں آپی بھی جارہی ہیں۔

نوال نے خوشی سے کہا۔

تم لوگ جاؤ میرا موڈ نہیں ہے۔ابتہاج نے سنجیدگی سے کہا۔

بھائی پلیز نوال نے ابتہاج کا بازو پکڑتے کہا۔

نوال ضد مت کرو اور جاؤ یہاں سے ابتہاج نے تھوڑا سرد لہجے میں کہا۔

نوال نے ابتہاج کو دیکھا اور بنا کچھ کہے وہاں سے چلی گئی۔

نوال میری بات سنو ابتہاج کو جب اپنے رویے کا احساس ہوا تو جلدی سے نوال کو آواز دیتے کہا۔ لیکن وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔

کیا ضرورت تھی اُس سے اس لہجے میں بات کرنے کی ابتہاج نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ اپنی بہن کو منانا بھی تو تھا۔

🖤🖤🖤🖤

تو کیا سوچا تم نے ؟ ریحان نے ماریہ کو دیکھتے پوچھا۔ دیکھو ریحان میں تم سے نکاح نہیں کر سکتی پلیز تم سمجھنے کی کوشش کرو۔ ماریہ نے بے بسی سے کہا۔

URDUNovelians

تم بھی سمجھنے کی کوشش کرو میں مزید تمھاری فضول حرکات کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ریحان نے ماریہ کے قریب آتے کہا۔

دیکھو جتنا تم وقت برباد کرو گی تمھارے لیے ہی مسئلہ ہو گا ابھی تھوڑی دیر بعد چچی جان کی تمہیں کالز آنے لگ جائیں گی۔

ریحان نے ماریہ ست کچھ فاصلے پر بیٹھتے کہا۔ جسے سچ میں ٹینشن ہونے لگی تھی۔

میں تیار ہوں نکاح کے لیے تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد ماریہ نے سنجیدگی سے کہا۔

یہ ہوئی نا اچھے بچوں والی بات تھوڑی دیر تک مولوی صاحب آتے ہوں گئے۔ اور ریحان نے وہاں موجود الماری میں سے ایک بڑی سی پنک کلر کی شال نکال کر ماریہ کی طرف پھینکتے کہا اسے اچھی طرح اوڑھ لو۔

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی ریحان ماریہ نے چیختے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے مت کرنا بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی۔ ریحان نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

ماریہ کو گھر والوں کی فکر کھائی جا رہی تھی گھر والوں نے بچوں کو ہر قسم کی آزادی دی ہوئی تھی لیکن ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ کوئی ایسا کام ہر گز مت کرنا جس کی وجہ سے لوگوں کے سامنے ہمیں شرمندہ ہونا پڑے لیکن اب جو ریحان کرنے جا رہا تھا اُس کا پتہ نہیں کیا نتیجہ نکلنا تھا۔

♥♥♥♥

کیا ہوا تمھارا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے ؟عدن نے نوال کو دیکھتے پوچھا وہ شاپنگ پر ان کے ساتھ نہیں جا رہی تھی کیونکہ تھوڑی دیر پہلے ہی وہ شاپنگ سے واپس آئی تھی اور آتے ہی اسے خبر ملی دو دن بعد رباب کا نکاح ہے۔

کچھ نہیں بھائی ہمارے ساتھ نہیں آئے گئے نوال نے کہا اور رباب نے نوال کی بات سن کر شکر ادا کیا تھا۔ وہ پہلے سے ہی دعا کر رہی تھی کہ ابتہاج ان کے ساتھ نا آئے۔

راحیلہ اور سکینہ بیگم کے ساتھ زوہااور براق بھی جا رہے تھے۔

چلیں؟سکینہ بیگم نے آتے ہی پوچھاراحیلہ بیگم بھی آگئی تھیں۔

جی ہم تیار ہیں براق نے جلدی سے کہا۔

ابتہاج ہمارے ساتھ نہیں جا رہا؟راحیلہ بیگم نے پوچھا۔

ممانی جان انہوں نے منع کر دیا ہے نوال نے منہ لٹکائے کہا۔

چلو کوئی بات نہیں ہم لوگ خود ہی چلے جاتے ہیں۔راحیلہ بیگم نے جلدی سے کہا۔سکینہ تو خاموش ہی رہی تھی۔

کس نے کہا کہ میں نہیں جا رہا؟ابتہاج کی آواز پر سب نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا تھا لیکن رباب ابھی بھی ویسی ہی کھڑی تھی۔

ابتہاج کی آواز سن کر اس کا دل ڈر کے مارے ایک سو چالیس کی سپیڈ سے دھڑکنے لگا تھا۔

تھوڑی دیر پہلے آپ نے ہی منع کیا تھا نوال نے دانت پیستے کہا۔ جس پر ابتہاج ہنس پڑا۔ اور اب میں ہی کہہ رہا ہوں کہ میں تم لوگوں کے ساتھ جا رہا ہوں ابتہاج نے گلاسز لگاتے کہا۔

حیران تو سکینہ بیگم بھی اپنے بیٹے کو دیکھ کر ہوئی تھیں۔ ان کو امید نہیں تھی کہ ابتہاج ان کے ساتھ جائے گا۔

تو بھائی جان اب آپ ہمارے ساتھ آ ہی رہے ہیں تو آپی آپ کے ساتھ جائے گی کیونکہ ایک گاڑی میں اتنے سارے لوگ نہیں جا سکتے نوال نے سنجیدگی سے کہا۔

ابتہاج نے ایک نظر رباب پر ڈالی جو اس سے رخ موڑ کھڑی تھی۔

ٹھیک ہے ابتہاج کہتے ہی وہاں سے چلا گیا۔

باقی سب بھی باہر چلے گئے لیکن رباب نے نوال کا ہاتھ پکڑ لیا تھا تم بھی ہمارے ساتھ آجاؤ رباب نے بے بسی سے کہا۔اس کے ہاتھ ٹھنڈے ہو رہے تھے۔

آپی یار میں کباب میں ہڈی نہیں بننا چاہتی نوال نے مسکراہٹ دباتے کہا عدن بھی نوال کی بات پر ہنس پڑی تھی۔

بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے نوال آپ ٹینشن نا لے وہ آپ کو کھا نہیں جائیں گے عدن نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

نوال رباب کا ہاتھ پکڑے اسے باہر لے گئی تھی۔

URDUNovelians

ابتہاج رباب کا ہی انتظار کر رہا تھا نوال نے اسے گاڑی میں بیٹھا دیا تھا رباب دروازے کے ساتھ چپک کر بیٹھی ہوئی تھی۔

گاڑی میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ کس مال میں جانا ہے؟ تھوڑی دیر بعد ابتہاج کی سنجیدہ سی آواز گاڑی میں گونجی

مجھے نہیں معلوم رباب نے کہا۔

تمہیں یہی معلوم نہیں کہ تم لوگ جا کہاں رہے تھے؟ ابتہاج نے سنجیدگی سے پوچھا۔

وہ میں نے پھپھو جان سے پوچھا ہی نہیں تھا۔ رباب نے جواب دیا۔

ابتہاج نے سائیڈ پر گاڑی روکی اور اپنا فون نکال کر نوال کو کال کرنے لگا۔ جس سے اس نے مال کا نام پوچھا اور فون بند کر دیا۔

URDUNovelians

مال زیادہ دور نہیں تھا اس لیے ابتہاج اور رباب جلدی پہنچ گئے تھے۔ لیکن نوال لوگ ابھی تک نہیں پہنچے تھے۔

تھوڑی دیر بعد نوال نے کال کر کے بتایا کہ گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا ہے تو ان کو آنے میں تھوڑا وقت لگے گا۔

ابتہاج نے غصے سے موبائل بند کیا تھا۔ عجیب مصیبت ہے یار ابتہاج نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ دونوں مال کے اندر آ گئے تھے۔

جب تک باقی کے لوگ نہیں آ جاتی تم نے جہاں بھی جانا ہے جاؤ لیکن اندر ہی رہنا ابتہاج نے سرد لہجے میں کہا۔

لیکن میں کہاں جاؤں؟ رباب نے پریشانی سے پوچھا کیونکہ وہ بہت کم باہر آتی تھی اور اگر آ بھی جاتی تو کوئی نا کوئی اس کے ساتھ ضرور ہوتا تھا۔

کہی بھی جاؤ لیکن میری نظروں سے دور رہو ابتہاج نے کرخت لہجے میں کہتے ہی رخ موڑ لیا۔ اور اپنے موبائل پر لگ گیا۔

رباب کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا۔ اسے کہہ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ اس مال میں پہلی بار آئی ہے۔ اگر کہہ گم گئی تو اس ظالم نے تو اسے تلاش بھی نہیں کرنا۔

رباب نے ارد گرد دیکھا لوگ اپنے دھیان چل پھیر رہے تھے۔

رباب نے اپنے قدم باہر کی طرف بڑھا دیے تھے اس نے سوچا کہ گاڑی میں جا کر بیٹھ جائیں گی لیکن گاڑی تو لاک تھی اور یہ بات رباب نے سوچی نہیں

جب وہ باہر آئی تو گاڑی کو لاک دیکھ کر اسے اپنی عقل پر ماتم کرنے کا دل کیا۔

اب اسے رونا آ رہا تھا کہ کیا کرے اندر اُس کھڑوس نے کہا تھا کہ اس کے سامنے مت آنا اور اسے کیسی چیز کا علم بھی نہیں تھا۔ جاتی بھی تو کہاں

رباب گاڑی کے پاس کھڑی یہی سوچ رہی تھی جب دو بائیک والے اس کے پاس آ کر رکے

رباب ڈر کر پیچھے ہٹ گئی تھی۔

میڈم کوئی ہیلپ چاہیے آپ کو؟ ان میں سے ایک لڑکے نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

رباب بنا کوئی جواب دیے وہاں سے جانے لگی جب دوسرے لڑکے نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

چھوڑو میرا ہاتھ رباب نے اپنا ہاتھ چھڑواتے کہا۔

لیکن اُس لڑکے نے رباب کے ہاتھ کو نہیں چھوڑا

ابتہاج جس نے رباب کو باہر جاتے دیکھ لیا تھا اور اس کے پیچھے آیا تھا اور کھڑا آرام سے رباب کی حرکات نوٹ کر رہا تھا جب دو بائیک والے اس کے پاس آ کر رکے ابتہاج دیکھنا چاہتا تھا کہ رباب کیا کرتی ہیں۔ لیکن جب اس نے رباب کا گھبرایا ہوا چہرا دیکھا تو فوراً اس

کے پاس آیا اور جس لڑکے نے رباب کا ہاتھ پکڑا تھا اس کے جبڑے پر کھینچ کر مکا مارا وہ لڑکا بائیک سے نیچے زمین ہر جا گرا تھا۔

تم لوگوں کے باپ کا مال ہے جو منہ اٹھا کر چلے آتے ہو؟ ہاتھ لگانے؟ ابتہاج نے دوسرا مکا اس کی ناک پر مارتے کہا۔

لوگ ایک دم وہاں جمع ہو گئے تھے اور ابتہاج کو اُس لڑکے سے پیچھے کیا جو موقع ملتے ہی وہاں سے بھاگ گیا تھا۔

رباب آنکھیں پھاڑے ابتہاج کو دیکھ رہی تھی۔ ابتہاج نے ایک نظر لوگوں کو دیکھا اور رباب کا ہاتھ پکڑ کر اسے قدر سنسان جگہ پر لے گیا۔

کیا بکواس کی تھی میں نے کہ اندر رہنا تم باہر کیوں آئی؟ ابتہاج نے غصے سے رباب کو دیکھتے پوچھا۔ اُس لڑکے کا رباب کو چھونا اسے بلکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔ اس لیے اسے لڑکے پر زیادہ غصہ آرہا تھا۔

جواب دو ابتہاج نے رباب کو بازو سے پکڑتے سرد لہجے میں پوچھا۔

میں وہ رباب کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا جواب دے آنکھوں سے آنسو نکل کر اس کی چادر کو بھگو رہے تھے۔

کیا میں وہ؟ لگا رکھی ہے تم نے؟ ابتہاج نے پوچھا۔

سوری رباب نے نظریں جھکا کر کہا۔ ابتہاج نے حیرانگی سے رباب کو دیکھا تھا۔

ابتہاج نے رباب کو چھوڑا اور گہرا سانس لے کر اپنے غصے کو کم کرنے لگا۔

اس نے رباب کے سامنے ٹشو کیا۔ جس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

چہرا صاف کرو باقی سب لوگ آتے ہی ہوں گئے اُن لوگوں کو تو یہی لگے گا کہ میں نے ہی تم پر کوئی نا کوئی ظلم کیا ہو گا عجیب مصیبت میرے سر ڈال دی ہے۔ ابتہاج نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اس کی بڑبڑاہٹ اتنی صاف ضرور تھی کہ رباب نے آسانی سے سن لی تھی۔ پہلے بھی وہ ابتہاج کی بات سن چکی تھی۔

رباب نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا اور خود میں ہمت پیدا کی جو وہ کہنے جا رہی تھی اس کے لیے ہمت کا ہونا بہت ضروری تھا۔

اگر میں مصیبت ہوں تو آپ خود کیوں نہیں گھر والوں سے بات کرتے اور اس رشتے کے لیے منع کیوں نہیں کر دیتے؟ رباب کی بات پر ابتہاج نے اس کی طرف ایسے دیکھا تھا جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہو جو ابھی اس نے سنا کیا ہو رباب نے ہی کہا ہے۔

کیا کہا تم نے؟ ابتہاج نے سنجیدگی سے پوچھا۔

میں نے کہا کہ آپ خود اس رشتے کے لیے منع کیوں نہیں کر دیتے عورت کے کندھے پر بندوق رکھ کر کیوں چلا رہے ہیں آپ؟ جب سے آپ آئے ہیں میری تذلیل کیے جا رہے ہیں ٹھیک ہے میں جاہل ہوں جیسی بھی ہوں لیکن شکر ادا کرتی ہوں آپ کے جیسی پڑھی لکھی جاہل تو بلکل بھی نہیں ہوں۔ جس طرح آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کے معیار کے مطابق نہیں ہوں اُسی طرح مجھے بھی لگتا ہے کہ آپ جیسا انسان بھی میرے معیار کے مطابق بلکل بھی نہیں ہے۔

آئندہ مجھے جاہل یا مصیبت کہنے سے پہلے آپ خود پر بھی ایک نظر ڈال لیجیے گا کہ آپ خود کس طرح کی ذہنیت کے مالک ہے۔ اگر میرے بس میں ہوتا تو میں آپ جیسے انسان کو دیکھنا بھی گوارا نا کرتی رباب نے اپنے آنسو صاف کرتے کہا اور وہاں سے چلی گئی کیونکہ وہ نوال کو آتے دیکھ چکی تھی۔ رباب نہیں جانتی تھی کہ اس میں اتنی ہمت کہاں سے آئی یا مزید اپنی بے عزتی اسے برداشت نہیں ہوئی تھی۔

اور ابتہاج تو ہکا بکا وہی کھڑا تھا۔

مولوی صاحب آ گئے تھے ماریہ کا نکاح ریحان سے ہو گیا تھا اور وہ بہت خوش بھی تھا لیکن ماریہ خاموش تھی۔

نکاح کے بعد اس کے ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا۔ ریحان نے بھی ماریہ کو بلانے کی کوشش نہیں کی تھی ریحان محبت میں اس قدر اندھا ہو چکا تھا کہ اسے گھر والوں کی بھی پرواہ نہیں تھی وہ ماریہ کو دیوانوں کی طرح چاہتا تھا۔ اور بس اسے کسی طرف حاصل کرنا چاہتا تھا اور آج ماریہ اس کی ہو گئی تھی دونوں اپنی سوچوں میں گھیرے بیٹھے تھے۔

وہ ماریہ کو گھر لے کر جا رہا تھا۔ اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا اسے لگا تھا کہ اب ماریہ اس دور نہیں جائے گی اور نا ہی کوئی اسے اس سے دور کر سکتا ہے۔

لیکن یہ صرف اس کی سوچ ہی تھی آگے کیا ہونے والا تھا دونوں نہیں جانتے تھے۔

صنان تم اسے پاکستان لے کر آؤ گئے؟ ہیزام نے حیرانگی سے پوچھا۔

اُسے وہاں اکیلا نہیں چھوڑا سکتا صنان نے سنجید گی سے کہا۔

لیکن صنان اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی تم اسے یہاں لانا چاہتے ہو؟ ہیزام کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیوں صنان ایسا کر رہا ہے۔

اُس کا میرے سوا کوئی نہیں ہے ہیزام

تو پھر نوال اُس کا کیا ہو گا؟ ہیزام نے پوچھا۔

میں نے سوچ لیا ہے کہ میں ساری سچائی گھر والوں لو بتادوں گا۔

صنان نے کہتے ہی ہیزام کی طرف دیکھا۔

اور تمہیں لگتا ہے کہ نوال تمہیں معاف کر دے گی؟ ہیزام نے الٹا سوال کیا۔

ہیزام جب میں نے کچھ غلط ہی نہیں کیا تو کیوں گھبراؤ؟ اور تم بھی اچھی طرح جانتے ہو کہ میں غلط نہیں ہوں تم تو ہر چیز سے واقف ہو صنان نے ہیزام کو دیکھتے کہا۔

جس نے گہرا سانس لیا تھا۔

جانتا ہوں صنان لیکن میں نے اس بارے میں کچھ سوچا ہے ہیزام نے سنجیدگی سے کہا۔

کیا؟ صنان نے پوچھا تو ہیزام اسے ساری بات بتانے لگا جسے سن کر اس کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہو رہے تھے۔

ابتہاج گھر آتے ہی بس ایک سوچ میں غم بیٹھا تھا اب تو اس کا سر درد کرنے لگا تھا۔ رباب اسے جواب دے گی اسے امید نہیں تھی۔

لڑکی میں ہمت تو ہے ابتہاج نے چہرے پر مسکراہٹ لیے کچھ سوچتے کہا۔ اب تو میں بھی تیار ہوں نکاح کے لیے میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ کب تک تم مجھے برداشت کرو گی۔ اور اب دیکھو میں کیا کرتا ہوں ابتہاج نے خود سے کہا۔ اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا رباب کو بلکل بھی معلوم نہیں تھا وہ تو یہ سوچ کر خوفزدہ ہو رہی تھی کہ اب ابتہاج کیا کرے گا۔

غصے میں اس نے بول تو دیا تھا لیکن اب اس کی حالت خراب ہو رہی تھی۔ اور ابتہاج نے بھی اس کے بعد اسے ایسا ویسا کچھ نہیں کہا تھا۔ لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ ابتہاج نے کیا سوچا ہوا ہے۔

گھر میں تیاریاں چل رہی تھی گارڈن کو سفید اور سرخ گلاب سے سجایا گیا تھا۔ دو دن تک سب تیاریوں میں مصروف رہے تھے۔

آج دوپہر میں رباب اور ابتہاج کا نکاح تھا۔ ابتہاج خود رباب کے سامنے نہیں آیا تھا۔

اور ماریہ وہ تو خاموش ہو گئی تھی اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔ اب تو اسے ابتہاج میں بھی دلچسپی نہیں تھی۔ کیونکہ جو کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا تو اس کا دماغ ان سب چیزوں سے باہر ہی نہیں نکل رہا تھا۔

کوئی ہے اللہ کا نیک بندہ جو میری ان خوبصورت پھولوں کے ساتھ تصویر کھینچ دے؟

عدن نے ہیزام کو آتے دیکھا تو عمیر کو جلدی سے کہا۔ جس نے حیرانگی سے عدن لو. دیکھا تھا کیونکہ تھوڑی دیر پہلے عدن اپنی سیلفیز لینے میں مصروف تھی۔

ہیزام نے ایک نظر عدن کو دیکھا جس نے سفید کلر کا فراک پہنا ہوا تھا اور فل میک اپ نے اسے بلکل ہی تبدیل کر دیا تھا لیکن ہیزام کے سیدھے دل میں اتر رہی تھی۔

عمیر تمہیں چاچو جان بلا رہے ہیں ہیزام نے عمیر کو دیکھتے کہا۔

جی بھائی عمیر کہتے اندر چلا گیا۔

سنیں کیا آپ میری ایک تصویر کھینچ دے گئے ؟ عدن نے ہیزام کے پاس آتے آنکھیں مٹکاتے پوچھا۔

کسی دن یہ لڑکی اپنی انہی اداؤں کی وجہ سے میری جان لے لیں گی۔ جتنا ہیزام عدن کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرتا اتنا ہی وہ اپنی حرکتوں کی وجہ سے اس کے دل میں مزید اپنی جگہ بناتی جارہی تھی ہیزام اچھی طرح جانتا تھا کہ عدن اسے پسند کرتی ہیں لیکن کبھی اس نے زبان سے اظہار نہیں کیا۔

ہیزام نے اپنا موبائل نکالا اور عدن کی تصاویر لینے لگا۔

عدن کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی لیکن اس کے ظاہر نہیں کیا۔

چلو اب مجھے سینڈ کر دو عدن نے ہیزام کو دیکھتے کہا۔ ابھی اندر جاؤ میں بعد میں تمہیں سینڈ کرتا ہوں.

ہیزام نے سنجیدگی سے کہا اتنے میں راحیلہ بیگم بھی وہاں آگئی تھی۔ دونوں کو ساتھ کھڑے دیکھ ان کے دل میں ایک خیال آیا تھا جس کا اظہار انہوں نے اپنے بیٹے سے کیا بھی تھا۔ راحیلہ بیگم کو دیکھ کر عدن خود ہی اندر چلی گئی تھی۔

بیٹا عدن تمہیں کیسی لگتی ہے؟ راحیلہ بیگم نے پوچھا۔ اپنا نام سن کر عدن کے کان کھڑے ہوئے تھے اور اندر جانے کی بجائے وہی ہیزام کا جواب سننے کے لیے وہاں کھڑی ہو گئی۔

ہیزام عدن کو دیکھ چکا ہے۔ امی جان جو آپ کے دماغ میں چل رہا ویسا کچھ بھی نہیں ہے اور ہاں میں اپنے لیے لڑکی پسند کر چکا ہوں ہیزام نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟ راحیلہ بیگم نے خوشی سے پوچھا۔

جی بلکل بس وقت آنے پر آپ سے ملوادوں گا۔ ہیزام نے کہا۔ عدن نے غصے سے پیر پٹخا اُس چڑیل کو تو میں دیکھ لوں گی اور تمہیں بھی مسٹر ہیزام عدن نے غصے سے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

لیکن ہیزام بیٹا میں نے تمھارے لیے عدن کا سوچا ہوا تھا اگر تمہیں کوئی اور لڑکی پسند ہے تو کوئی بات نہیں تمھاری خوشی مجھے زیادہ عزیز ہے۔راحیلہ بیگم نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔

امی جان میں نے یہ نہیں کہا کہ جس لڑکی کو میں پسند کرتا ہوں وہ عدن نہیں ہے۔ہیزام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب ؟راحیلہ بیگم نے نا سمجھی سے پوچھا۔

میں جس لڑکی کو پسند کرتا ہوں وہ عدن ہی ہے لیکن ابھی آپ اس بارے میں کسی سے بات نہیں کریں گی عید کے بعد میں خود ابو جان سے بات کروں گا۔ہیزام نے اپنی ماں کو دیکھتے کہا۔جو ہیزام کی بات سن کر خوش ہو گئی تھیں۔اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے راحیلہ بیگم نے ہیزام کا ماتھا چومتے کہا۔اور وہاں سے چلی گئی۔

ہیزام نے عدن کا چہرہ اپنی نظروں کے سامنے لاتے نفی میں سر ہلایا اور خود بھی اندر چلا گیا۔

بقول عدن کے ہیزام کھڑوس انسان تھا کیونکہ اسے لگتا تھا کہ ہیزام ہر کام میں روک ٹوک کرتا ہے۔ لیکن دل بھی اسے دیکھ کر دھڑکنے لگتا تھا تو عدن بھی اپنے دل. کے ہاتھوں مجبور تھی لیکن اس نے کبھی ہیزام کو محسوس ہونے نہیں دیا تھا کہ اس کے دل میں ہیزام کے لیے کیا ہے۔

🖤🖤🖤🖤

کچھ سال پہلے

ڈیڈ یہ لڑکا کون ہے؟ زائشہ نے اپنے باپ کو دیکھتے پوچھا۔

بیٹا حمزہ کا دوست ہے پڑھائی کے لیے یہاں آیا ہے اور حمزہ نے کہا کہ کہی باہر رہنے سے بہتر ہے کہ ہمارے گھر میں رک جائے بہت اچھا لڑکا ہے۔

خلیل صاحب نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

چلیں ڈیڈ یہ تو اچھی بات ہے اور میں آپ کو بتانے آئی تھی میں اپنی فرینڈز کے ساتھ باہر جا رہی ہوں مجھے رات دیر ہو جائے گی۔

زائشہ نے کہا۔

بیٹا جلدی آنے کی کوشش کرنا خلیل صاحب نے کہا وہ جانتے تھے کہ ان کی بیٹی ان کے ہاتھ سے نکل چکی ہے اب اگر وہ اسے کسی چیز سے روکتے بھی تھے تو زائشہ ضد میں آ کر وہ کام کرتی تھی۔

بنا ماں کے بچوں کا پالنا بہت مشکل ہوتا ہے اور اس بات کا احساس خلیل صاحب کو بہت پہلے ہو چکا تھا۔

ٹھیک ہے ڈیڈ میں کوشش کروں گی زائشہ نے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

رباب اور ابتہاج کا نکاح ہو گیا تھا۔ ابتہاج خوش تھا سکینہ کو تو ایسا ہی لگ رہا تھا لیکن رباب کے منہ پر بارہ بجے ہوئے تھے۔ جو کچھ اس نے ابتہاج کو کہا تھا رباب کو تو یہی لگ رہا تھا کہ وہ نکاح سے منع کر دے گا یا کچھ نا کچھ تو ایسا ضرور کرے گا جس سے نکاح رک جائے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا اور اب رباب کو ابتہاج سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔

نکاح کے بعد ابتہاج نے کہا تھا کہ وہ سب سے بات کرنا چاہتا ہے جہانگیر صاحب بھی پاکستان آ گئے تھے اور کافی خوش بھی تھے۔

ہاں بولو بیٹا کیا بات کرنی تھی؟

دادا جان نے ابتہاج کی طرف دیکھتے پوچھا۔ رباب کمرے میں تھی۔

URDUNovelians

نانا جان آپ بڑوں نے جیسا چاہا ویسا ہی ہوا ہے میں آپ کے فیصلے کی عزت کرتا ہوں لیکن میں واپس جانا چاہتا ہوں اپنی بیوی کے ساتھ اور مجھے نہیں لگتا کہ آپ لوگوں کو کوئی مسئلہ ہو گا۔ کیونکہ ڈیڈ بھی یہی پر ہیں اور بزنس کو دیکھنے والا کوئی نہیں ہے ڈیڈ نے یہاں

پر بزنس سیٹ کرنے کا سوچا ہے لیکن اُس میں تھوڑا وقت لگے گا اور اس کے لیے کسی ایک کا لندن ہونا ضروری ہے تو میں چاہتا ہوں رباب کو اپنے ساتھ لے جاؤں اور عید سے پہلے ہم واپس آجائیں گئے۔

ابتہاج نے دادا جان کے چہرے کے تاثرات دیکھتے کہا۔

یہ تو اچھی بات ہے کہ جہانگیر پاکستان میں اپنا بزنس سیٹ کرنا چاہتا ہے اور مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں لگ رہا تم رباب کو لے کر جا سکتے ہو۔ راشد تم کیا کہتے ہو اور ہیز ام بیٹا تمھارا کیا خیال ہے؟ دادا جان نے دونوں کی طرف دیکھتے پوچھا۔

ابو جان مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے رباب اب ابتہاج کی بیوی ہے اگر وہ اُسے اپنے ساتھ لندن لے کر جانا چاہتا ہے تو ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے راشد صاحب نے کہا۔

داداجان آپ دونوں کی بات ٹھیک ہے اور ہیزام کا جانا بھی ضروری ہے اور مجھے بھی اس کی یہ بات اچھی لگی کہ وہ رباب کو بھی اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہے لیکن میں ایک بار رباب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کیا چاہتی ہے وہ باہر جانا چاہتی بھی ہے یا نہیں ہیزام نے سنجیدگی سے کہا۔

ابتہاج نے ہیزام کی طرف دیکھا تھا۔

بلکل تم ٹھیک کہہ رہے ہو اور میں چاہتا ہوں میں خود رباب سے اس بارے میں بات کروں تاکہ اُسے اچھے سے اپنی مجبوری کے بارے میں سمجھادوں ابتہاج نے جلدی سے کہا۔

ہاں بیٹا تم اُس سے بات کرلو اور دو دن تو یہی رک جانا پھر چاہے چلے جانا داداجان نے ابتہاج کو دیکھتے کہا اور باقی سب کو بہت بہت مبارک ہو۔

رمضان کا چاند نظر آگیا ہے کل پہلا روزہ ہو گا بہو اور بچیوں تیاری میں لگ جاؤ ہماری بیٹی بھی آئی ہوئی ہے جب سب لوگ مل جائیں تو ہر ایک چیز دلچسپ ہو جاتی ہے اور ماشااللہ سے ہمارے گھر میں تو چوبیس گھنٹے بچوں کی وجہ سے رونق لگی رہتی ہے اب تو دعا بھی آگئی ہے۔ دادا جان نے پیار سے دعا کو دیکھتے کہا۔ جو بتسی دکھا کر ہنس پڑی تھی۔

ابتہاج یہی سوچ رہا تھا کہ ایسا کیا کرے کہ رباب اس کے ساتھ جانے کے لیے مان جائے۔

اور سکینہ بیگم کو اپنے بیٹے کی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے۔ صفیہ بیگم تو بس غصے میں بیٹھی تھی انہوں نے اپنے بیٹے کے بارے میں سوچا تھا کہ وہ باہر لندن جائیں گی لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔

ہیزام نے سوچ لیا تھا کہ وہ خود بھی رباب سے اس بارے میں بات کرے گا۔

میری بات سنو ماریہ

ریحان نے ماریہ کو بازو سے پکڑتے روکا۔

جس نے زور سے ریحان کے بازو کو جھٹ دیا تھا۔

تم نے اگر مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش کی تو تمھارے ہاتھ توڑ دوں گی۔ماریہ نے غصے سے ریحان کے سامنے انگلی اٹھاتے اسے تنبیہ کرتے کہا۔

جس نے ڈھٹائی سے مسکرا کر ماریہ کی انگلی کو پکڑ کر اسے ہلکا سا اپنے لبوں سے چھوا۔ماریہ کو ریحان کی اس حرکت سے کرنٹ سا لگا تھا۔

اب تو تم میری بیوی ہو اب تو تمہیں چھو سکتا ہوں ریحان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میں نے کہانا تمھاراہاتھ توڑ دوں گی اگر مجھے چھونے کی کوشش کی تو ماریہ نے ریحان سے کچھ فاصلے پر ہوتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

ریحان نے مسکرا کر اپناہاتھ ماریہ کے سامنے کر دیا تھا۔ یہ لو توڑ دو تمہیں اجازت ہے۔ ریحان نے گہرا سانس لیتے کہا۔

ماریہ نے ایسے ریحان کو دیکھا تھا جیسے سامنے کھڑا انسان پاگل ہو۔

تم سچ میں ہاگل ہع گئے ہو اپنا علاج کرواؤ ماریہ نے ریحان کو گھورتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

آہ مجھے بھی لگتا ہے تمھارے پیار میں پاگل یو گیا ہوں ریحان نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے میٹھے لہجے میں کہا پھر خود ہی اپنی بات پر مسکرا پاڑا تھا۔

ظالم لڑکی ایک نظر مجھ غریب پر بھی ڈال لو صنان نے نوال کے سامنے آتے کہا۔

کیوں تمہیں کیا مسئلہ پیش آ گیا ہے ؟ نوال نے گھورتے ہوئے پوچھا۔

صنان اچانک نوال کے کان کے پاس جھکا اور سر گوشی نما انداز میں کہا۔

میرے مسئلے تو بہت ہیں لیکن کیا تمھارے پاس اتنا وقت ہے کہ میرے مسائل سن سکو؟ اور سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ میری بیوی مجھ سے ناراض ہے۔ اور آج تو وہ کالے رنگ کے شلوار سوٹ میں قیامت ڈھا رہی ہے۔ میں اُس کی تعریف کرنا چاہتا ہوں لیکن وہ تو مجھے لفٹ ہی نہیں کروا رہی صنان کہتے ہی پیچھے ہٹ گیا۔

نوال دم سادھے کھڑی تھی صنان کے پیچھے ہٹتے ہی اس نے اپنے خشک لبوں کو تر کیا تھا۔

صنان نے خود بھی بلیک کلر کی شلوار قمیض پہنی تھی۔

تمہیں نا باہر کی ہوا لگ گئی ہے اچھا خاصا شریف لڑکا باہر گیا تھا اور جب واپس آیا تو پورا لوفر بن کر آیا ہے۔

نوال نے اپنی ٹون میں آتے صنان کو دیکھتے کہا بلکہ گھورتے کہا۔

صنان نے اپنی دو انگلی کی پور سے نوال کے چہرے پر جھولتی لٹ کو پیچھے کیا۔

جیسا بھی ہوں تمھارا ہوں صنان نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

نوال نے ایک نظر صنان کو دیکھا اور اس کے قریب آئی صنان کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

تمھارا یہ فلرٹ مجھے ایک آنکھ بھی نہیں بھاتا نوال نے کہتے ہی اپنی بلیک ہیل زور سے صنان کے پاؤں پر دے ماری۔

اُف لڑکی کیا کر رہی ہو؟ صنان نے اپنے پاؤں کو دیکھتے کراہ کر کہا کیونکہ اس سے زیادہ وہ کچھ بھی نہیں سکتا تھا۔

بائے بائے مسٹر فلرٹی نوال نے مسکراتے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

پیچھے صنان کرسی پر بیٹھ کر اپنے پاؤں کا معائنہ کرنے لگا جو سرخ ہو رہا تھا ظالم لڑکی صنان نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

♥ ♥ ♥ ♥

رباب اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے نظریں اوپر کر کے دیکھا سامنے ابتہاج کھڑا تھا۔

رباب ابتہاج کو سامنے دیکھ کر ایک دم ڈر گئی تھی۔

آپ؟ رباب نے کھڑے ہوتے کہا۔

ابتہاج چلتا ہوا رباب کے پاس آیا اور اسے بازوں سے پکڑ کر خود کے سامنے کھڑا کیا۔

رباب حیرانگی سے ابتہاج کو دیکھ رہی تھی اس نے اپنی جیب سے ایک سرخ رنگ کی ڈبیہ نکالی جس میں ایک خوبصورت رنگ تھی اور اُس پر دو چھوٹے سرخ رنگ کے موتی لگے ہوئے تھے۔

ابتہاج نے رباب کا ہاتھ پکڑا اور اس میں رنگ پہنانے لگا۔ رباب تو ابھی بھی شوکڈ کھڑی تھی۔

رنگ پہنانے کے بعد ابتہاج نے رباب کی رنگ پر جھک کر بوسہ دیا۔

URDUNovelians

رباب آنکھیں پھاڑے ابتہاج کو دیکھ رہی تھی۔

میں جانتا ہوں میں نے تمہیں بہت تکلیف پہنچائی ہے کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو؟ ابتہاج نے نظریں جھکائے چہرے پر شرمندگی لیے کہا۔

رباب کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کس طرح کا تاثر دے اسے ابتہاج سے اس طرح کے رد عمل کی امید نہیں تھی۔

تم نے مال میں جو کچھ بھی کہا اُس بارے میں میں نے بہت سوچا اور کافی سوچنے کے بعد مجھے اپنی ہی غلطی نظر آئی تو پلیز مجھے معاف کر دو۔

ابتہاج نے رباب کے چہرے کی طرف دیکھتے کہا جس نے سفید کلر کا لانگ فراک پہنا ہوا تھا اور کندھے پر ابھی بھی سرخ ڈوپٹہ لٹک رہا تھا۔ اس نے سرخ رنگ کی لپ سٹ لگائی ہوئی تھی جب ابتہاج کمرے میں داخل ہوا تو رباب کو دیکھ کر کچھ پل تو وہی تھم سا گیا تھا پھر اس نے خود پر قابو پایا اور رباب کے پاس آیا تھا۔

رباب بہت معصوم تھی وہ اسی میں خوش ہوگئی تھی کہ ابتہاج نے اس سے معافی مانگ لی ہے۔ لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ ابتہاج کیا کرنے والا ہے۔

تم مجھے معاف نہیں کروں گی؟ ابتہاج نے کچھ پل رباب کے جواب کا انتظار کیا لیکن جب جواب نا آیا تو پوچھا۔

چلو تم کچھ ٹائم لے لو اور سوچ لو پھر جواب دینا کہ تم نے مجھے معاف کیا یا نہیں میں نے بھی تو تمہیں اتنی تکلیف دی ہے تو تھوڑا بہت مجھے بھی تکلیف کو محسوس کرنا چاہیے۔ ابتہاج نے رباب کی کلائی کو دیکھتے کہا جہاں پر ابھی بھی چوڑیوں کے لگنے کے زخم موجود تھے۔

URDUNovelians

نکاح مبارک ہو مسز ابتہاج نے مسکراتے ہوئے کہا اور جھک کر رباب کے ماتھے پر بوسہ دیا اور پھر وہاں نہیں رکا تھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

رباب نے حیرانگی اور خوشی کی ملی جلی کیفیت چہرے پر لیے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھا اور مسکرا پڑی تھی۔

ابتہاج باہر آیا اور اس نے گہرا سانس لیا تھا یہ کیا کر کے آگیا ہوں میں کہی یہ لڑکی جادو گرنی تو نہیں ابتہاج نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا وہ ایسا بلکل بھی نہیں کرنا چاہتا تھا یا شاید یہ نکاح کا اثر تھا۔وہ نہیں جانتا تھا لیکن ابھی بھی وہ اپنے دماغ کی سن رہا تھا جو اس سے بہت کچھ غلط کروانے والا تھا۔

کیا کر رہی ہو ڈرامہ کوئین؟ عمیر نے ٹی-وی کا ریموٹ پکڑتے چینل کو تبدیل کرتے دعا کو دیکھتے پوچھا۔

اوہ ہیلو مسٹر ڈرامہ کوئین کیسے کہہ رہے ہو؟ اور کس سے پوچھ کر تم نے چینل تبدل کیا؟ دعا نے دوبارہ عمیر کے ہاتھ سے ریموٹ کھینچتے کہا۔

تم ہو ڈرامہ کوئین اور میں نے اپنی مرضی سے ریموٹ پکڑا ہے کسی میں اتنی ہمت ہے کہ مجھے روک سکے؟ عمیر مے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

تم ہو گئے ڈرامہ کنگ خبر دار اگر مجھے ڈرامہ کوئین کہا تو نانا جان سے تمھاری شکایت لگاؤں گی۔ دعا نے گھورتے ہوئے کہا۔

اوہ بچی دادا جان کے پاس جا کر شکایت لگائے گی عمیر نے مزاح اڑانے والے انداز میں دعا کو. دیکھتے کہا۔

تم تمھاری جان لے لوں گی میں دعا نے دانت پیستے کہا۔

اتنے میں دادی جان وہاں آئی

کیا ہو رہا ہے یہاں پر؟ دادی جان نے اپنا چشمہ نیچے کرتے سنجید گی سے پوچھا۔

دادی جان یہ کہہ رہی ہے کہ باہر چل کر آئسکریم کھاتے ہیں میں اسے یہی سمجھا رہا تھا کہ اس وقت باہر جانا ٹھیک نہیں ہے۔

عمیر نے دادی جان کو دیکھتے کہا۔

دعا منہ کھولے عمیر کے جھوٹ پر حیران کھڑی تھی۔

اس وقت کوئی بھی باہر نہیں جائے گا اور تم جاؤ جا کر نماز پڑھو کل پہلا روزہ ہے۔توبہ ہے آج کے بچے بھی نا نماز کا خیال ہی نہیں ہے بس دنیا کے کاموں میں مصروف ہیں چلو جاؤ جلدی سے دادی جان نے دعا کو دیکھتے کہا۔

جو منہ بسوڑتے وہاں سے چلی گئی تھی۔

لیکن جانے سے پہلے اس نے عمیر کو گھوری سے ضرور نوازہ تھا۔

اور عمیر بیٹا تم چلو مجھے سٹور روم سے کچھ سامان نکلوانا ہے۔ دادی جان کے عمیر کو دیکھتے کہا۔

دادی جام میر انیا سوٹ خراب ہو جائے گا آپ براق کو کہہ دیں نا عمیر نے اپنے کپڑوں کو دیکھتے کہا۔

چپ کر کے میرے ساتھ چلو ورنہ پوری رات تمہیں سٹور روم میں بند کر دوں گی۔ دادی جان نے گھورتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی عمیر بھی نا چاہتے ہوئے دادی جان کے پیچھے چل پڑا تھا۔

اس وقت سب لڑکیاں رباب کے کمرے میں موجود تھیں۔ سحری میں کچھ ہی ٹائم رہ گیا تھا۔ تو سب نے سوچا سحری کر کے ہی سو جائیں گئی عدن اور نوال تو رباب کو تنگ کرنے کا

سر انجام دے رہی تھی اب تو رباب ابتہاج کی طرف سے بھی مطمئن تھی۔ اسے لگ رہا تھا سب ٹھیک ہو گیا ہے۔

دعا کی نظر جب زمین پر چلتے چوہے پر پڑی تو اس کی چیخ پورے کمرے میں گونجی تھی۔

اللہ اللہ کیا ہو گیا ہے؟ عدن نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ڈرامائی انداز میں کہا۔ دعا بیڈ پر ہی کھڑی ہو گئی تھی باقی سب کی نظریں بھی دعا کے خوفزدہ چہرے پر جمی تھیں۔

آپی وہ دیکھیں چوہا وہ ہماری طرف آرہا ہے۔ دعا نے چوہے کی طرف اشارہ کرتے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

کیا؟ چوہا نوال نے چلاتے ہوئے کہا اور رباب کے پیچھے چھپ گئی۔

عدن کی نظر چوہے پر پڑی تو اس کی آنکھیں باہر آگئی چوہا کافی موٹا سا تھا۔

لڑکیوں کیا یہاں ہی بیٹھی رہو گی بھاگو یہاں سے عدن نے کھڑے ہوتے کہا اور سب دروازے کی طرف بھاگی تھیں۔

گھر والے تو ان کی چیخیں سن کر اپنے کمروں سے باہر آ گئے تھے۔

کیا ہوا تم سب کو؟ راشد صاحب نے پریشانی سے لڑکیوں کے چہرے کی طرف دیکھتے پوچھا۔

رباب جو جلدی باہر آنے کے چکر میں باہر آ رہی تھی اس کا پاؤں مڑا اور گرنے لگی لیکن عین موقعے پر ریحان نے اسے بازو سے پکڑ کر گرنے سے بچایا تھا۔

ابتہاج بھی اپنے کمرے سے باہر آ گیا تھا بلکہ سب اپنے کمروں سے باہر نکل آئے تھے لڑکیوں کی چیخوں نے سارے گھر والوں کو اپنے کمروں سے باہر نکال دیا تھا۔

ابتہاج نے ریحان اور رباب کو دیکھا تو اس کے ماتھے پر غصے سے بل نمودار ہوئے تھے۔رباب وہاں سے چلی گئی ریحان کی نظر ماریہ کے چہرے پر پڑی لیکن اس نے جلدی سے اپنا چہرہ دوسری جانب موڑ لیا تھا۔لیکن ریحان اسے دیکھ چکا تھا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔

ماموں جان اندر ایک موٹا سا چوہا ہے نوال نے راشد صاحب کو دیکھتے کہا۔

تو اس میں اتنا شور کرنے کی کیا ضرورت تھی؟رات کا وقت ہے اور تم لوگوں کی آواز سات گھروں تک گئی ہو گی۔صنان نے سنجیدگی سے سب کے چہروں کو دیکھتے کہا۔

ہم کب شور کر رہی تھیں وہ تو چوہے کو دیکھ کر خود ہی ہماری چیخیں ہمارے حلق سے باہر آگئی تھیں۔عدن نے اپنے بھائی کو دیکھتے بے تکی سی دلیل دیتے کہا۔

ریحان اور براق جاؤں دیکھو اندر دادا جان نے کہا۔

دونوں اندر گئے لیکن چوہا تو شاید ان کی چیخ سن کر بھاگ چکا تھا۔

اندر کچھ نہیں ہے چوہے نے لگتا ہے تم لوگوں کو میک اپ کے بغیر دیکھ لیا ہو گا اس لیے بے چارہ بھاگ گیا۔

براق نے افسوس سے لڑکیوں کی شکل کی طرف دیکھتے کہا۔ جنہوں نے کھا جانے والی نظروں سے براق کو دیکھا تھا۔

سحری کا وقت ہو گیا ہے اب سحری کے لیے سب آجاؤ دادی جان نے سب کو دیکھتے کہا۔

سب لوگ فریش ہونے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔ ابتہاج ابھی بھی رباب کو دیکھ رہا تھا نا جانے کیوں اسے رباب پر غصہ آرہا تھا جبکہ اس میں اس کی غلطی بھی نہیں تھی۔

۔ رباب کچن کی طرف چلی گئی

گھر کے کاموں کے لیے ملازمہ موجود تھی لیکن کھانا وغیرہ گھر کی خواتین خود بناتی تھیں۔

عدن تم اندر جا کر دیکھو مجھے براق کی بات پر بلکل بھی بھروسہ نہیں ہے زوہا نے عدن کو دیکھتے کہا۔

آپی ریحان بھائی کی بات پر تو بھروسہ ہے نا انہوں نے بھی چیک کیا ہے اندر کچھ بھی نہیں ہے چلیں جلدی سے سحری کے لیے آجائیں ورنہ ہماری امیاں کوئی موقع نہیں چھوڑے گی ہماری عزت افزائی کا اور ان کی بات موبائل سے شروع ہو کر موبائل پر ہی ختم ہوتی ہے فضول میں ہمارے موبائل بے چارے ذلیل ہوتے ہیں عدن نے کہا۔

دعا بھی عدن کی بات سے متفق تھی۔

باقی سب بھی اپنے کمروں میں چلی گئی تھیں۔

اگلے دن صاقب صاحب صنان کو اپنے آفس لے گئے تھے ہیزام اور براق بھی اپنے باپ کے ساتھ آفس جاتے تھے۔

ہیزام آج جلدی گھر واپس آگیا تھا اس کا سر درد کر رہا تھا اس لیے گھر آگیا تھا۔

کیا ہوا بیٹا؟ آج تم جلدی آفس سے آگئے ہو؟ راشد بیگم نے ہیزام کو صوفے سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے لیٹے دیکھا تو پوچھا۔

امی جان میرے سر میں درد تھا اس لیے گھر آگیا۔ ہیزام نے آنکھیں کھولتے اپنی ماں کو دیکھتے کہا۔

میں نے کتنی بار تمہیں کہا ہے رات سونے کے لیے ہوتی ہے اور تم. پوری رات کام کرتے رہتے ہو اور یقیناً کل رات بھی تم. کام کر رہے ہو گئے کیونکہ تمھاری آنکھیں بھی سرخ ہو رہی ہیں۔ راشدہ بیگم نے ہیزام کی سرخ آنکھیں دیکھتے کہا۔

امی جان آج پہلا روزہ ہے تو آہستہ آہستہ روٹین بن جائے گی ہیزام نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔

بیٹا جی آپ کو اپنی نیند پوری کرنی چاہیے پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔ راشدہ بیگم نے کہا۔ اوکے امی جان آئندہ میں خیال رکھوں گا

لیکن ابھی میں تھوڑا آرام کر لوں ہیزام نے کہا۔

ہاں بلکل لیکن مجھے تم سے ایک ضروری بات بھی کرنی تھی۔

راشدہ بیگم نے جلدی سے کہا۔

جی امی کیا بات ہے؟ ہیزام نے پوچھا۔

ابو جان تمھارے اور ماریہ کے رشتے کی بات کر رہے تھے بیٹا مجھے تو سمجھ نہیں آئی لیکن ابھی صرف اُنہوں نے بات کی ہے۔

راشدہ نے ہیزام کو. دیکھتے کہا۔

کیا؟میری شادی کی بات آپ لوگ مجھ سے پوچھے بغیر کیسے خود طے کر سکتے ہو؟ہیزام نے تھوڑا غصے سے پوچھا۔

بیٹا ابھی صرف بات ہوئی ہے۔طے کچھ بھی نہیں ہوا۔راشدہ نے جلدی سے کہا۔ماریہ جو یہاں سے گزر رہی تھی راشدہ کی بات سن کر پریشان ہو گئی ریحان نے با سے عجیب مصیبت میں پھنسا دیا تھا۔

امی جان میں اس معاملے کو خود ہینڈل کر لوں گا آپ پریشان مت ہوں اور ابھی میں اپنے کمرے میں کا رہا ہوں ہیزام نے کہا۔

ہاں جاؤ تم اپنے کمرے میں آرام کرو راشدہ نے جلدی سے کہا۔

ہیزام وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا جب راستے میں اسے عدن نظر آئی جو موبائل پر شاید اپنی کسی فرینڈ سے بات کر رہی تھی۔ لیکن ہیزام کو دیکھتے ہی اس نے اپنے لہجے کو تبدیل کر لیا تھا۔

اب ایسی بھی بات نہیں ہے آپ خود اچھے ہیں اس لیے آپ کو سب اچھے لگتے ہیں عدن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہیزام کے کان کھڑے ہوئے تھے اسے اتنا تو یقین ہو گیا تھا کہ عدن کسی لڑکے سے بات کر رہی ہے۔ اس کا پہلے ہی دماغ گھوما ہوا تھا اب عدن کی بات سن کر مزید گھوم گیا تھا۔

چلیں ٹھیک ہے آپ اپنا بہت خیال رکھیے گا اللہ حافظ پھر بات ہو گی۔ عدن نے کہتے ہی موبائل بند کر دیا۔

کس سے بات کر رہی تھی؟ ہیزام نے سید ھا مدعے کی بات پر آتے پوچھا۔

میں تمہیں کیوں بتاؤ؟ عدن نے ایک آبرو اچکاتے ہیزام لو. دیکھتے کہا۔

عدن میں نے پوچھا کس سے بات کر رہی تھی؟ ہیزام نے سنجیدگی سے اپنا سوال دوبارہ دہرایا۔

میں آپ کو جواب دینے کی پابند نہیں ہوں عدن کہہ کر وہاں سے جانے لگی جب ہیزام نے اس کے ہاتھ سے موبائل پکڑ لیا۔

یہ کیا بد تمیزی ہے ہیزام میرا موبائل واپس کرو۔ تم میرا موبائل چیک کرو گئے شرم آنی چاہیے عدن نے غصے سے ہیزام کو دیکھتے کہا۔

جو ہنس پڑا تھا۔ کس نے کہا کہ میں تمھارا موبائل چیک کرنے لگا ہوں؟ ہیزام نے عدن کو. دیکھتے پوچھا جس نے ناسمجھی سے ہیزام کو دیکھا تھا۔

لیکن ہیزام کی اگلی حرکت پر حیرانگی سے اس کی آنکھیں باہر کو آگئی تھیں۔

ہیزام نے پورا زور لگاتے عدن کا موبائل سامنے دیوار پر دے مارا تھا کو چکنا چور ہوتے زمین پر گر پڑا تھا۔

اب کرو بات ہیزام نے سرد لہجے میں کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

عدن ابھی بھی وہی کھڑی اپنے موبائل کو دیکھ رہی تھی۔

♥♥♥♥

ابتہاج واپس جانے کی تیاری میں لگا ہوا تھا تین دن بعد اس نے واپس لندن چلے جانا تھا لیکن ابھی اس نے رباب سے بات کرنی تھی لیکن اسے پوری امید تھی کہ وہ مان جائے گی۔

اس لیے اس رباب کو اس کے ٹیریس پر بلایا تھا۔

URDUNovelians

رباب دیکھو میں نے پہلے ہی سوچا تھا کہ میں اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لندن لے جاؤں گا۔ اور اب صورتحال کچھ ایسی بن گئی ہے کہ میرا واپس جانا ضروری ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں تمہیں بھی اپنے ساتھ لے جاؤں ہم لوگ عید سے پہلے واپس آجائیں گئے۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ میں تمہیں یہاں چھوڑ جاؤ کیونکہ ہمارے نکاح کو ابھی ایک دن ہوا اور اور میرے پیچھے لوگ باتیں کریں کیونکہ لوگوں کا کیا ہے اُن کو تو بس چھوٹی سی بات چاہیے ہوتی ہے اور اُسے اپنے مطابق ڈھال کر دوسروں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

تو میں چاہتا ہوں تم میرے ساتھ آجاؤ اگر تمہیں مناسب لگے تو لیکن اگر تم یہی رہنا چاہتی ہو تو پھر بھی مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

ابتہاج نے اپنی باتوں کے جال میں رباب کو پھنسا لیا تھا اور وہ پھنس بھی گئی تھی۔

میں آپ کے ساتھ جانے کے لیے تیار ہوں رباب نے ابتہاج کی پوری بات سننے کے بعد جواب دیا ابتہاج کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

شکریہ مجھ پت یقین کرنے کے لیے ابتہاج نے گہرے لہجے میں رباب کو دیکھتے کہا۔

وہ مجھے کچن میں کچھ کام ہے میں جاؤں رباب نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں موڑوتے پوچھا۔

ہاں بلکل تم جاؤ ابتہاج نے جلدی سے کہا۔رباب وہاں سے چلی گئی تھی۔

تم بہت بھولی ہو مسز ابتہاج نے باہر سڑک پر چلتی گاڑیوں کو دیکھتے مسکرا کر کہا اب وہ ہیزام کی طرف سے بھی مطمئن تھا اگر اب ہیزام رباب سے بات کرتا بھی تو رباب تو ابتہاج کے ساتھ جانے کے لیے راضی ہوگئی تھی تو اب کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

نوال مجھے لگتا ہے کہ ہمارے درمیان جو بھی غلط فہمیاں ہیں اُن کو دور کرنا چاہیے صنان نے نوال کو دیکھتے کہا۔

جو تھوڑی دیر پہلے صاقب صاحب کے ساتھ گھر واپس آگیا تھا اس نے نوال کو سامنے آتے دیکھا تو بات کرنے کا سوچا۔

کیسی غلط فہمی؟ نوال نے پوچھا۔

دیکھو نوال پہلے تم میری آرام سے بات سن لینا پھر جواب دینا۔

میرا شوق تھا باہر جا کر پڑھائی کرنا لیکن جب دادی جان نے یہ شرط رکھی کہ تم سے نکاح کیے بغیر میں باہر نہیں جا سکتا تو اُن کی اس بات نے مجھے بہت غصہ دلایا تھا۔

اگر اُن کو ایسا لگتا تھا کہ تمھارے ساتھ نکاح کے بعد میں کسی اور سے نکاح نہیں کروں گا تو یہ اُن کی غلط فہمی تھی کیونکہ اگر میں نکاح کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں مجھے کوئی روک

نہیں سکتا لیکن بات یہ ہے مجھے اُس وقت غصہ تھا بلکہ سب پر تھا۔ کیونکہ سب کو میرے نکاح کی پڑی تھی۔

اور میں اگر سچ کہوں تو میں نے تمہیں اپنی بیوی کے روپ میں کبھی نہیں سوچا تھا۔ لیکن تم مجھے بری بھی نہیں لگتی تھی تو نکاح کے بعد لندن جانے سے پہلے میں نے تمہیں جو کچھ بھی کہا وہ غصے میں کہا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ مجھے ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا۔ کہ میرے اُن الفاظ نے تمہیں بہت تکلیف دی لیکن میرا مقصد تمھاری دل آزاری بلکل بھی نہیں تھا۔ تم یقین نہیں کروگی ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا جس میں مجھے اپنے کہے گئے الفاظ کا پچھتاوا نا ہوا ہو میں سچ میں بہت شرمندہ ہوں صنان سنجیدگی سے نوال کو دیکھتے کہہ رہا تھا۔

کیا تم نے دوسری شادی کی ہے صنان؟ نوال کے سوال نے کچھ پل کے لیے صنان کو خاموش کروادیا تھا۔

تم اس طرح کا سوال کیوں پوچھ رہی ہو؟ صنان نے سنبھلتے ہوئے پوچھا۔

تم نے خود ہی کہا کہ میرے ساتھ ہوا نکاح تمہیں دوسرا نکاح کرنے سے روک نہیں سکتا تو اس کا یہی مطلب ہوا۔ نوال نے سنجیدگی سے کہا اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا وہ کچھ بھی ایسا صنان کی زبان سے نہیں سننا چاہتی تھی جو اس کے دماغ میں آرہا تھا۔

میں نے ایک مثال دی ہے نوال جیسی دادی جان کی سوچ تھی کہ اگر وہ میرا نکاح کر دیں گی تو میں کسی دوسری لڑکی کی طرف نہیں دیکھوں گا تو یہ سوچ اُن کی غلط تھی اگر میں نے باہر کہی منہ مارنا بھی ہو گا تو اگر میرا نکاح بھی ہوا ہو تو میں پھر بھی باز نہیں آؤں گا۔

اور نوال میں یہ بھی مانتا ہوں کہ پہلے کبھی میں نے تمھارے بارے میں بلکل بھی ایسا نہیں سوچا تھا کہ تم میری بیوی بنو گی لیکن اب میں نہیں جانتا کہ کب تم میرے دل میں آ بسی شاید یہ ہمارے نکاح کی طاقت ہے مجھے نہیں معلوم لیکن میں بہت پہلے سے جب تم

میرے سامنے بھی نہیں تھی تو میں تمھاری محبت میں مبتلا ہو گیا تھا۔صنان نے گہرا سانس لیتے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا۔

مجھے تمھاری باتوں پر یقین کرنا چاہیے یا نہیں وہ میں بعد میں سوچ کر بتاؤں گی۔نوال نے سنبھلتے ہوئے صنان کو دیکھتے کہا جبکہ دل تو اس کا صنان کی بات سن کر خوش ہو گیا تھا۔

نوال کہتے ہی وہاں سے چلی گئی۔

کیا لڑکی ہے یہ صنان نے نفی میں سر ہلاتے کہا۔اسے نوال سے اس قسم کے جواب کی توقع نہیں تھی۔لیکن وہ نوال تھی وہی سب کرتے تھی جس کے بارے میں کسی نے سوچا نہیں ہوتا تھا۔

ماما آج افطاری میں کیا کچھ بنے گا؟دعا نے سکینہ بیگم کو دیکھتے پوچھا۔

بیٹا جی آپ نے نماز پڑھ لی ہے؟ سکینہ بیگم نے دعا کو دیکھتے پوچھا۔

وہ ماما میں اپنے کمرے میں نماز پڑھنے جا رہی تھی راستے میں کچن آتا ہے تو میں نے سوچا آپ سے پوچھ لوں دعا نے مسکراتے پوچھا۔

پہلے نماز پڑھ کر آؤ پھر تمہیں آرام سے بتاؤ گی کہ آج کیا کچھ بنے گا۔
سکینہ نے مسکراتے کہا۔

رباب مسکرا پڑی تھی دعا نے اپنی ماں کی طرف دیکھا اور کچن سے نکل گئی۔

ایک مہینہ ہوتا ہے رمضان کا اُس میں بھی یہ لوگ عبادت نہیں کرسکتے سکینہ نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔رباب سکینہ کی بات سن کر ہنس پڑی تھی۔

پھوپھو جان میں نے سب کچھ تیار کر دیا ہے میں بھی نماز پڑھ کر آتی ہوں پھر آکر باقی کا کام کرتی ہوں رباب نے سکینہ کو دیکھتے کہا۔

ہاں بیٹا تم جاؤں آرام سے آنا میں دیکھ لوں گی سکینہ بیگم نے کہا۔تو رباب وہاں سے چلی گئی۔

رباب عدن کے کمرے آئی تھی جو موبائل اپنے بیڈ پر سامنے رکھے آنسو بہا رہی تھی۔

عدن کیا ہوا تمہیں رو کیوں رہی ہو؟رباب جلدی سے عدن کے پاس آئی اور پوچھا۔

عدن بس روئی جارہی تھی اس کی آنکھیں سرخ ہورہی تھیں۔ناک بھی رونے سے سرخ ہورہی تھی۔

عدن یہ تمھارے موبائل کو کیا ہوا؟رباب نے موبائل کو دیکھتے حیرانگی سے پوچھااور اب اسے ساری بات سمجھ میں آئی تھی رباب اپنے موبائل کے معاملے میں بہت پوزیسو تھی۔

عدن موبائل کی وجہ سے تم نے رو کر اپنی ایسی حالت بنائی ہوئی ہے؟ تمھاراروزاہ ہے اور تم بیٹھی بس روتی جارہی ہو

موبائل اور آجائیں گا۔رباب نے پیار سے کہا۔

اس میں میری بہت سی اہم چیزیں تھیں۔میری تصاویر سب کچھ چلی گئی اب واپس کیسے آئیں گئی۔عدن نے کہتے ہی اب اونچی آواز میں رونا شروع کر دیا تھا۔

اللہ لڑکی کیا کررہی ہو رونا تو بند کرو رباب نے پریشانی سے کہا۔

مجھے یہی موبائل چاہیے مجھے نہیں معلوم مجھے یہی موبائل اپنا واپس چاہیے عدن نے روتے ہوئے کہا۔

لیکن تمھارا موبائل ٹوٹا کیسے ؟رباب نے پوچھا۔

ہیزام نے توڑ دیا میرا موبائل عدن نے ہچکی لیتے کہا۔

لیکن کیوں ؟رباب نے حیرانگی سے پوچھا۔

مجھے نہیں معلوم عدن کہتے ہی پھر سے رونے لگی تھی۔

رباب وہاں سے اٹھی اور ہیزام کے کمرے کی طرف گئی۔ دروازہ ناک کرتے اندر داخل ہوئی ہیزام فون پر بات کر رہا تھا۔ رباب کو دیکھتے ہی اس نے موبائل بند کیا اور رباب کی طرف دیکھا۔

اچھا ہوا تم یہاں خود ہی آگئی مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔

ہیزام نے رباب کو دیکھتے پوچھا۔

بھائی عدن کا موبائل آپ نے توڑا ہے ؟ رباب نے سنجیدگی سے پوچھا۔

تم کیوں پوچھ رہی ہو ؟ ہیزام نے پوچھا۔

بھائی آپ جانتے ہیں کہ وہ اپنے موبائل کے معاملے میں کتنی ٹچی ہے اب وہ کمرے میں بیٹھی بس روتی جارہی ہے چپ بھی نہیں ہورہی اُس کا روزہ بھی ہے اُس کی طبعیت خراب نا ہو جائے رباب نے پریشانی سے کہا۔

عدن کے رونے کا سن کر ہیزام بھی پریشان ہو گیا تھا۔

تم پریشان مت ہو میں اُسے دیکھتا ہوں ہیزام نے سنجیدگی سے کہا اور کمرے سے نکل گیا۔

ابتہاج کیا کرنا چاہتے ہو تم؟ سکینہ بیگم نے ابتہاج کو دیکھتے پوچھا۔

کیا موم؟ ابتہاج نے حیرانگی سے پوچھا جبکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ سکینہ بیگم کس بارے میں بات کر رہی ہیں۔

URDUNovelians

تم رباب کو لندن کیوں لے کر جانا چاہتے ہو؟ سکینہ بیگم نے سنجیدگی سے پوچھا۔

آپ کو کیا لگتا ہے میں کیوں اُسے اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں ؟ ابتہاج نے الٹا سوال کیا۔

تم میرے بیٹے ہو ابتہاج اور میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ تم رباب کو اپنے ساتھ لندن کیوں لے کر جانا چاہتے ہو پہلے تمہیں وہ جاہل لگ رہی تھی پھر تم نکاح کے لیے راضی بھی ہو گئے اور خوشی خوشی نکاح بھی کر لیا اور اب تم رباب کع اس لیے وہاں لے کر جا رہے کیونکہ وہاں پر تمہیں روکنے والا کوئی نہیں ہے اور تم جو مرضی اُس بے چاری کے ساتھ سلوک کرو۔ لیکن میری ایک بات یاد رکھنا ابتہاج اگر تم نے رباب کو زرا سی بھی تکلیف دی تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔ سکینہ بیگم نے ابتہاج کو دیکھتے کہا۔

URDUNovelians

موم آپ لوگ چاہتے تھے کہ میں اُس لڑکی سے نکاح کر لوں میں نے کر لیا اور اب وہ میری بیوی ہے میرا جو دل کرے گا میں وہ کروں گا اور آپ مجھے روک نہیں سکتی ابتہاج نے سنجیدگی سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

نوال جو ابتہاج اور سکینہ بیگم کو افطاری کے لیے بلانے آئی تھی ابتہاج کے منہ سے اپنی آپی کے لیے کیے گئے انکشاف سن کر وہی شوکڈ کھڑی تھی لیکن ابتہاج کے باہر آنے سے پہلے ہی وہاں سے چلی گئی تھی۔

سکینہ بیگم کو اب رباب کی فکر ہو رہی تھی۔ لیکن وہ بھی کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ ان کو اپنے بیٹے کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔

ہیزام کمرے میں داخل ہوا تو عدن میڈم نے رو رو کر اپنی حالت خراب کی ہوئی تھی۔ ہیزام جلدی سے عدن کے پاس آیا۔

عدن موبائل فون ٹوٹنے پر تم اتنا رو رہی ہو؟ ہیزام نے پریشانی سے کہا اسے عدن کا رونا تکلیف دے رہا تھا وہ تو اسے ہنستی مسکراتی اچھی لگتی تھی۔

تم نے میرا موبائل توڑ دیا۔ عدن نے ہچکی لیتے ہیزام کو ہی شکایت لگاتے کہا۔

جو نا چاہتے ہوئے بھی عدن کی بات پر ہنس پڑا تھا۔

میں جانتا ہوں کہ میں نے یہ موبائل توڑا ہے تم فکر مت کرو میں تمہیں یہی موبائل ٹھیک کروا کر دوں گا تم پہلے رونا بند کرو ہیزام نے ٹشو عدن کے سامنے کرتے کہا۔

کیا یہ ٹھیک ہو سکتا ہے؟ عدن نے ہیزام کو دیکھتے پوچھا۔

بلکل ہو سکتا ہے بس تھوڑا وقت لگے گا۔ اور تم اُٹھ کر منہ دھو کر آؤ افطاری کا وقت ہونے والا ہے۔ ہیزام نے سنجیدگی سے کہا۔

اوکے لیکن کیا سچ میں میرا موبائل ٹھیک ہو جائے گا؟عدن نے وہاں سے اٹھتے ایک بار پھر ہیزام کی طرف دیکھتے کنفرم کرنا چاہا۔

میں نے کہانا ٹھیک ہو جائے گا مجھ پر یقین رکھو ہیزام نے کہا۔

مجھے تم پر ایک پرسنٹ بھی یقین نہیں ہے تمہاری وجہ سے میرے موبائل کی یہ حالت ہے اب میں اتنے دن اپنے موبائل کے بغیر کیسے گزاروں گی۔عدن اپنے موبائل کو دیکھتے کہا۔

پھر سے اس کے آنسو ٹپ ٹپ بہنے لگے تھے۔

URDUNovelians

اللہ کی بندی بس ایک دن انتظار کر لو ایک دن میں تمھاری کوئی بھی میٹنگز مس نہیں ہوں گی۔ہیزام نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

تم مجھے پر اب طنز کے تیر چلا رہے ہو عدن نے سو سو کرتے کہا۔

شکر ہے تم سمجھ گئی ورانہ مجھے تو لگ رہا تھا۔ اسے بھی تم اپنی تعریف سمجھو گی اور جلدی سے حلیہ درست کر کے باہر آجاؤ ہیزام نے سنجیدگی سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

کھڑوس انسان تمہیں تو میں دیکھ لوں گی اتنے میرے اس انسان کی وجہ سے آنسو ضائع ہو گئے ہیں۔ عدن نے واشروم کی طرف جاتے خود سے کہا۔

♥♥♥♥

موم ہم لاہور کس خوشی میں جا رہے ہیں؟ مجھے بلکل بھی انٹرسٹ نہیں ہے وہاں جانے میں عجیب لوگ ہوتے ہیں وہاں کے ماہا نے اپنی ماں کو دیکھتے ناک منہ مڑورتے کہا۔

اپنا منہ بند کرو اور خاموشی سے لاہور جانے کی تیاری پکڑو تمھارا باپ تو ہمیں چھوڑ کر چلا گیا اور جانتی بھی ہو کتنی مشکل سے میں نے تمہیں اور تمھارے بھائیوں کو پالا ہے۔ اب تو

تمھارے باپ کا بزنس بھی سارا ڈوب گیا ہے اس سے پہلے ہمارے پاس جو تھوڑے بہت پیسے ہیں وہ بھی ختم ہو جائیں ہمیں لاہور جانا چاہئیے۔

کم از کم تمھارے نانا نانی ہمیں اپنے پاس تو رکھ لیں گئے۔ تمھارے بھائی کو کتنی بار کہا کہ اپنے باپ کے بزنس پر دھیان دے لیکن اُس نے جو تھوڑا بہت ٹھیک سے چل رہا تھا اُس کا بھی ستیاناس کر دیا اور اب نوبت یہ آگئی ہے کہ مجھے دوبارہ لاہور جانا پڑ رہا ہے۔ غزالہ بیگم نے ماہا کو دیکھتے کہا۔

اور موم آپ کو کیا لگتا ہے آپ کے ابو جان ہاتھ میں پھول لیے آپ کے انتظار میں کھڑے ہوں گئے؟

وہ لوگ تو ہماری شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتے مایا نے اپنی ماں کو دیکھتے کہا۔

میں اپنے ماں باپ کو منالوں گی تم لوگ بس جانے کی تیاری کرو عزالہ نے کہا تو ماہا منہ بسوڑتے وہاں سے چلی گئی۔

کہاں جانے کی تیاری چل رہی ہے؟ حاکم نے اپنی تین سال کی چھوٹی بیٹی کو گود میں اٹھائے کمرے میں داخل ہوتے پوچھا۔

بھائی موم نے آپ کو نہیں بتایا کہ ہم نانو کی طرف جارہے ہیں ماہا نے حاکم کو دیکھتے کہا۔

جس کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے۔

میں نے منع کیا تھا نا کہ ہم وہاں نہیں جائیں گئے۔ حاکم سے غصے سے کہا۔

کیوں وہاں جانے میں کیا مسئلہ ہے؟ عزالہ نے کمرے میں داخل ہوتے پوچھا۔

موم مجھے نوکری مل گئی ہے اور میری سیلری اتنی ضرور ہے کہ ہم سب کا خرچہ پورا ہو جائے تو وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے؟ حاکم نے سرد لہجے میں پوچھا۔

تمہیں لگتا ہے کہ تمھاری تھوڑی سی سیلری میں ہم سب کا گزارا ہو سکتا ہے ؟ عزالہ نے پوچھا ۔

موم اچھے سے گزارا ہو سکتا ہے اگر آپ لوگ عیاشی کی زندگی سے باہر آئے تو آپ کو پتہ چلے۔

اور میری بیٹی اور میں کہی نہیں جا رہے آپ لوگوں نے جانا ہے تو خوشی سے جائیں کیونکہ میرے ہاتھ پاؤں سلامت ہیں اور میں کما کر کھا سکتا ہوں حاکم نے غصے سے کہا اور وہاں سے جانے لگا۔

ہم لوگ تو یہاں سے چلے جائیں گئے لیکن اپنی بیٹی کو کس کے پاس چھوڑ کر جاؤ گئے ؟ تمھاری بیوی تو چلی گئی اپنے کسی عاشق کے ساتھ اور اپنی بیٹی کو ہمارے سر پر ڈال گئی عزالہ نے نحوست سے کہا۔

موم آج کے بعد اگر آپ نے اُس لڑکی کا میرے سامنے نام لیا یا میری بیٹی کے بارے میں کچھ بھی ایسا ویسا بولا تو آپ اپنے بیٹے کو بھی کھو دیں گئے۔ اور میں اپنی بیٹی کو سنبھال لوں گا۔ آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

حاکم کہتے ہی وہاں سے چلا گیا۔

پتہ نہیں یہ لڑکا کس پر چلا گیا ہے۔ غزالہ نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

حاکم اپنے کمرے میں آیا اور فون نکال کر صاقب صاحب کو کال کی۔

URDUNovelians

کیسے ہو بیٹا گھر میں سب ٹھیک ہے ؟ صاقب صاحب کے پیار سے پوچھا۔

جی ماموں جان میں ٹھیک ہوں لیکن موم آپ لوگوں کی طرف آرہی ہیں حاکم نے سنجیدگی سے کہا۔

کچھ وقت کے لیے صاقب صاحب خاموش ہو گئے تھے۔ تم نہیں آرہے ؟صاقب صاحب نے تھوڑی دیر بعد پوچھا۔

نہیں ماموں جان میں یہی رہو گا۔ مجھے یہاں کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن آپ اپنی بہن کی عادت سے اچھی طرح واقف تو ہیں۔ تھوڑے میں وہ گزرا نہیں کر سکتی۔ اور اب جب اُکو پیسوں کی ضرورت ہے تو باپ یاد آگیا ہے۔

حاکم نے گہرا سانس لیتے کہا۔

لیکن بیٹا تم اکیلے پیچھے کیا کرو گئے کیسے اپنی بیٹی کو سنبھالو گے تم بھی ساتھ آجاؤ صاقب صاحب نے پریشانی سے کہا۔

نہیں. ماموں جان میں یہی ٹھیک ہوں اور اس طرح وہاں جا کر رہنا مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا۔

حاکم نے کہا۔

صاقب صاحب کو پیچھے سے اسکی بیٹی کی آوازیں بھی آرہی تھیں۔

صاقب یہ گھر کسی اور کا نہیں بلکہ تمھارے نانا اور ماموں کا ہے تمہیں یہاں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ اور دادا جان بھی پریشان رہے گئے تم جانتے ہو کہ ایک تم ہی تو ہو جس سے وہ مل کر سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی سے مل رہے ہیں بے شک عزالہ ہم سے اتنے سال نہیں ملی لیکن تمھاری وجہ سے ہمیں اُس کی خیریت بھی معلوم ہوتی رہتی تھی۔ تم ہم سب کے لیے بہت عزیز ہو اور بیٹا تم بھی ساتھ آجاؤ صاقب صاحب نے پیار سے کہا۔

ماموں جان دل نہیں مان رہا اور آپ فکر مت کریں میں کچھ نا کچھ مینج کر لو گا۔ آپ نانا جان کو بتا دیں کہ موم آرہی ہیں۔ اور اپنا خیال رکھیے گا میری بیٹی رو رہی ہے تو میں بعد میں بات کرتا ہوں۔ حاکم نے کہتے موبائل کال کاٹ دی۔

صاقب صاحب کے چہرے پر فخریہ مسکراہٹ آئی تھی وہ جانتے تھے کہ حاکم اپنی ماں سے بلکل الگ اور خوددار بھی ہے۔

افطاری کے بعد سب لوگ نماز پڑھنے چلے گئے تھے۔اور اب سب ہال میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

ابتہاج بیٹا میں نے تم سے بات کرنا چاہتا تھا۔

جہانگیر صاحب نے ابتہاج کو دیکھتے کہا جسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔

جی ڈیڈ؟ابتہاج نے سیدھے ہوتے پوچھا۔

میں نے سوچا ہے کہ میں لندن واپس چلا جاتا ہوں اور تم یہی اپنے نانانانی کے پاس رہو اتنے سالوں بعد آئے ہو اور پھر واپس جارہے ہو۔اور رباب بیٹی کا بھی سب کو چھوڑ کر اتنی دور جانا مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا۔بے شک اُسے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اب ہم نے

یہی رہنا ہے تو تم یہاں کے بزنس پر دھیان دو وہاں کا میں دیکھ لوں گا اور مجھے وہاں ایک دو کام بھی ہیں۔

جہانگیر صاحب نے ابتہاج کو دیکھتے کہا۔

لیکن ڈیڈ آپ کو جانے کی کیا ضرورت ہے میں جاتو رہا ہوں ابتہاج کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اچانک اس کے باپ کو ہو کیا گیا ہے۔

نہیں بیٹا تم یہی پر رہو اور ہاں ابو جان میں نے ساتھ والا گھر صاف کروالیا ہے ہم لوگ کچھ دنوں تک وہاں شفٹ ہو جائیں گئے۔ جہانگیر نے داداجان کو دیکھتے کہا۔

URDUNovelians

یہ تو بہت اچھی بات ہے بیٹا اور گھر بھی ساتھ ہے تو بچے آسانی سے آجاسکتے ہیں۔ داداجان نے خوشی سے کہا کیونکہ ان کے ساتھ والا گھر جہانگیر اور سکینہ نے بہت پہلے خرید لیا تھا۔

ابتہاج کو غصہ تو بہت آرہا تھا لیکن خاموش رہا کیونکہ اس کے باپ نے فیصلہ کر لیا تھا تو اب بدلنا مشکل تھا۔

سب سے زیادہ خوشی تو نوال کو ہوئی تھی اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو مسکرا پڑے تھے۔

افطاری کے بعد نوال اپنے باپ کے پاس گئی تھی۔

میری بیٹی کیسی ہے؟ جہانگیر صاحب نے نوال کو دیکھا تو کتاب کو سائیڈ پر رکھتے مسکرا کر پوچھا۔

URDUNovelians

میں ٹھیک ہوں ڈیڈ لیکن مجھے ایک بات پریشان کر رہی ہے نوال نے اپنے باپ کو دیکھتے کہا۔

کیابات میری بیٹی کو تنگ کر رہی ہے بتاؤ مجھے جہانگیر صاحب نے سنجیدگی سے پوچھا۔

ڈیڈ آپ سب لوگ یہاں پر شفٹ ہو گئے ہو تو کیا آپی اور بھائی کا لندن جانا ضروری ہے ؟
نوال نے جہانگیر صاحب کو دیکھتے پوچھا۔

بیٹا وہ کام کے سلسلے میں وہاں جا رہا ہے جلدی واپس آجائے گا۔ جہانگیر صاحب نے کہا۔

ڈیڈ ہم نے عید کے بارے میں سب کزنز نے بہت کچھ سوچا تھا اور اب آپی جا رہی ہیں
میرا اُن کے بغیر دل نہیں لگے گا۔ آپ پلیز کچھ کریں نوال نے منہ پھلائے کہا۔

URDUNovelians

اب میری بیٹی نے اتنے پیار سے کچھ مانگا ہے تو میں منع تو نہیں کر سکتا نا تم فکر مت کرو وہ
دونوں یہی رہیں گئے اور اب پریشان بھی مت ہونا جہانگیر صاحب نے مسکرا کر کہا۔

تھیک یو ڈیڈ آئی لو یو نوال نے خوشی سے جہانگیر صاحب کے سینے پر سر رکھتے کہا۔

لو یو ٹو مائی ڈول جہانگیر صاحب نے مسکراتے کہا۔

اور اب جو فیصلہ انہوں نے سب کے سامنے سنایا تھا اُسے ابتہاج تبدیل نہیں کر سکتا تھا۔

ابتہاج وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔ رباب بھی خوش تھی کہ اب اسے سب لوگوں کو چھوڑ کر جانا نہیں پڑے گا۔

ابتہاج نے دعا کو اپنے کمرے میں کافی لانے کا کہا تھا لیکن اس نے رباب کو کہہ دیا تو مجبوراً رباب کو ابتہاج کے کمرے میں کافی لانی پڑی تھی۔

رباب نے دروازہ ناک کیا اور اندر داخل ہوئی کمرا خالی تھا۔ ابتہاج شاید ٹیرس پر تھا۔

رباب سائیڈ ٹیبل پر کافی رکھ کر جانے لگی جب ابتہاج کی آواز آئی۔

رکو ابتہاج کہتا ہوا اچل کر رباب کے قریب آیا۔

رباب نے ابتہاج کی طرف دیکھا تو ایک پل کے لیے اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔

تم میں ایسا کیا ہے؟ جو مجھے تم سے دور ہونے نہیں دے رہا؟ کیوں تم میرے دماغ پر چھائی ہوئی ہو؟ کیوں بار بار میرے سامنے آتی ہو؟ میں تم سے نفرت کرنا چاہتا ہوں لیکن کر نہیں پا رہا میں ایک پڑھی لکھی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا لیکن میرے گھر والوں نے تمہیں میرے سر پر ڈال دیا۔

اور تمھاری یہ معصوم شکل ابتہاج نے رباب کو بازو سے پکڑ کر خود کے قریب کرتے کہا۔

مجھے کچھ بھی ایسا کرنے سے روک دیتی ہے جس سے تمہیں تکلیف پہنچے کیا ہے تم میں؟

ابتہاج نے اپنی دو انگلیوں سے رباب کو ٹھوڑی سے پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کرتے پوچھا۔

رباب کو سامنے کھڑا ابتہاج ویسا ہی لگ رہا تھا جو اسے پہلی بار چھت پر ملا تھا۔

میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔ ابتہاج نے کچھ دیر رباب کی سہمی ہوئی آنکھوں میں دیکھتے کہا اور اس کا بازو چھوڑ دیا۔

رباب نے بے یقینی سے ابتہاج کو دیکھا تھا۔

تو پھر آپ نے مجھ سے نکاح کیوں کیا؟ کیا آپ کسی اور کو پسند کرتے ہیں؟ رباب نے اپنے آنسو کو باہر نکلنے سے روکا تھا اور کپکپاتے لہجے میں پوچھا۔

میں تمہیں جواب دینے کا پابند نہیں ہوں میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی کہہ رہا ہوں میری نظروں کے سامنے مت آنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا ابتہاج نے سرد لہجے میں کہا۔

رباب کو ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ وہی ابتہاج ہے جو اس سے پیار سے بات کر رہا تھا۔

اور ہاں میں ایک لڑکی کو پسند کرتا ہوں جو تم سے تو زیادہ ہی پڑھی لکھی اور خوبصورت بھی۔ابتہاج نے چہرے پر جلانے والی مسکراہٹ لاتے کہا۔

URDUNovelians

رباب کے آنسو آنکھوں سے نکل آئے تھے۔ابتہاج نے رباب کے آنسوؤں سے نظریں چرائی اور رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا اس نے رباب سے جھوٹ بولا تھا اس کی زندگی میں کوئی لڑکی نہیں تھی۔ناجانے ابتہاج کیا چاہتا تھا اور اسے خود بھی سمجھ نہیں آرہی تھی۔

رباب نے اپنے آنسو صاف کیے اور وہاں سے باہر بھاگ گئی ابتہاج نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ جا چکی تھی۔

پیچھے ابتہاج نے پریشانی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

تمہیں ہوش بھی ہے کہ گھر میں کیا ہو رہا ہے مجھے مصیبت میں ڈال کر خود تم آرام سے بیٹھے پاپ کارن کھا رہے ہو ماریہ نے غصے سے ریحان کو دیکھتے کہا۔

تمہیں بھی چاہیے تع لے لو اس میں اتنا غصہ کرنے والی کون سی بات ہے ریحان نے عام سے لہجے میں کہا۔

تم میں تمھارا سر پھاڑ دوں گی ماریہ نے غصے سے کہا۔

ریحان نے اچانک ماریہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے قریب بیٹھایا ماریہ ایک دم سٹپٹا سی گئی تھی۔

یہ کیا بدتمیزی ہے چھوڑو میرا ہاتھ ماریہ نے اپنا ہاتھ چھڑواتے کہا۔

بتاؤ کیا ہوا ہے؟ ریحان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

وہ دادا جان میری اور ہیزام کی شادی کا سوچ رہے ہیں ماریہ نے کہا۔

اوہ تو تم یہ سن کت پریشان ہو گئی؟ ریحان نے مسکراہٹ دباتے پوچھا۔

نکاح پر نکاح نہیں ہو سکتا مسٹر اور ہیزام تم سے تو بہتر ہی ہے۔

ماریہ نے غصے سے کہا۔ لیکن وہ ریحان کے غصے کو ہوا دے گئی تھی۔

URDUNovelians

تمہیں میرے علاوہ سب مرد اچھے ہی لگتے ہیں۔ آئندہ اگر میں نے تمھارے منہ سے کسی غیر مرد کا ذکر سنا تو تمھاری زبان کاٹنے میں ایک سکینڈ بھی نہیں لگاؤں گا۔ ریحان نے ماریہ کے جبڑے کو چھوڑتے سرد لہجے میں کہا۔

جس کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا۔

تم بہت برے ہو ماریہ نے بے بسی سے کہا۔

تم نے بنایا ہے اور فکر مت کرو تمھارے نام کو میں نے اپنے نام کے ساتھ جوڑ لیا ہے ریحان نے ماریہ کے قریب ہوتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے مزید کہا۔ اور میرے مرنے کے بعد ہی تم مجھ سے چھٹکارا پا سکتی ہو۔ ریحان نے گہرے لہجے میں کہا اور وہاں سے اٹھ کر باہر چلا گیا۔

ماریہ ابھی بھی وہی بیٹھی ہوئی تھی۔

نانو جان آج میں آپ کے ساتھ سو گی دعا نے پیار سے نانو کے کندھے پر سر رکھتے کہا۔

ارے بیٹا یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے نانو نے پیار سے کہا۔

کیوں دادی جان اسے اپنے کمرے میں سکون نہیں ہے جو یہاں آپ کے پاس آ کر سو رہی ہے عمیر نے دعا کو گھورتے ہوئے کہا۔

تجھے کیا مسئلہ ہو رہا ہے اگر میری بچی میرے پاس رہنا چاہتی ہے تو؟ دادی جان نے گھورتے ہوئے کہا۔

دادی جان یہ کہہ رہا تھا کہ آپ نے اسے کبھی اتنا پیار نہیں کیا جتنا آپ دعا سے کرتی ہیں۔ براق نے چائے کا سیپ لیتے مزے سے کہا وہ چائے بہت کم پیتا تھا لیکن یہ چائے زوہا نے بنائی تھی تو کیسے نا براق چائے کو پیتا۔

یہ تجھے کس نے کہہ دیا مجھے تو اپنے سارے بچے بہت عزیز ہیں تم لوگ ہی تو دادی کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو دادی جان نے بانہیں پھیلاتے عمیر کو دیکھتے کہا۔

جو مسکرا کر دادی کے گلے جا لگا تھا سکینہ بیگم اور نمرہ دادی پوتے کا پیار دیکھ کر ہنس پڑی تھیں۔

یہ رونے کی آواز کہاں سے آرہی ہے؟ نوال نے کمرے میں داخل ہوتے پوچھا۔

ہاں ابھی آئی ہے میرے خیال سے باہر کوئی آیا ہے اللہ خیر کرے راشدہ بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اتنے میں ہیزام کمرے میں داخل ہوا

دادی جان عزالہ پھپھو آئی ہیں اور بہت رو رہی ہیں۔ ہیزام نے سنجیدگی سے دادی جان کو دیکھتے کہا جس کے چہرے پر عزالہ کا نام سنتے ہی مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی۔

کیا ہوا؟ دادا جان نے سنجیدگی سے ہیزام کو دیکھتے پوچھا۔ سب لوگ باہر آ گئے تھے۔

دادا جان باہر عزالہ پھپھو آئی ہیں اور دروازے کے باہر بیٹھی رو رہی ہیں اندر بھی نہیں آ رہی ہیزام نے پریشانی سے کہا۔

صاقب جاؤ اُسے اندر لے کر آؤ پہلے ہی اس کی وجہ سے ہمیں اپنا شہر چھوڑنا پڑا تھا اور اب بھی ہمارا تماشا بنا رہی ہے دادا جان نے سرد لہجے میں کہا۔

صاقب صاحب کے ساتھ ہیزام بھی باہر گیا تھا اور عزالہ کو اپنے ساتھ اندر لے آئے ان کے ساتھ عزالہ کی بیٹی ماہا اور حاکم سے چھوٹا بیٹا زوہیب بھی تھا۔

ابو جان عزالہ نے دادا جان کو دیکھتے ہی کہا اور ان کے قدموں میں آ کر بیٹھ گئی اور رونے لگی۔

ابو جان مجھے معاف کر دیں! میں نے آپ سب کا بہت دل دکھایا ہے اب مزید میں آپ لوگوں سے دور نہیں رہ سکتی اب تو اتنے سال گزر گئے ہیں مجھے معاف کر دیں زندگی کا کیا بھروسہ ہے لیکن میں مرنے سے پہلے آپ لوگوں سے معافی مانگنا چاہتی ہوں۔ عزالہ نے روتے ہوئے کہا دادی جان نے تو رخ موڑ لیا تھا۔

موم تو بہت اچھی ایکٹنگ کرتی ہیں مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا۔ زوہیب نے ماہا کے کان میں سرگوشی کرتے کہا۔

جس نے زور سے زوہیب کو کہنی مار کر خاموش رہنے کا کہا تھا۔

امی جان آپ تو اب مجھے معاف کر دیں۔ میں جانتی ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے اور گزرا ہوا وقت بھی واپس نہیں آ سکتا لیکن مجھے معاف کر دیں میں شرمندہ ہوں عزالہ نے اپنی ماں کے قدموں میں بیٹھتے روتے ہوئے کہا۔

آج سے کچھ سال پہلے بھی تو نے اسی طرح پورے محلے کے سامنے ہمیں رسوا کیا تھا اور آج پھر وہی کچھ کر رہی ہے۔ میں تجھے کبھی معاف نہیں کروں گی۔

دادی جان نے کہا اور نوال کو اشارہ کیا کہ وہ اسے کمرے میں چھوڑ آئے۔

نوال دادی جان کو کمرے میں لے گئی تھی۔

ہماری کزنز اتنی پیاری ہیں مجھے پتہ نہیں تھا۔ زوہیب نے نوال اور عدن کے ساتھ زوہا کو کھڑے دیکھتے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

ماہا کی نظریں تو ہیزام پر جمی تھی۔

صاقب اسے کہو کہ اسے جس چیز کی ضرورت ہے تمہیں بتادے اور کوشش کرے کہ میری نظروں کے سامنے مت آئے اور جتنا جلدی ہو سکے یہاں سے چلی جائے۔ دادا جان نے کرخت لہجے میں کہا اور وہاں سے چلے گئے۔ غزالہ وہی بیٹھی پھر سے رونے لگی تھی۔

صفیہ آگے بڑھی اور عزالہ کو خاموش کروانے لگی۔

عرفان صاحب نے صفیہ کو اشارہ کیا جو عزالہ کو وہاں سے لے کر چلی گئی تھی۔

آؤ بیٹا تم دونوں وہاں کیوں کھڑے ہو اپنے کزنز سے ملو راشد صاحب نے ماہا اور زوہیب کو دیکھتے کہا۔

جو آگے بڑھے تھے راشد صاحب نے وہاں کھڑے سب لوگوں سے دونوں کا تعارف کروایا تھا۔

عدن بیٹا ماہا کو اپنے کمرے میں لے جاؤ اور براق زوہیب کو اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے جاؤ راشد صاحب نے مسکرا کر کہا۔

چلو آپ لوگ بھی اپنے کمروں میں چلو رات ہو گئی ہیمے پھر افطاری کے لیے بھی اٹھنا ہے۔ عرفان صاحب نے کہا تو سب لوگ وہاں سے چلے گئے۔

دادا جان نے اپنے تینوں بیٹوں کو اپنے کمرے میں بلایا تھا۔

حاکم کہاں ہے وہ ساتھ کیوں نہیں آیا؟ دادا جان نے سنجیدگی سے پوچھا۔ صاقب صاحب نے تھوڑی دیر پہلے بتایا تھا کہ غزالہ یہاں آرہی ہے ابھی صاقب صاحب بات ہی کر رہے تھے جب باہر سے رونے کی آواز پر دونوں باہر چلے گئے۔

ابو جان آپ تو حاکم کو اچھی طرح جانتے ہیں وہ کبھی بھی یہاں نہیں آئے گا اور مجھے پوری امید ہے کہ حاکم نے غزالہ کو روکا بھی ضرور ہو گا۔ صاقب صاحب نے کہا۔

میر انو اسا اپنی ماں پر بلکل بھی نہیں گیا شکر ہے ان میں سے کوئی تو سمجھدار ہے۔ اور میں جانتا ہوں وہ کبھی بھی یہاں نہیں آئے گا۔

دادا جان نے سنجیدگی سے کہا۔

لیکن دادا جان وہ وہاں اکیلا اپنی بیٹی کو کیسے سنبھالے گا اُس نے آفس بھی جانا ہو گا۔ راشد صاحب نے پریشانی سے کہا۔

کچھ سوچتے ہیں اس بارے میں بھی لیکن مجھے عزالہ پر حیرت ہو رہی ہے کیسی ماں ہے جو اپنے بچے کو صرف عش و عشرت کی زندگی گزارنے کے لیے وہاں چھوڑ کر آگئی اور یہ بھی نہیں سوچا کہ وہ کس طرح گزارا کرے گا۔ دادا جان نے افسوس سے کہا۔

کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ عزالہ کی عادت کیسی ہے۔

URDUNovelians

کچھ سال پہلے عزالہ کے شوہر کا ایک ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو گیا تھا پھر ان کا بزنس بھی ڈوب گیا اور اب عزالہ کو اپنا باپ یاد آیا تھا کیونکہ وہ غربت میں گزرا نہیں کر سکتی تھی اور

آج بھی اپنے مطلب کی خاطر یہاں موجود تھی۔اگر اس کے پاس پیسہ ہوتا تو کبھی بھی یہاں نا آتی۔

عزالہ کی جب شادی طے ہو گئی تھی تو وہ اپنی شادی سے خوش نہیں تھی۔اور وہ اپنے کلاس فیلو کو پسند کرتی تھی تو شادی والے دن وہ اپنے کلاس فیلو کے ساتھ بھاگ گئی تھی اس نے داداجان کے ڈر سے گھر میں بھی اپنی پسند کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا تھا۔داداجان کی فیملی ملتان میں رہتی تھی۔لیکن عزالہ کی اس حرکت کی وجہ سے پورے محلے کے سامنے ان کو شرمندہ ہونا پڑا تھا اور لوگوں کو تو بات کرنے کا موقع چاہیے اس لیے داداجان نے اپنے اُس مکان کو بیچ دیا اور لاہور آکر رہنے لگے۔

URDUNovelians

اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی داداجان نے اپنے بیٹوں کو کہا تھا کہ غزالہ پر نظر رکھے کہ وہ کسی مصیب میں ناہو آخر باپ تھا ناراض تو ہو سکتا تھا لیکن اپنی بیٹی سے نفرت نہیں کر سکتا تھا۔

پھر وقت گزر تا رہا۔

حاکم جب بڑا ہوا تو وہ اپنے نانا اور ماموں سے ملتا تھا اور اس بات کا ان کے علاوہ کسی کو پتہ نہیں تھا۔ حاکم کو سب معلوم تھا۔ لیکن حاکم اپنی ماں اور بہن بھائیوں سے بہت الگ تھا۔

اور اب عزالہ بھی اپنے بچوں سمیت خاور ہاؤس آگئی تھی آگے نا جانے کیا ہونے والا تھا۔

.....کچھ سال پہلے

زائشہ زیادہ تر گھر سے باہر ہی رہتی تھی۔

صنان کے ساتھ اس کی ملاقات بہت کم ہوتی تھی۔

ایک دن صنان گھر آیا تو اس کے موبائل پر کال آئی کہ حمزہ کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے صنان ہسپتال گیا تو کافی دیر ہو چکی تھی۔

صنان کو تو یقین نہیں آرہا تھا کہ حمزہ ان سب کو چھوڑ کر جا چکا ہے۔

خلیل صاحب نڈھال سے ہو گئے تھے۔ اور وہ ہارٹ پیشنٹ بھی تھے۔

زائشہ کی طبیعت بھی کچھ ٹھیک نہیں تھی۔ سب کچھ صنان نے سنبھالا تھا۔ اس کی پڑھائی مکمل ہو گئ تھی اور اب اس نے ایک ماہ بعد پاکستان واپس جانا تھا۔

صنان خلیل صاحب کا بہت خیال رکھ رہا تھا کیونکہ ڈاکٹر نے کہا تھا اگر ان کو دوبارہ کوئی صدمہ پہنچایا انہوں نے ٹینشن لی تو ان کی جان بھی جا سکتی ہے۔

زائشہ اپنے کمرے میں بند رہتی تھی۔ کچھ دنوں میں ہی اس کا چہرہ مر جا گیا تھا۔

صنان کو پہلے بھی زائشہ سے کچھ لینا دینا نہیں تھا وہ کب گھر آتی کب باہر جاتی یہ صنان کا مسئلہ نہیں تھا۔

صنان گھر سے باہر نکلنے والا تھا جب اسے دروازے کے پاس پڑا ہوا ایک انویلب نظر آیا۔

صنان نے جھک کر انویلب کو اٹھایا اور اسے کھولنے لگا۔ اس نے ارد گرد دیکھا لیکن وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ پتہ نہیں اسے کون یہاں رکھ کر گیا تھا۔

زائشہ نے کچھ دن پہلے اپنی اپنا چیک اپ کروایا تھا اور اب اس کی رپورٹ آنی تھی۔

اندر سے ایک رپورٹ نکلی تھی لیکن جیسے جیسے صنان پڑھتا گیا اس کے چہرے پر بے یقینی کے تاثرات آتے گئے۔

URDUNovelians

صنان سیدھا زائشہ کے کمرے میں گیا۔

آر یو پریگنٹ؟ صنان نے سرد لہجے میں زائشہ کو دیکھتے پوچھا۔

جو صنان کی بات سن کر کرنٹ کھا کر سیدھی ہوئی تھی۔

آپ ٹھیک ہیں؟ صفیہ نے عزالہ کے سامنے پانی کا گلاس کرتے پوچھا۔

عزالہ نے پانی کا گلاس تھام لیا تھا۔ہاں میں ٹھیک ہوں شکریہ غزالہ نے کہا۔

غزالہ خاور صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی تھی۔

بھابھی کیا میں نے یہاں آکر ٹھیک کیا ہے؟عزالہ نے صفیہ کو دیکھتے پوچھا۔

بلکل آپ نے ٹھیک کیا ہے اور یہ آپ کے باپ کا گھر ہے کوئی آپ کو روک نہیں سکتا۔

اور ہاں بچوں سے غلطی ہوتی ہیں لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے نا کہ وہ ماں باپ کے لیے مر جائیں اور ہاں تھوڑا وقت لگے گا آپ اپنے ماں باپ کو منا لیں لیکن اب یہاں سے مت جائیے گا۔ صفیہ نے ارد گرد دیکھتے سنجیدگی سے کہا۔

تم ٹھیک کہہ رہی ہو اور اب تو میں نے کہی نہیں جانا میں یہی رہوں گی۔

عزالہ نے آنسو صاف کرتے کہا جو زیادہ ہی بہا لیے تھے۔

حاکم کیوں نہیں آیا آپی ؟صفیہ نے پوچھا۔

کیا بتاؤں تمہیں اُس کی عادت تھوڑی مختلف ہے اُس نے تو صاف صاف منع کر دیا تھا کہ وہ یہاں نہیں آئے گا۔ عزالہ نے کہا۔

URDUNovelians

ارے آپی کیسے نہیں آئے گا اُس کے نانا کا گھر ہے بلکہ اُس کا اپنا گھر ہے۔

صفیہ بیگم نے کہا۔

ٹھیک کہہ رہی ہو میں دوبارہ اُس سے بات کرتی ہوں۔ عزالہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آپ کے لیے کھانا لاؤ؟ صفیہ نے وہاں سے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

ہاں مجھے بہت بھوک لگی ہے. ایسا کرنا کہ زوہیب اور ماہا سے بھی پوچھ لینا اُن کو بھی بھوک لگی ہو گی۔ عزالہ نے صفیہ کو دیکھتے کہا۔

جی آپی صفیہ نے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔ صفیہ رشتے میں عزالہ سے بڑی تھی لیکن عمر میں چھوٹی تھی۔

دونوں کی ایک جیسی عادت تھی اب آگے پتہ نہیں یہ کیا کرنے والی تھیں۔

URDUNovelians

آپ کا نام کیا ہے؟ ماہا نے سامنے سے آتے ہیزام کو دیکھتے پوچھا۔

ہیزام نے سنجیدگی سے ماہا کو دیکھا تھا۔

!!!!ہیزام

ہیزام نے کہا اور وہاں سے جانے لگا۔

ہیزام.....ماہا نے ہیزام کو. جاتے دیکھا تو جلدی سے پکارا

وہ مجھے پوچھنا تھا کہ کیا آپ کل مجھے شاپنگ پر لے کر جا سکتے ہیں۔ کیونکہ میرے پاس کپڑے نہیں ہیں۔

ماہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ہیزام کو حیرانگی ہوئی تھی جیسے وہ ہیزام سے بات کر رہی تھی۔ ہیزام کو تو لگ رہا تھا ان دونوں کی پرانی دوستی ہے۔

میں ڈرائیور کو کہہ دوں گا آپ زوہیب کے ساتھ چلی جایئے گا۔ میں کل بزی ہوں ہیزام نے سنجیدگی سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

جانا تو میں کے آپ کے ساتھ تھا مسٹر ہیزام ویسے پیارا نام ہے ماہا نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

💔 💔 💔 💔

موم ہم کل ہی اپنے گھر میں شفٹ ہو رہے ہیں ابتہاج نے اپنی ماں کے کمرے میں داخل ہوتے کہا۔

URDUNovelians

ٹھیک ہے ہم کل ہی شفٹ ہو جائیں گئے لیکن تمہیں معلوم ہے کہ تمھاری خالہ یہاں آئی ہیں سکینہ بیگم نے ابتہاج کو دیکھتے کہا۔

کیا خالہ آئی ہیں ؟ کیا نانا جان نے اُن کو معاف کر. دیا؟ ابتہاج نے حیرانگی سے پوچھا۔

ابو جان تو غصے میں ہیں اور اُسے یہاں سے جانے کے لیے کہا ہے لیکن میں جانتی ہوں اب وہ یہاں سے نہیں جائے گی۔ اُس کا ارادہ کچھ اور ہی ہے۔ سکینہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

نانا جان بہت زیادہ ناراض ہیں وہ اتنی جلدی اُن کو معاف نہیں کریں گے خیر میں حاکم سے مل کر آتا ہوں ابتہاج نے کہا۔

حاکم نہیں آیا اُس نے ساتھ آنے سے منع کر دیا وہ اپنی ماں کے ارادوں سے اچھی طرح واقف ہو گا اس لیے ساتھ نہیں آیا۔ شکر ہے حاکم اپنی ماں پر نہیں گیا۔ سکینہ نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

یہ تو اچھی بات ہے اور مجھے حاکم کا فیصلہ پسند آیا۔ ابتہاج نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ابتہاج اپنی ماں سے بات کرتے وہاں سے چلا گیا تھا۔

باہر گیا تو اس کی نظر رباب پر پڑی جس کے ہاتھ میں جگ پکڑا ہوا تھا اور شاید کچن کی طرف کا رہی تھی۔

رباب کا رو رو کر برا حال ہو گیا تھا۔ ابتہاج کی باتوں نے ہمیشہ کی طرح اسے تکلیف دی تھی۔

وہ اپنے کمرے سے باہر نہیں آنا چاہتی تھی۔ لیکن پانی لینے کے لیے باہر آنا پڑا۔

URDUNovelians

رباب نظریں نیچے کیے چل رہی تھی جب سامنے سے آتے زوہیب نے رباب کو دیکھا اور جان بوجھ کر اس کے ساتھ ٹکرایا۔

رباب کے ہاتھ سے جھک چھوٹ کر نیچے زمین پر جا گرا تھا۔جگ زمین پر گرتے ہی ٹوٹ گیا اور ایک کانچ کا ٹکرا رباب کے پاؤں پر آ لگا۔

ابتہاج فوراً رباب کے پاس گیا اس سے پہلے زوہیب رباب کو ہاتھ لگاتا ابتہاج نے راستے میں ہی اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

رباب کے پاؤں سے خون نکل کر زمین کو رنگین کر رہا تھا۔

رباب نے خون کو دیکھا تو وہی بیٹھی پھر سے رونے لگی۔

چلو کمرے میں ابتہاج نے رباب کو بازو سے پکڑتے کہا۔

اگر میں ان کو ہاتھ نہیں لگا سکتا تو آپ کیوں ان کو چھو رہے ہیں زوہیب نے غصے سے ابتہاج کو دیکھتے کہا کیونکہ ابتہاج کا اس کے ہاتھ کو رباب سے دور کرنا اسے پسند نہیں آیا تھا۔

ابتہاج نے ماتھے پر بل لیے زوہیب کی طرف دیکھا۔

جو تم نے آج حرکت کی ہے آئندہ کرنے کی کوشش بھی کی تو تمھاری جان لے لوں گا۔اور بیوی ہے میری اب جاؤ یہاں سے ابتہاج نے کرخت لہجے میں زوہیب کو کہا۔

جو بیوی کے لفظ پر ہی شوکڈ ہو گیا تھا۔

ایم سوری زوہیب نے جلدی سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

ابتہاج نے رباب کی طرف دیکھا جو اپنے پاؤں کو پکڑے آنسو بہا رہی تھی۔

یہاں بیٹھ کر آنسو بہانے سے خود با خود تو مرہم تمھارے پاؤں پر لگ نہیں سکتی اس کے لیے چل کر کمرے میں جانا ہو گا۔اور اگر یہاں کوئی آگیا تو فضول کا تماشہ لگ جائے گا۔ابتہاج نے رباب کو دیکھتے طنزیہ لہجے میں کہا۔

مجھے آپ کی مدد کی ضرورت نہیں ہے میں خود مرہم لگالوں گی رباب نے آنسو سے تر چہرہ اوپر کرتے ابتہاج کو دیکھتے کہا۔

جس نے گہرا سانس لیا اور جھک کر رباب کو اپنی بانہوں میں اٹھائے اسے کمرے میں لے گیا۔

رباب بے یقینی سے ابتہاج کو دیکھ رہی تھی۔

ایسے کیوں دیکھ رہی ہو شوہر ہوں تمھارا ابتہاج نے رباب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جس نے اپنی نظریں جھکا لیں تھی۔

کمرے میں آتے ہی ابتہاج نے رباب کو بیڈ پر بیٹھایا اور اور فرسٹ ایڈ باکس لے کر آیا۔

میں خود کر لوں گی رباب نے جلدی سے کہا۔

میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے۔ ابتہاج نے گھوری سے نوازتے ہوئے کہا۔ تو رباب کو خاموش ہونا پڑا۔

ابتہاج نے رباب کے پاؤں پر پٹی کر دی تھی کٹ زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن خون زیادہ نکل آیا تھا۔

فرسٹ ایڈ باکس کو واپس رکھنے کے بعد ابتہاج نے رباب کی طرف دیکھا اس کی نظر اب رباب کی آنکھوں پر پڑی تھی۔

جو سرخ ہو رہی تھیں ابتہاج کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

URDUNovelians

اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر انگلی کی پور سے رباب کی آنکھوں کو چھوا جس نے حیرانگی سے ابتہاج کو دیکھا تھا۔

کیا تھا یہ انسان کبھی چھوڑنے کی بات کرتا تھا اور کبھی اتنا اچھا بن جاتا کہ رباب کو لگتا کہ ابتہاج سے اچھا کوئی اور ہے ہی نہیں

تھوڑی دیر بعد ہوش میں آتے ہی ابتہاج نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا تھا۔ جسے اسے کرنٹ لگا ہو۔

اپنے کمرے میں جاؤ اتنی زیادہ چوٹ نہیں لگی کہ تم چل بھی نا سکو ابتہاج ے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا۔

رباب کو ابتہاج کی بات پر بہت غصہ آیا تھا۔

مجھے بھی آپ کے کمرے میں آنے کا شوق نہیں تھا آپکو ہیرو بننے کا شوق تھا اس لیے مجھے اپنی بانہوں میں اٹھائے آپ یہاں لے آئے رباب کے منہ میں جو آیا اس نے بول دیا تھا۔

۔ اسے خود سمجھ نہیں آئی کہ اس نے بولا کیا ہے

رباب نے غصے سے ابتہاج کو دیکھا اور وہاں سے چلی گئی لیکن ابتہاج کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

تو مسز کیا سوچا ہے آپ نے ؟صنان نے نوال کو کمر سے پکڑ کر خود کر قریب کرتے پوچھا۔

جس نے ارد گرد دیکھ کر صنان کو گھورا تھا۔

میں نے کہا نا میرے سامنے ایسی لوفرانہ حرکتیں نا کیا کرو نوال نے اپنی کمر سے صنان کے ہاتھ کو پیچھے کرتے کہا۔

میں تو کروں گا صنان نے کندھے اچکاتے کہا۔

مجھے معلوم ہیں کہ آپ ڈھیٹوں کے سردار ہیں

نوال نے دانت پیستے کہا۔

اگر تمہیں معلوم ہے تو پھر بار بار مجھ سے پوچھتی کیوں ہو بحر حال میرے سوال کا جواب دو صنان نے سنجیدگی سے کہا۔

میں اتنی آسانی سے تو تمہیں معاف بلکل بھی نہیں کروں گی تمہیں بہت سارے پاپڑ بیلنے پڑے گئے مسٹر نوال نے منہ بسوڑتے کہا۔

لڑکی تمہیں منانے کے لیے اب میں چوبیس گھنٹے کچن میں کھڑا پاپڑ بلتا رہو؟ یہ تو زیادتی ہے صنان نے گھورتے ہوئے کہا۔ جس پر نوال بے ساختہ ہنستی چلی گئی تھی۔

نوال کو ہنستا دیکھ صنان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی۔

اسی طرح ہنستی مسکراتی رہا کرو مجھے اچھی لگتی ہو صنان نے جھک کر نوال کے کان کے پاس سرگوشی کرتے کہا اور پیار سے وہاں بوسہ سے کر پیچھے ہٹ گیا بلکہ وہاں سے ہی چلا گیا۔ کیونکہ وہاں کھڑا رہ کر وہ نوال کے ہاتھوں اپنا کچومر نہیں بننا چاہتا تھا۔

ٹھیک ہی میں کہتی ہوں لوفر کہی کا نوال نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔ شکر یہ یہاں پر کوئی موجود نہیں تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤

ابتہاج کل میں حاکم کے پاس جا رہا ہوں اگر تم فری ہو تو میرے ساتھ چلنا ہو سکتا ہے کہ وہ مان جائے اور یہاں آجائے مجھے اُس کی بہت فکر ہو رہی ہے اکیلا وہ اپنی بچی کو کیسے سنبھالے گا۔ دادا جی نے ابتہاج کو اپنے کمرے میں بلاتے کہا۔

جی نانا جان میں آپ کے ساتھ چلوں گا بلکہ ایسا کرتا ہوں دعا کو بھی ساتھ چلنے کا کہہ دیتا ہوں وہ گڑیا کو سنبھال لے گی۔ ابتہاج نے کہا۔

ہاں یہ تو اچھا ہے تم دعا سے پوچھ لو اگر وہ جانا چاہتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ زوہا کو ساتھ لے جاتے ہیں۔ دادا جان نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا۔

جی نانا جان ابتہاج کہتے ہی وہاں سے چلا گیا۔

باہر آیا تو اسے سامنے دعا نظر آ گئی تھی۔

دعا مجھے تم سے بات کرنی تھی۔ ابتہاج نے دعا کو دیکھتے کہا۔

جی بھائی؟ دعا نے پوچھا۔

کل میں اور نانا جان حاکم کی طرف جا رہے ہیں تو اگر تم ساتھ آنا چاہتی ہو تو آجاؤ گڑیا کو سنبھال لینا کیونکہ ہم لوگوں نے باہر جانا ہے تو پیچھے گڑیا اکیلی ہو گئی۔ ابتہاج نے دعا کو دیکھتے کہا۔

حاکم کا نام سنتے دعا کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

کیا حاکم کے گھر جانا ہے؟ دعا نے خوشی سے پوچھا۔

بھائی بولو بڑا ہے تم سے ابتہاج نے ڈپٹتے ہوئے کہا۔

جی میں فری ہوں اور اُسی بہانے میں گڑیا سے بھی مل لوں گی دعا نے ابتہاج کی بھائی والی بات کو اگنور کرتے کہا۔

URDUNovelians

چلو ٹھیک ہے پھر ابتہاج نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔ دعا تو کل کا سوچ کر ہی بہت خوش تھی۔

دو سال پہلے حاکم کسی کام کے سلسلے لندن آیا تھا اپنے بزنس کو لے کار کافی پریشان تھا۔

تو جہانگیر صاحب نے اسے لندن بلایا تھا تاکہ وہاں ان کے جاننے والوں سے میٹنگ کر سکے۔

جہانگیر صاحب حاکم کو کافی اچھی طرح جانتے تھے۔ جب وہ لندن آیا تو جہانگیر صاحب کے اسرار پر ان کے گھر رک گیا تھا۔ وہی پر اس کی ابتہاج سے بھی دوستی ہوئی تھی پھر دونوں کزن بھی تھے دعا نے جب حاکم کو دیکھا تو اسے اپنا دل دے بیٹھی لیکن بعد میں اسے پتہ چلا کہ حاکم شادی شدہ ہے۔

تو پورے ایک دن دعا نے خود کو کمرے میں بند کر کے اپنے اس صدمے کو کم کیا تھا۔

لیکن جب اگلے دن سکینہ بیگم نے بتایا کہ حاکم کی بیوی اپنی بچی کی پیدائش کے کچھ ماہ بعد ہی کسی کے ساتھ بھاگ گئی تو یہ خبر سن کر دعا کو افسوس سے زیادہ خوشی ہوئی تھی۔ اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ حاکم شادی شدہ ہے اور ایک بچی کا باپ بھی ہے اسے بس حاکم پسند تھا اور اس کے ساتھ جڑے لوگ بھی...

اوہ ہیلو یہی کھڑی کھڑی فوت ہو گئی ہو؟ عمیر نے دعا کو خیالوں میں غم دیکھا تو اس کے سامنے ہاتھ ہلاتے کہا۔

استغفر اللہ رمضان میں اس طرح کی بات کر رہے ہو اگر یہ قبولیت کی گھڑی ہوئی تو میں ابھی مرنا نہیں چاہتی دعا نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

عمیر دعا کی بات سن کر ہنس پڑا تھا۔

فکر مت کرو اچھے لوگ دنیا سے جلدی جاتے ہیں عمیر نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا۔

تم تو جلتے ہو مجھ سے دعا نے کھا جانے والی نظروں سے عمیر کو دیکھتے کہا۔

اچھا چھوڑو یہ سب کچھ ہم دوستی کر لیتے ہیں۔ اور دونوں مل کر گھر والوں کی زندگیاں عزاب بنائے گئے۔ کیسا لگا میرا آئیڈیا؟ عمیر نے خوشی سے دعا کو دیکھتے پوچھا جس کے چہرے پر عمیر کی بات سن کر شیطانی مسکراہٹ آگئی تھی۔

اوکے میں تمھاری فرینڈ ریکویسٹ قبول کرتی ہوں اور گھر والوں کا جینا حرام کرتے ہیں دعا نے بتیسی دکھاتے کہا۔

چلو پھر کل سے اپنے کام شروع کرتے ہیں عمیر نے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے کہا۔

اوکے بوس لیکن کل میں بزی ہوں پھر پرسوں ملتے ہیں ایک نئے میشن کے ساتھ دونوں نے ایک دوسرے کو سلیوٹ کرتے کہا۔

اوکے ٹھیک ہے عمیر نے کہا اور پھر دونوں اپنے کمروں کی طرف چلے گئے۔ اب نا جانے دونوں مل کر کیا کرنے والے تھے۔ لیکن ان کا پہلا شکار عزالہ پھپھو تھی۔

اگلے دن سکینہ اپنے گھر میں شفٹ ہو گئی تھی۔رباب کا پاؤں اب قدرِ بہتر تھا۔

سکینہ بیگم نے ابتہاج کے کمرے کی سیٹنگ رباب کی مرضی سے کروائی تھی۔

رباب سے زیادہ تو حیرت ابتہاج کو ہوئی تھی۔

موم میرے کمرے کی سیٹنگ آپ اس سے پوچھ کر کیوں کروا رہی ہیں وہ میرا کمرا ہے اور اُس میں چیزیں بھی میرے مطابق ہونی چاہیے۔ابتہاج نے اپنی ماں کو دیکھتے پوچھا ان کے ساتھ ہی رباب بیٹھی تھی۔

نوال اور دعا باقی کے کاموں کو دیکھ رہی تھیں۔

بیٹا جی رباب آپ کی بیوی ہے اور اُس کی پسند بھی اہمیت رکھتی ہے اب ایک ماہ بعد ولیمہ ہے تو وہ یہی آکر رہے گی نا تو اس کی پسند کی چیزیں ہونی چاہیے۔سکینہ نے پیار سے رباب کو دیکھتے کہا۔

ابھی یہ محترمہ یہاں آئی بھی نہیں ہے اور آپ ان کی مرضی سے سب کچھ کروا رہی ہیں اس کے آتے ہی آپ نے تو مجھے بھول جانا ہے۔

ابتہاج نے ناراضی سے کہا۔

سکینہ بیگم ابتہاج کی بات سن کر ہنس پڑی تھیں۔

تمہیں میں کیسے بھول سکتی ہوں بیٹا ہاں مجھے یاد آیا اوپر کمرے میں نوال اور دعا نے مجھے لگتا ہے ابھی تک اپنی الماری سیٹ نہیں کی میں اُن دونوں کو دیکھ کر آتی ہوں۔

سکینہ نے یاد آنے پر کہا اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

رباب نظریں نیچے کیے بیٹھی ہوئی تھی جیسے یہاں پر موجود ہی نا ہو۔ سکینہ کے جانے کے بعد ابتہاج نے رباب کی طرف دیکھا۔

تمھارا پاؤں اب کیسا ہے ؟ ابتہاج نہیں جانتا تھا کہ اُس نے یہ سوال کیوں پوچھا ہے لیکن اب تو پوچھ لیا تھا۔

ٹھیک ہے رباب نے دو لفظی جواب دیا۔

نظریں ابھی بھی جھکی ہوئی تھیں۔

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد رباب کی آواز گونجی۔

مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔ رباب نے نظریں اٹھا کر ابتہاج کو دیکھتے کہا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

تم خود سے کوئی بات بھی کرتی ہو مجھے معلوم نہیں تھا خیر کرو کیا بات کرنی ہے ؟

ابتہاج نے میٹھا سا طنز کرتے کہا۔

رباب نے ابتہاج کو گھور کر دیکھا تھا۔

وہ آپ جس بھی لڑکی کو پسند کرتے ہیں اُس سے شادی کر لیں لیکن مجھے مت چھوڑیے گا کیونکہ دادا اور دادی جان کو آپ کے اس فیصلے سے بہت تکلیف پہنچے گی اور میں نہیں چاہتی میری وجہ سے اُن کو کچھ بھی ہو میں کبھی بھی آپ کی زندگی میں دخل اندازی نہیں کروں گی۔

رباب نے ابتہاج کو دیکھتے کہا جس کے چہرے کے تاثرات سرد ہو گئے تھے۔رباب نے پوری رات اس بارے میں سوچا تھا اور اس فیصلے پر پہنچی تھی کہ وہ اپنی وجہ سے اپنے عزیز لوگوں کو تکلیف نہیں دینا چاہتی۔

ابتہاج اپنی جگہ سے اٹھا اور چلتا ہوا رباب کے پاس آیا اور اسے بازو سے پکڑ کر خود کے سامنے کھڑا کیا۔

ابتہاج کو سامنے دیکھ کر کچھ پل کے لیے رباب ڈر گئی تھی۔

کیا تم اُس لڑکی کو میرے ساتھ برداشت کر لو گی؟ ابتہاج نے ہاتھ آگے بڑھا کر رباب کے چہرے پر جھولتے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے آہستگی سے پوچھا۔

رباب نے ابتہاج کے لمس پر کچھ پل کے لیے اپنے سانس کو روک لیا تھا۔

کیا تمھارے میں اتنی ہمت ہے کہ اپنی سوتن کو برداشت کر سکو جب میں اُسے تم پر فوقیت دوں گا تو کیا تمہیں تکلیف نہیں ہو گی؟ ابتہاج نے تھوڑی سے پکڑ کر رباب کا چہرہ اوپر کرتے مزید کہا۔

URDUNovelians

باتیں کرنی بہت آسان ہوتی ہے مسز جب اُن پر عمل کرنا پڑا ہے تو بہت تکلیف ہوتی ہے اور اب میں تمہیں تکلیف میں بھی تو نہیں دیکھ سکتا آخری بات ابتہاج نے دل میں کہی تھی۔

ان سب باتوں کو اچھی طرح سوچ لیا پھر مجھے جواب دینا۔ کیونکہ میری دوسری شادی سے سب سے زیادہ تکلیف گی وہ تمہیں ہی ہوگی۔ ابتہاج نے رباب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

رباب سانس روکے ابتہاج کو دیکھ رہی تھی۔

میں نے اچھی طرح سوچ لیا ہے اور نا میں آپ کو پسند کرتی ہوں نا آپ مجھے مجھے پسند کرتے ہیں اور جب ہمارا یہ رشتہ صرف نام کا ہے تو اس میں تکلیف کہاں سے آگئی۔

تکلیف تو تب ہوتی ہے جب کوئی اپنا آپ کو دے اور آپ میرے اپنے نہیں ہیں۔

رباب نے ابتہاج کا ہاتھ پیچھے کرتے کہا اور وہاں سے جانے کے لیے مڑ گئی۔

ابتہاج نے بےیقینی کی کیفیت میں وہاں کھڑا تھا اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ ایک چھوٹی سی لڑکی اتنی بڑی باتیں کر سکتی ہے۔

سنبھل کر رہنا پھر یہ نا ہو کہی میں تمھارا بہت خاص اور اپنوں میں شمار ہو جاؤں پھر تمھارے لیے ہی مسئلہ ہو گا۔

ابتہاج نے پیچھے سے اونچی آواز میں کہا۔

ایسی نوبت کبھی نہیں آئے گی رباب نے رک کر جواب دیا اور وہاں سے چلی گئی۔

دیکھ لیتے ہیں مسز ابتہاج نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

دادا جان آپ کہاں جا رہے ہیں؟ صنان نے دادا جان کو تیار دیکھا تو پوچھا۔

میں اور ابتہاج حاکم کے گھر جا رہے ہیں۔

دادا جان نے سنجیدگی سے کہا۔

دادا جان آپ کو لگتا ہے کہ وہ یہاں آجائے گا؟

صنان نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

مجھے امید تو بلکل بھی نہیں ہے لیکن بات کرنے میں کیا جاتا ہے۔

دادا جان نے صنان کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

دادا جان آپ حاکم کی دوسری شادی کروادیں

کچھ دیر سوچنے کے بعد صنان نے کہا۔

تمہیں کیا لگتا ہے وہ خوشی خوشی دوسری شادی کے لیے مان جائے گا؟ دادا جان نے حیرانگی سے پوچھا۔

دادا جان وہ مانے گا تو ہرگز نہیں لیکن آپ کی بات تو مانتا ہے اور آپ کو کبھی منع نہیں کرے گا۔ اس طرح اس کی بیٹی کو ماں بھی مل جائے گی اور ہو سکتا ہے اس کی پہلی بیوی کی وجہ سے جو حاکم کے دل میں عورتوں کے لیے بدگمانیاں پل رہی ہے وہ بھی ختم ہو جائیں صنان نے سنجیدگی سے کہا۔

ہمم کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو لیکن اس کے لیے ایک اچھی لڑکی کا ہونا بھی ضروری ہے میں آج اُس سے بات کرتا ہوں اگر وہ مان جاتا ہے تو اس کے لیے رشتے دیکھتے ہیں۔

دادا جان نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا۔

جی بہتر صنان نے کہا اتنے میں ابتہاج بھی وہاں آ گیا تھا۔

ناناجان آپ تیار ہیں تو ہم لوگ نکلتے ہیں ابتہاج نے داداجان کو دیکھتے کہا۔

ہاں چلو اور صنان تم سکینہ کی طرف چلے جاؤ ابتہاج میرے ساتھ جارہا ہے اگر سکینہ کو کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہوئی تو کر دینا اور براق کو اپنے ساتھ لے جاؤ داداجان کہتے ہی وہاں سے چلے گئے۔صنان بھی وہاں سے چلا گیا۔

💔💔💔💔

داداجان اور ابتہاج باہر آئے تو دعا سامنے بلیک کلر کی شلوار سوٹ میں تیار کھڑی تھی۔

میاں جی اب جارہے ہو تو میرے نواسے کو ساتھ ہی لے کر آنا دادی جان نے خاور صاحب کو دیکھتے کہا۔

آپ کا نواسا بہت ضدی ہے بلکل آپ پر گیا ہے دادا جان نے آخری بات آہستہ آواز میں کہی لیکن دادی جان نے آواز سن لی تھی۔

میرے کان ابھی ٹھیک ہیں میاں جی جلدی جائیں اور جلدی واپس آنے کی کریں دادی جان نے اپنا چشمہ درست کرتے کہا۔

دادا جان آرام سے وہاں سے نکل گئے تھے ابتہاج اور دعا مسکرا پڑے۔

دعا چلی گئی تھی تو زوہا نوال کے ساتھ کام کروا رہی تھی۔ آپی یار اب بس کر دیتے ہیں میری تو سچ میں بس ہو گئی روزے میں کام کرنا بہت مشکل ہے نوال نے دھڑام سے بیڈ پر گرنے والے انداز میں کہا۔

تم آرام کروں میں دیکھ لیتی ہوں زوہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ارے رہنے دیں آپ بھی آرام کریں اور عدن کہاں ہے میر اروزہ ہے ورنہ میں .ل اُس عورت کو اچھی خاصی سناتی اسے تو شاپنگ سے فرصت نہیں ملتی اس کے شوہر نے تو کانوں کو ہاتھ لگانا ہے ہر دوسرے دن تو یہ شاپنگ کرنے نکلی ہوتی ہے۔نوال نے غصے سے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔کیونکہ عدن نے کہا تھا کہ وہ نوال کے ساتھ کام کروائے گی لیکن وہ میڈم اپنے کمرے میں آرام سے بیٹھی ہوئی تھی۔

اُس کے موبائل کا غم ابھی ہلکا نہیں ہوا اس لیے اپنے کمرے میں بند ہے۔زوہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

URDUNovelians

لو موبائل ہی تو ہے یہاں لوگوں کے دل ٹوٹ جاتے اور کسی کو فرق نہیں پڑتا اور یہ محترمہ موبائل کے ٹوٹنے پر مجنوں بنی بیٹھی ہے۔واللہ آپی کتنا اچھا ڈائیلاگ بولا ہے میں

نے مجھے لگتا ہے کہ مجھے ناول لکھنے چاہیے بہت اچھی رائٹر بنو گی۔نوال نے اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے خوشی سے کہا۔

بس کر دو لڑکی اتنی خود کے منہ سے خود کے لیے تعریف اچھی نہیں ہوتی زوہا نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

آپی یار میں سچ کہہ رہی ہوں نوال نے منہ بسوڑتے کہا۔

لیڈیز کسی طرح کی مدد کی ضرورت ہے؟براق نے کمرے میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔

اس کے پیچھے صنان بھی کمرے میں داخل ہوا تھا۔ہاں ساتھ والے کمرے کا ٹیبل اٹھا کر باہر رکھ دو چلو میں تمہیں بتاتی ہوں زوہا نے براق کو پیچھے آنے ک اشارہ کرتے کہا اور دونوں وہاں سے نکل گئے۔

پیچھے صنان اور نوال رہ گئے تھے۔

صنان ابھی کوئی بھی فضول بات مت کرنا میرا موڈ نہیں ہے۔جو نے پہلے حرکت کی تھی میں ابھی بھولی نہیں ہوں اور بعد میں تم سے پوچھوں گی نوال نے صنان کو دیکھتے جلدی سے کہا اور وہاں سے باہر بھاگ گئی۔

صنان نوال کی بات پر ہنس پڑا تھا۔وہ تو پوچھنے والا تھا کہ کوئی ہیلپ چاہیے تو بتادو لیکن نوال خود ہی بول کر وہاں سے چلی گئی۔

اس لڑکی کی مجھے کبھی سمجھ نہیں آسکتی صنان نے خود سے کہا۔اور نیچے سکینہ بیگم کے پاس چلا گیا تھا۔

روزے دار سے کام کرواتے تمہیں شرم نہیں آتی لڑکی براق نے ڈرامائی انداز میں ٹیبل کو زمین پر رکھتے کہا۔

ایک ٹیبل اٹھایا ہے تم نے اور اپنی ڈرامے بازیاں چیک کرو زوہا نے کمر پر ہاتھ رکھتے گھورتے ہوئے کہا۔

ویسے ایک بات تو سچ ہے جب تم اس طرح گھورتی ہو نا تو چڑیل لگتی ہو۔ جس کے ابھی لمبے دانت نکل آئیں گئے۔

براق نے اس قدر سنجیدگی سے کہا کہ ایک پل کے لیے زوہا بھی حیران ہو گئی تھی۔ لیکن جیسے ہی اسے سمجھ آیا تو دانت پیستے اس نے براق کو دیکھا تھا۔

اگر تم نہیں چاہتے کہ روزے کی حالت میں میرے ہاتھوں شہید ہو جاؤ ایک منٹ سے پہلے یہاں سے چلے جاؤ ورنہ تمھارا اچار بنا دوں گی۔ زوہا نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔

اچار کیوں؟ قیمہ کیوں نہیں اُف تمہیں قیمہ کہنا چاہے تھا یار اب ہر ایک چیز مجھے تمہیں بتانی پڑے گی۔

براق نے افسوس سے زوہا کو دیکھتے کہا اور باہر دوڑ لگا دی کیونکہ وہ زوہا چہرے پر خطرناک تیور لیے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔

تمھاری تو آج میں جان لے لوں گی زوہا نے پیچھے سے ہانک لگاتے کہا اور خود بھی کمرے سے باہر چلی گئی۔

اللہ کرے حاکم کو عقل آجائے اور یہاں آجائے پتہ نہیں یہ اتنا ضدی کیوں ہے۔ عزالہ نے غصے سے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اچھا ہے نا ایک پیس اچھا نکل آیا۔ عدن نے وہاں سے گزرتے ہانکتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی کیونکہ وہ عزالہ کی بات سن چکی تھی۔

یہ کیا بول کر گئی ہے؟عزالہ نے پاس بیٹھے عمیر لو دیکھتے پوچھا۔

کچھ خاص نہیں پھپھو میں نے آپ کو ایک بات بتانی تھی۔ عمیر نے اپنی مسکراہٹ دباتے رازداری سے عزالہ کو دیکھتے کہا۔

کیا؟عزالہ نے بھی دلچسپی سے پوچھا۔

کل جب آپ نے کھانا کھایا تو کیا بنا تھا؟عمیر نے سوال کیا۔

ٹینڈے عزالہ نے منہ بسوڑتے کہا۔

یہی بات میں نے آپ کو بتانی تھی۔اب نا گھر میں صرف ٹینڈے بنتے ہیں دادا جان نے سختی سے منع کیا ہے کہ ٹینڈے کے علاوہ کوئی سبزی نہیں بنے گی۔ہم تو ٹینڈے کھا کھا اکتا گئے ہیں لیکن مجھے آپ کے لیے افسوس ہو رہا ہے۔اب آپ کو بھی ٹینڈے کھانے پڑیں گئے۔

عمیر نے معصومیت سے عزالہ کو دیکھتے کہا۔جو سچ میں عمیر کی بات سن کر پریشان ہو گئی تھی۔

ایسے کیسے چلے گا میں ابھی بھابھی سے پوچھتی ہوں کہ آج کیا بنے گا۔ایسے تو ٹینڈے کھا کر ایک دن میں اور میرے بچے بھی ٹینڈے بن جائیں گئے باقی سبزیاں کیا ختم ہو گئی ہیں عزالہ کے وہاں سے اٹھتے ہوئے غصے سے کہا اور کچن کی طرف چلی گئی۔

پیچھے عمیر لا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا۔اس نے نمرہ بیگم سے ضد کر کے آج پھر ٹینڈے بنوائے تھے۔تاکہ عزالہ کو چڑا سکے۔

ہیزام جو وہاں آیا تھا اور عمیر کی ساری باتیں سن چکا تھا۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

عمیر سدھر جاؤ ہیزام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

بھائی آپ نے پھپھو کی شکل دیکھی عمیر نے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہنستے ہوئے کہا۔

اور اب جب انہیں پتہ چلے گا کہ تم نے جھوٹ بولا ہے تو تمھاری خیر نہیں ہیزام نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی بھائی عمیر نے بتیسی دکھاتے کہا۔ہیزام نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا تھا۔

💔💔💔💔

داداجان حاکم کے گھر پہنچ گئے تھے حاکم تو داداجان کو اپنے سامنے دیکھ کر حیران ہوا تھا۔

URDUNovelians

دعا نے حاکم کی طرف دیکھا تو دیکھتے ہی رہ گئی اس نے حاکم کو سلام کیا جس نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا لیکن ابتہاج سے بہت اچھی طرح ملا تھا۔

دعا نے گڑیا کا پوچھا تو حاکم نے اسے بتایا وہ کمرے میں ہے اور سو رہی ہے تھوڑی دیر بعد کمرے سے رونے کی آواز آئی تو دعا کمرے میں چلی گئی تھی۔

حاکم میں چاہتا ہوں تم ہمارے ساتھ چلو دادا جان نے سنجیدگی سے کہا۔

نانا جان میں وہاں نہیں جا سکتا پتہ نہیں کیوں لیکن مجھے اچھا نہیں لگ رہا حاکم نے اپنے دل کی بات بتاتے کہا۔

ٹھیک ہے تم وہاں زیادہ دن مت رہنا لیکن کچھ دنوں کے لیے تو اپنے نانا نانو کے پاس رہنے کے لیے اسکتے ہو نا؟ دادا جان نے حل بتاتے کہا۔

آپ مجھے بس یہاں سے لے کر جانا چاہتے ہیں حاکم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

ہاں ایسا ہی ہے کیونکہ تمھاری نانو نے کہا ہے میرے نواسے کے بغیر گھر نا آنا اب تو تمھارا جانا زیادہ ضروری ہے۔ دادا جان نے کہا تو حاکم مسکرا پڑا۔

ٹھیک ہے لیکن میں وہاں کچھ دن ہی رہوں گا پھر میں واپس آجاؤ گا۔ حاکم نے اپنی شرط سامنے رکھتے کہا۔

ٹھیک ہے بیٹا جی لیکن ابھی جانے کی تیاری کرو دادا جان نے کہا تو اتنے میں دعا گڑیا کو اٹھائے باہر لے آئی تھی۔

بھائی آپ اسے پکڑیں میں اس کے لیے دودھ لے کر آتی ہوں دعا کے گڑیا کو ابتہاج کی گود میں بیٹھاتے ہوئے کہا۔ اور کچن کی طرف چلی گئی لیکن وہاں جاکر اسے کچھ سمجھ میں نہیں آیا تو واپس آکر اس نے حاکم سے پوچھا کہ دودھ وغیرہ کدھر پڑا ہوا ہے؟ مجھے نہیں مل رہا آپ پلیز مجھے بتادیں۔

حاکم نے جواب نہیں دیا اور اُٹھ کر کچن کی طرف چلا گیا۔ وہ جب ابتہاج کے گھر گیا تھا اُسی وقت اسے پتہ چل گیا تھا کہ دعا اس کے بارے میں کیا سوچتی ہے پسند کرتی ہے۔

کچن میں جا کر اس نے دودھ وغیرہ کا دعا کو بتایا۔ دعا بہت غور سے حاکم کو دیکھ رہی تھی۔

اگر آپ نے مجھے گھور لیا ہو تو چیزوں پر بھی دھیان دے دیں حاکم نے سنجیدگی سے دعا کو دیکھتے کہا۔ اگر اسے لگ رہا تھا کہ حاکم اسے نوٹس نہیں کر رہا تو یہ اس کی غلط فہمی تھی۔

دعا ایک دم ہوش میں آئی اور بوکھلائے ہوئے انداز میں چیزوں کی طرف دیکھنے لگی۔ اور وہاں سے مڑ کر حاکم سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہونے لگی تاکہ حاکم باہر جا سکے کیونکہ وہ سامنے کھڑی تھی۔ لیکن اس کا پاؤں مڑا اور گرنے ہی والی تھی جب حاکم نے اسے بازو سے پکڑ کر سیدھا کھڑا کیا۔

آنکھیں دیکھنے کے لیے ہوتی ہیں حاکم نے سرد لہجے میں کہا۔ اور وہاں سے چلا گیا۔

دعا کو خود پر غصہ آرہا تھا کیوں وہ حاکم کے معاملے میں بے بس ہو جاتی ہے۔ ویسے تو میں ہر ایک کو جواب دے دیتی ہوں لیکن ان محترم کے سامنے نا جانے مجھے کیا ہو جاتا ہے۔ آگے نا جانے میرا کیا ہو گا۔ یہ تو ایک نمبر کا نک چڑا انسان ہے۔ دعا نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر کچن سے باہر چلی گئی۔

🖤🖤🖤🖤

صنان نیچے آیا تو سکینہ بیگم سے باتیں کرنے میں بزی ہو گیا تھا۔ اور اس نے اپنا موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

URDUNovelians

سکینہ بیگم کو صنان سے کچھ کام تھا اس لیے اسے کچن میں لے گئی صنان کا موبائل وہی پڑا ہوا تھا جو تھوڑی دیر بعد رنگ ہوا تھا۔

نوال جو وہاں سے گزر رہی تھی اس نے کال کی آواز سنی تو موبائل کے پاس گئی۔

یہ تو صنان کا فون ہے لیکن جناب خود کہاں ہے۔نوال نے موبائل پکڑتے خود سے کہا۔

جس ہر زائشہ لکھا تھا۔

.....زائشہ یہ کون ہے؟نوال نے حیرانگی سے کہا اور کال اٹینڈ کر کے موبائل کان سے لگایا

💔💔💔💔💔

نوال نے کان سے موبائل لگایا تو فوراً کسی نے اس کے ہاتھ سے موبائل چھین لیا تھا۔

صنان نوال کو اس کا موبائل پکڑتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔

صنان نے موبائل پکڑتے ہی کال کٹ کر دی تھی۔

نوال نے صنان کی طرف دیکھا۔

یہ کون تھی؟نوال نے سنجیدگی سے پوچھا۔

فرینڈ ہے صنان نے ارد گرد دیکھتے کہا۔

نوال صنان کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہی تھی۔

تم جانتے ہو میرے سامنے تم جھوٹ نہیں بول سکتے میری ایک بات کان کھول کر سن لو صنان خاور اگر تم نے مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کی تو اُسی دن میں اپنا نام تمھارے نام سے الگ کرلوں گی۔

مجھے ایسے مرد بلکل بھی پسند نہیں ہیں جو اپنی بیوی کو دھوکہ دیتے ہیں۔اگر بیوی اپنے شوہر کے ساتھ مخلص اور ایمان دار ہوتی ہے تو شوہر کو بھی ہونا چاہیے مجھے تم سے کسی بھی قسم کی جگوٹی دلیل نہیں چاہیے لیکن جو بھی آگے قدم اٹھاؤ سوچ سمجھ کر اٹھانا اور جب

تک تم مجھے سچ سچ نہیں بتا دیتے کہ یہ لڑکی کون ہے مجھ سے بات کرنے کی کوشش مت کرنا نوال نے انگلی اٹھاتے صنان کو تنبیہ کرتے کہا۔

اور وہاں سے جانے لگی لیکن صنان نے اسے بازو سے پکڑ کر روک لیا تھا۔

میں تمھارا شوہر ہوں لیکن تمھاری بات کرنے کے انداز سے مجھے کبھی نہیں لگا کہ میں تمھارا شوہر ہوں۔ اور تم بنا کچھ جانے مجھ پر الزام کیسے لگا سکتی ہو؟

صنان نے غصے سے نوال کو دیکھتے کہا۔ نا جانے کیوں آج اسے نوال کی بات بہت چبھی تھی۔

تو ٹھیک ہے سچ سچ بتاؤ کہ یہ لڑکی کون ہے؟

نوال نے صنان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

میں تمہیں بتانا مناسب نہیں سمجھتا اور اب تو بلکل بھی نہیں بتاؤں گا صنان نے بھی ضدی لہجے میں کہا۔

تو ٹھیک ہے پھر میں بھی اپنی مرضی کروں گی اور آج ہی داداجان سے بات کروں گی کہ میرا نام تمھارے نام سے الگ کر دیں۔

نوال نے غصے سے کہا۔

تم. چھوٹی سی بات پر علیحدگی چاہتی ہو؟ اور کیا جواب دو گی داداجان کو کیوں تم علیحدگی چاہتی ہو؟ صرف اس لیے کہ تم نے میرے موبائل پر ایک لڑکی کی کال کو آتے دیکھا؟

صنان نے سرد لہجے میں نوال کو دیکھتے پوچھا۔

مجھے لڑکی کے کال آنے پر مسئلہ نہیں ہے بلکہ تمھارے جھوٹ بولنے پر مسئلہ ہے کون ہے یہ لڑکی جس کی وجہ سے تمہیں مجھ سے جھوٹ بولنا پڑ رہا ہے؟ نوال نے تھوڑا اونچی آواز میں صنان کو دیکھتے پوچھا۔

آواز نیچی رکھو جتنا میں تم سے آرام سے بات کر رہا ہوں اتنا ہی تم سر پر چڑھ رہی ہو۔

میں بھی دیکھتا ہوں کس طرح تم مجھ سے الگ ہوتی ہو اور آج ہی میں دادا جان سے رخصتی کی بات کروں گا اگر تم مجھے روک سکتی ہو تو روک لو کیونکہ تمھارے پاس کوئی ٹھوس وجہ نہیں ہے جس سے تم دادا جان کے سامنے مجھے غلط ثابت کر سکو۔

صنان نے نوال کے دونوں بازوں کو چھوڑتے کرخت لہجے میں کہا۔

نوال بے یقینی سے صنان کو دیکھ رہی تھی یہ وہی صنان ہے اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔

صنان نے نوال کو وہی چھوڑا اور گھر سے باہر نکل گیا۔

نوال وہی صوفے پر ڈھے سی گئی تھی۔ یہ کون تھی لڑکی جس کی وجہ سے صنان اس قدر غصہ ہو گیا۔

نوال نے اپنے سر کو پکڑتے منہ میں بڑبڑاتے کہا۔ لیکن اسے نہیں پتہ تھا کہ صنان اپنی ضد میں کچھ ایسا کرنے والا ہے جو اس کے لیے تکلیف کا باعث ہو گا۔

کچھ سال پہلے

آر یو پریگنٹ ؟صنان نے سرد لہجے میں زائشہ کو دیکھتے پوچھا۔

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم ؟زائشہ نے اپنے تاثرات پر قابو پاتے غصے سے پوچھا۔

محترمہ یہ آپ کی رپورٹ آئی ہیں۔

جس میں صاف صاف لکھا ہوا ہے اگر یقین نہیں آرہا تو خود پڑھ لو۔

صنان نے پیپرز کو زائشہ کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

رپورٹ کو دیکھ کر زائشہ کے چہرے کا رنگ پیلا ہو گیا تھا۔

تم میرے پرسنل معاملات میں دخل اندازی ناہی کرو تو بہتر ہے زائشہ نے صنان کو دیکھتے کہا۔

مجھے تم جیسی لڑکی سے بات کرنے کا بھی شوق نہیں ہے۔مجھے انکل کی فکر ہے اس لیے یہاں تمھارے سامنے موجود ہو۔

اپنے معاملات کو جلدی حل کرلو تمھارا باپ پہلے ہی بیمار ہے اب اگر اُن کو اسی ویسی کوئی خبر ملی تو اُن کی جان بھی جاسکتی ہے صنان نے سرد لہجے میں کہا اور بنا زائشہ کی بات سنے وہاں سے چلا گیا۔اسے کچھ دنوں بعد پاکستان واپس جانا تھا۔

پیچھے زائشہ کو سوچ میں پریشانی نے ان گھیرا تھا۔

ماریہ تمھارے دادا ہیزام اور تمھاری شادی کا سوچ رہے ہیں میں تو یہی کہتی ہوں کچھ ہی روزے رہ گئے ہیں تو ابتہاج کے ولیمے پر تمھارا بھی نکاح پڑھوا دیتے ہیں اب ابتہاج نا سہی تو ہیزام سہی وہ بھی اچھا خاصا ہے اپنا بزنس ہے۔صفیہ بیگم نے خوشی سے ماریہ کو دیکھتے کہا۔

موم آپ عورتوں کو شادی کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آتا بس شادی شادی زندگی میں شادی کرنا ضروری نہیں ہے شادی کے بغیر بھی رہ سکتے ہیں اور اب تو مجھے اس شادی کے لفظ سے ہی چڑھ سی ہوگئی ہے اور پلیز دوبارہ میرے سامنے شادی کا نام مت لیجیے گا نا مجھے ہیزام سے شادی کرنی نا کسی اور سے ماریہ نے زور سے کتاب کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتے کہا۔اور اُٹھ کر وہاں سے جانے لگی۔

میں تمھاری اس بات کا کیا مطلب سمجھو؟ کہی تم ابھی بھی ابتہاج کو تو نہیں چاہتی؟صفیہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔

موم بس کر دیں مجھے ابتہاج کیا کسی سے بھی شادی نہیں کرنی دماغ خراب کر دیا ہے۔ماریہ نے غصے سے کہا اور وہاں سے باہر چلی گئی۔

اسے کیا ہو گیا ہے ؟صفیہ نے حیرانگی سے خود سے کہا۔

ماریہ باہر تو آگئی تھی اب اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کس طرف جائے۔اسے سامنے ماہا نظر آئی جس نے ہاتھ میں چپس کا پیکٹ پکڑا ہوا تھا۔یقیناً اُس نے روزہ نہیں رکھا تھا۔عزالہ نے کبھی زوہیب اور ماہا کو روزہ رکھنے کا کہا ہی نہیں اور نا ہی وہ رکھتے تھے۔

ہاں جب حاکم ان کو کہتا تو اُس کے خوف سے رکھ لیتے تھے۔

ویسے تمہیں شرم آنی چاہیے پورے گھر میں تم یہ چپس کا پیکٹ لے کر چل پھر رہی ہو۔تمھارا اپنا روزہ نہیں لیکن باقی سب کا تو ہے کم از کم روزے کا احترام ہی کر لو

ماریہ نے سینے پر بازو باندھتے ماہا کو دیکھتے کہا۔ جس نے سر سے لے کر پاؤں تک ماریہ کو دیکھا تھا۔

اس میں شرم کس بات کی اپنی مرضی ہے روزہ رکھو یا نا رکھو اور مجھ سے بھوک پیاس برداشت نہیں ہوتی ماہا نے کندھے اچکاتے کہا۔

اس میں اپنی مرضی نہیں ہے رمضان کے روزے فرض ہیں۔ اور افسوس تو مجھے پھپھو پر بھی ہو رہا ہے جس نے تم لوگوں کو اپنے دین کے بارے میں بھی نہیں بتایا کہ کون سی چیز ہم پر فرض ہے اور کون سی فرض نہیں ہے۔ ماریہ نے طنزیہ لہجے میں کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

تمھاری اتنی ہمت ابھی موم سے تمھارے بارے میں بات کرتی ہوں۔ ماہا نے پیر پٹختے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

ماریہ باہر گارڈن کی طرف جا رہی تھی جب اسے راستے میں ریحان نظر آیا جس نے سفید شلوار قمیض پہنی تھی۔

ماریہ ایک پل کے لیے وہی جم گئی تھی بے شک سامنے سے آتا شخص بہت خوبصورت تھا اور اُس پر اس کا اپنا حق بھی تھا۔

مسز کیا ہوا؟ نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا؟ ریحان نے ماریہ کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلاتے پوچھا۔ جو ہوش میں آتے ہی شرمندہ سی ریحان کو دیکھنے لگی تھی۔

URDUNovelians

ارے شرمندہ کیوں ہو رہی ہو سارے کا سارا تمھارا ہوں دیکھ کیا تم تو مجھے اپنی ان خوبصورت آنکھوں سے گھور بھی سکتی ہو ریحان نے تھوڑا جھک کر ماریہ کے کان کے پاس سرگوشی کرتے کہا۔

زوہیب جو وہاں آیا تھا دونوں کو دیکھتے ہی اس چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔اس نے دونوں کی تصاویر کھینچ لی۔ان دونوں کا تو نکاح نہیں ہوا نا زوہیب نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے ماریہ کچھ کہتی اس کی نظر زوہیب پر پڑی اور پریشانی سے اس کی طرف دیکھا۔

ماریہ کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہوئے تو ریحان نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو وہاں زوہیب کھڑا تھا جو خود پریشان ہو گیا تھا۔

اپنے کمرے میں جاؤ ریحان نے سنجیدگی سے ماریہ کو دیکھتے کہا۔

لیکن وہ اگر.... ریحان نے اسے مزید کچھ بولنے نہیں تھا اور ایک گھوری سے نوازہ ماریہ خاموشی سے وہاں سے چلی گئی۔

ریحان چلتا ہوا زوہیب کے پاس آیا۔

موبائل دو اپنا ریحان نے سرد لہجے میں کہا۔

زوہیب میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ ریحان کو منع کر سکے اس لیے آرام سے موبائل ریحان کے حوالے کر دیا۔

ریحان نے ساری تصاویر ڈیلیٹ کر کے موبائل زوہیب کے حوالے کیا۔

آج تمھاری پہلی آخری غلطی سمجھ کر معاف کر رہا ہوں آئندہ تم نے کسی کے پرسنل میٹر میں گھسنے کی کوشش کی تو اپنے قدموں میں چلنے کے قابل نہیں رہو گے۔ ریحان نے زوہیب کی گال کو تھپتھپاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

یہ سب میرے کزن اتنی خوفناک کیوں لگتے ہیں جب بات کرتے ہیں زوہیب نے گہرا سانس لیتے کہا۔

میں تو باز نہیں آؤں گا گھر میں تھوڑا بہت ڈرامہ بھی تو ہونا چاہیے زوہیب نے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ لیے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

میرا موبائل کہاں ہے ؟عدن نے ہیزام کے سامنے آتے سیرس انداز میں پوچھا۔

کون سا موبائل ؟ہیزام نے انجان بنتے چہرے پر مسکراہٹ لاتے پوچھا۔

وہی موبائل جو کچھ دن پہلے آپ کے ہاتھوں سے شہید ہوا ہے۔

اور شرافت کے ساتھ مجھے موبائل لادو ہیزام ورنہ میں داداجان سے شکایت لگاؤں گی۔عدن نے دھمکی دیتے کہا۔

داداجان تو گھر پر نہیں ہیں۔ہیزام نے عام سے لہجے میں کہا۔

وہ آج واپس آجائیں گئے اور زیادہ اوور سمارٹ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔

میرا موبائل مجھے لاکر دو عدن نے گھورتے ہوئے کہا۔

ابھی تک وہ ٹھیک نہیں ہوا کچھ وقت لگے گا۔ ہیزام نے عدن کو دیکھتے کہا۔

یہ کیا بات ہوئی مجھے اپنا موبائل آج اور ابھی چاہیے ورنہ میں نے بھی احتجاج کر کے لگ جانا ہے۔ عدن نے منہ بسوڑتے کیا۔

ہیزام عدن کی بات پر ہنس پڑا تھا۔

مجھے منظور ہے ہیزام نے وہاں سے کھڑے ہوتے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے کہا۔

کیا؟ عدن نے حیرانگی سے پوچھا۔

تمھارا احتجاج کرنا ہیزام نے مسکراہٹ دباتے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

کوئی بہت ہی ڈھیٹ قسم کا انسان ہے یہ عدن نے دروازے کو گھورتے ہوئے کہا۔ جیسے وہاں ہی ہیزام کھڑا ہو۔

حاکم گھر آ گیا تھا۔ دادی جان تو اس کے صدقے واری جا رہی تھی۔ نوال اپنے کمرے میں تھی۔ اس کے سر میں درد تھا۔ صنان کا بھی کچھ پتہ نہیں تھا۔

عدن گڑیا کو اپنے ساتھ لے گئی تھی۔

حاکم اپنی ماں سے ناراض تھا اس لیے سلام کر کے اندر چلا گیا۔

عمیر دعا کو ہی دیکھ رہا تھا جو عمیر کو دیکھ کر مسکرا پڑی تھی۔ لیکن یہ منظر حاکم سے چھپا نہیں تھا۔

اندر بیٹھے سب لوگ گپے لگا رہے تھے۔

دادی جان عزالہ سے بات نہیں کر رہی تھیں۔ جتنا وہ دادی جان سے بات کرنے کی کوشش کرتے اتنا ہی وہ عزالہ سے بے رخی اپنا رہی تھیں۔

حاکم کو دادا جان نے بلایا تھا اس لیے وہاں سے چلا گیا پیچھے دادی جان نے سب سے حاکم کے رشتے کی بات کی تھی۔ کہ وہ حاکم کے لیے لڑکی دیکھنا چاہتی ہیں۔ کیونکہ دادا جان دادی کو بتا چکے تھے کہ وہ چاہتے ہیں حاکم کی شادی کر دی جائے۔ عزالہ تو یہ سن کر بہت خوش ہوئی تھی۔

کوئی بھی رشتہ آئے لیکن لڑکی امیر ہونی چاہیے عزالہ نے خوشی سے کہا۔

پہلے امیر گھرانے میں شادی کر کے دیکھ لیا نا کیا ہوا اب بھی تجھے امیر گھرانے کی لڑکی چاہیے۔ دادی جان نے سنجیدگی سے سامنے دیکھتے کہا۔ عزالہ خاموش ہو گئی تھی۔ لیکن دعا وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی۔

عمیر بھی ساری باتیں سن چکا تھا۔

دعا اوپر چھت پر آگئی تھی عمیر بھی اس کے پیچھے ہی آگیا تھا۔

ویسے گھر میں لڑکی موجود ہے لیکن پھر بھی گھر والے باہر لڑکی کو تلاش کر رہے ہیں۔ عمیر نے دعا سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہوتے مسکرا کر کہا۔

دعا نے حیرانگی سے عمیر کی طرف دیکھا تھا۔

کیا مطلب ؟ دعا نے انجان بنتے پوچھا۔ جس پر عمیر ہنس پڑا۔

میری نا آنکھیں اور دماغ بہت تیز ہے جس طرح تم حاکم بھائی کو دیکھ رہی تھی اور جب اُن کی شادی کی بات ہوئی تو تمھارا چہرا مرجھا گیا تھا تو ان سب کا کیا مطلب ہوا؟ عمیر نے سامنے دیکھتے پوچھا۔ دعا خاموش رہی تھی۔

اتنا پسند کرتے ہو ؟ تھوڑی دیر بعد عمیر نے دوبارہ سوال کیا۔

میں نہیں جانتی لیکن اپنی کیفیت کا مجھے خود بھی اندازہ نہیں ہے۔ دعا نے بے بسی سے کہا۔

تو ٹھیک ہے پارٹنر ہم لگ جاتے ہیں میشن میں اور ہمارا پہلا میشن ہے گھر والوں کے دماغ میں یہ بات ڈالنا کے دعا اور حاکم کی شادی بھی ہو سکتی ہے باہر سے لڑکی لانے کی کیا ضرورت ہے عمیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا تم ایسا کر سکتے ہو؟ دعا نے خوشی سے پوچھا۔

بلکل میں ایسا کر سکتا ہوں ابھی تم دا گریٹ عمیر کو جانتی نہیں ہو عمیر نے فرضی کالر اٹھاتے ہوئے کہا۔ جس پر دعا ہنس پڑی تھی۔

URDUNovelians

چلو اب مسئلہ حل ہو گیا ہے نیچے چلو تمہیں میں آج کا کارنامہ بتاتا ہوں عمیر نے مسکراتے ہوئے کہا تو دعا اس کے ساتھ چل پڑی عمیر اسے ٹینڈے والی بات بتا رہا تھا

جس پر دعا کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا تھا۔ لیکن سامنے سے کمرے میں جاتے حاکم نے دعا کو ہنستے اور دونوں کو چھت سے نیچے آتے دیکھ لیا تھا۔

حاکم کمرے میں چلا گیا اور یہ دونوں ہال کی طرف چلے گئے تھے۔

ماہا کچن میں داخل ہوئی رباب کو. دیکھ کر نحوست سے کہا۔

تم کیا آنٹیوں کی طرح ڈریسنگ کرتی ہو مجھے پتہ ہے کہ اتنی پڑھی لکھی نہیں ہو لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمھیں پہنے کا بھی پتہ نا ہو ماہا نے رباب کے کپڑوں پر چوٹ کرتے کہا۔ جو کچن میں کھڑی کھانا بنا رہی تھی۔

میری بیوی جیسے بھی کپڑے پہنے تمہیں اس سے کیا مسئلہ ہے؟ ابتہاج جو وہاں سے گزر رہا تھا ماہا کی بات سن کر کچن میں چلا آیا اس کے پیچھے عزالہ بھی آگئی تھی۔ کیونکہ اُن کو چیک کرنا تھا کہ کھانے میں کیا بنا ہے۔

ارے بیٹا ایسا بھی کچھ غلط نہیں بول دیا میری بیٹی نے تم تو غصہ ہی کر گئے ہو ابھی صرف نکاح ہوا ہے اور تم نے بیوی کی باتیں بھی ماننی شروع کر دی۔ عزالہ نے ابتہاج کو دیکھتے کہا۔

خالہ جان میں آپ سے بحث نہیں کرنا چاہتا لیکن اپنی بیٹی تو اچھے سے سمجھا لیں کہ آئندہ میری بیوی کے بارے میں کچھ بھی الٹا سیدھا بولا تو میں برداشت نہیں کروں گا اور دوسری بات شادی کے بعد بیوی کی ہی تو سنی جاتی ہے جیسے خالو جان آپ کی سنتے تھے۔ آپ سے پوچھے بغیر تو وہ کھانا کو ہاتھ تک نہیں لگاتے تھے۔ آخری بات ابتہاج نے اپنے چہرے پر مسکراہٹ لاتے کہی۔

عزالہ سے مزید کوئی جواب نا بنا تو ماہا کا ہاتھ پکڑ کر اسے یہاں سے لے گئی۔

کیا ضرورت تھی آپ کو پھپھو کے سامنے بولنے کی؟ اب وہ ایک کی چار بنا کر سب کو بتائیں گی رباب نے سنجیدگی سے ابتہاج کو دیکھتے کہا۔

وہ تمہیں کیا کہہ رہی تھی معلوم بھی ہے؟ابتہاج نے رباب کے قریب آتے کہا۔

آپ بھی تو مجھے ان پڑھ جاہل کہتے ہیں اگر اُس نے بھی کہہ دیا تو اس میں مسئلہ کیا ہے؟ رباب نے تیکھے لہجے میں کہا۔

میں تمہیں کچھ بھی کہہ سکتا ہوں لیکن کوئی دوسرا تمہیں کچھ غلط کہے گا میں ہر گز برداشت نہیں کروں گا مسز ابتہاج

ابتہاج نے رباب کے مزید قریب ہوتے کہا۔

مجھے آپ کی سمجھ نہیں آتی اور دور رہ کر بات کیا کریں۔رباب نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔

میرا تمھارے قریب آنا اور تمھارا اس طرح نظریں جھکانا نا جانے کیوں مجھے بہت پسند ہے مسز ابتہاج نے جھک کر رباب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

آہم آہم براق جو کچن میں پانی لینے آیا تھا دونوں کو دیکھتے ہی اس نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔

میں نے کچھ نہیں دیکھا سچ میں میں بعد میں آتا ہوں براق نے جلدی سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

براق کی آواز پر رباب جلدی سے پیچھے ہوئی تھی لیکن ابتہاج اپنی جگہ پر کھڑا رہا تھا۔براق کی بات پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

میرے لیے اچھی سی کافی بنا کر لاؤ میں کمرے میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں اور کسی اور کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔تم خود آؤ گی ابتہاج نے حکمیہ لہجے میں کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

ابتہاج کے جاتے ہی رباب نے گہرا سانس لیا تھا۔میں نہیں جارہی کمرے میں رباب نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔اور کافی بنانے لگی۔

کیا چاہتے ہو تم؟دادا جان نے صنان کو دیکھتے پوچھا۔

رخصتی اور وہ بھی کل صنان نے اپنا فیصلہ سنایا۔

کیا میں وجہ جان سکتا ہوں؟دادا جان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

نوال میری بیوی ہے اور ہمارے نکاح کو اتنے سال ہوگئے ہیں تو اب بھی آپ رخصتی نہیں کرنا چاہتے؟صنان نے الٹا سوال کرتے کہا۔

بیٹا جی عید کے دوسرے دن تمھارا اور نوال کا ولیمہ ہے کچھ دنوں کی بات ہے تھوڑا صبر کر لو اتنی جلدی رخصتی نہیں ہو سکتی تم بھی سمجھنے کی کوشش کرو اور اچانک تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم نے رخصتی کی رٹ لگالی ہے؟

دادا جان نے نے نا سمجھی سے صنان کو دیکھتے پوچھا۔ جس کے پاس اس سوال کا جواب نہیں تھا۔

دادا جان آپ کی نواسی کا دماغ خراب ہو گیا ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر الگ ہونے کی بات کرتی ہے۔

اور جتنا میرا صبر یہ لڑکی آزماتی ہے اتنا کسی نے نہیں آزمایا اور اب میری بس ہو چکی ہے۔

آپ ہماری رخصتی کروا دیں کم از کم اُسکے چھوٹے سے دماغ سے یہ خیال تو نکل جائے کہ وہ مجھ سے الگ ہو سکتی ہے۔ صنان نے غصے سے کہا۔ جس پر دادا جان مسکرا پڑے تھے۔

تو یہ بات ہے۔ برخوردار وہ لڑکی اتنے سال تمھارے نام پر بیٹھی رہی ہے۔ تمہیں اُس کی آنکھوں میں نظر نہیں آتا کہ وہ اپنے شوہر سے کتنی محبت کرتی ہے؟ عورت ذات کبھی بھی اپنی زبان سے اقرار نہیں کرتی کہ وہ آپ سے کتنی محبت کرتی ہے۔ نوال کا بھی یہی حال ہے وہ اپنے معاملات میں بہت حساس ہے۔ اور مجھے لگ رہا ہے تمہیں لے کر وہ کچھ

زیادہ ہی حساس ہو جاتی ہے۔ اور بیٹا جی ہر کوئی اپنے شوہر کے معاملے میں ہو تا ہے تمھاری دادی تو بہت زیادہ تھی ابھی بھی ہے۔ جہاں تک مجھے سمجھ آئی ہے تم دونوں میں جھگڑا اس لیے ہوا ہو گا کہ نوال نے دیکھا ہو گا کہ کوئی تیسرا تم دونوں کے درمیان آرہا ہے اس لیے وہ زیادہ جزباتی ہو گئی ہو گی۔ داداجان نے ہنستے ہوئے کہا۔

صنان داداجان کی بات سن کر حیران ہوا تھا جنہوں نے بلکل ٹھیک اندازہ لگایا تھا۔

لیکن بیٹا جی میری ایک بات یاد رکھنا عورت اُس وقت تک مرد پر اپنی محبت نچھاور کرتی ہے جب وہ صرف اُس ایک کا بن کر رہتا ہے۔

اُس کے ساتھ وفادار رہتا ہے لیکن جس دن وہ عورت کو دھوکہ دیتا ہے وہ اندر سے ٹوٹ جاتی ہے بے شک وہ پھر اپنے شوہر کے ساتھ اپنے بچوں کی وجہ سے یا جو بھی وجوہات ہو اُس کی وجہ سے گزارا تو کر لیتی ہے لیکن پھر اپنے دل میں مرد کو وہ مقام نہیں دیتی جس پر وہ پہلے فائز تھا۔ داداجان نے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

صنان بہت غور سے داداجان کی بات سن رہا تھا۔

داداجان آپ سے ایک بات پوچھوں؟ دادانے داداجان کو دیکھتے پوچھا۔

بلکل بیٹا جی داداجان نے اجازت دیتے کہا۔

اسلام میں تو مرد کو چار شادیوں کی اجازت ہے تو پھر جب وہ دوسری شادی کرتا ہے تو اُس کی پہلی بیوی اس سے خوش کیوں نہیں ہوتی؟ اور اگر ایک بیوی کی ساری ضروریات پوری کرے دوسری کی نا کرے کیونکہ وہ اُس کی پسند کی نہیں ہے تو اُسے کیا کرنا چاہے؟ صنان کے سوال پر کچھ پل داداجان نے صنان کو دیکھا تھا۔

بیٹا جی دوسری شادی کرنے کے لیے پہلی بیوی کی اجازت ضروری ہے۔ اور دوسری اور اہم بات چاہے شادی پسند کی ہو یا نا ہو نکاح تو ہوا ہے نا آپ کا تو جو لوگ دو یا تین شادیاں تو کر لیتے ہیں لیکن انہیں سمجھ نہیں آتی کہ کس طرح اپنی بیویوں کو برابری دیں اور اسلام میں یہ بھی ہے اگر آپ نے اپنی ایک بیوی کو کوئی چھوٹی سی بھی چیز لے کر دی ہے تو دوسری کو بھی وہی چیز یا اتنی قیمت کی چیز لے کر دی جائے بیٹا جی یہ چھوٹی چھوٹی باتیں

بہت اہم ہوتی ہیں جسے آجکل کے لوگ سمجھتے نہیں ہے اگر مرد اپنی بیویوں میں ہر ایک کو برابری کے حقوق نہیں دیتا تو آخرت میں اُس کا جواب دہ ہو گا۔

دوسری شادی کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا اور جو تمھارا سوال ہے کہ پہلی بیوی اپنے شوہر کی دوسری شادی سے خوش کیوں نہیں ہوتی

تو تم مجھے بتاؤ جس چیز میں تمھاری جان بسی ہو جس پر صرف تم اپنا حق سمجھتے ہو اور پھر اُس میں کوئی دوسرا حقدار بھی آجائیں تو کیا تم برداشت کروگئے ؟

مرد تو کبھی برداشت نہیں کرتا اور یہ عورت کی ہمت ہوتی ہے کہ وہ اپنی سوتن کو برداشت کرتی ہے۔ مرد کو چاہیے کہ اپنی دونوں بیویوں کو برابری کے حقوق دیں اور اگر وہ دونوں کو خوش رکھے اور کسی ایک کا موازنہ دوسری کے ساتھ نا کرے تو اس طرح دونوں خوش رہیں گئی۔ لیکن کوئی بھی لڑکی سوتن برداشت نہیں کرتی اور نوال کا شمار بھی

ان لڑکیوں میں ہوتا ہے جو اپنی پسندیدہ چیز تک کسی دوسرے کو دینا گوارہ نہیں کرتی تم تو پھر اُس کے شوہر ہو۔ دادا نے سنجیدگی سے کہا۔

صنان نے گہرا سانس لیا تھا۔

جی دادا جی میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔

صنان نے سنجیدگی سے کہا۔

اچھی بات ہے کہ تم سمجھ گئے ہو دادا جان نے کہا وہ کافی حد تک معاملے کو سمجھ گئے تھے اتنا تو ان کو یقین آ گیا تھا کہ کوئی تیسرا انسان نوال اور صنان کے درمیان آیا ہے۔ اور اُسی لحاظ سے دادا جان نے اسے سمجھایا تھا۔

URDUNovelians

بیٹا جی کوئی بھی ایسا کام مت کرنا جس سے نوال اور تمھارے دادا جان کو تکلیف پہنچے دادا جان نے صنان کے کندھے کو تھپتھپاتے کہا اور وہاں سے چلے گئے۔

صنان کہاں پھنس گئے ہو تم صنان نے پریشانی سے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

حاکم تم نے دوسری شادی کے بارے میں کیا سوچا ہے؟ دادی جان نے پاس بیٹھے حاکم کو دیکھتے پوچھا۔

نانی جان مجھے شادی نہیں کرنی حاکم نے صاف لفظوں میں منع کرتے کہا۔

ٹھیک ہے تم شادی نہیں کرنا چاہتے لیکن گڑیا کا سوچا ہے تم نے کہ اُسے ماں کی ضرورت ہے؟ تم کچھ دنوں تک یہاں سے چلے جاؤ گئے وہاں جا کر کام پر جاؤ گئے یا اپنی بیٹی کا خیال رکھو گئے؟

نانی جان میں مینج کر لوں گا لیکن مجھے شادی نہیں کرنی حاکم نے سنجیدگی سے کہا۔

بیٹا جی اگر تم کوئی نوکرانی رکھنے کا سوچ رہے ہو تو ایک بات میری یاد اپنی بیٹی کو کبھی اُس کے ساتھ چھوڑ کر مت جانا آجکل کا زمانہ تو ویسے ہی بہت خراب ہے آئے دن خبروں میں ایسا ہی کچھ نا کچھ چل رہا ہوتا ہے۔

اگر تم ایسا کرو گئے تو اس کے نتائج برے بھی ہو سکتے ہیں اپنے لیے نا سہی تو اپنی بیٹی کے لیے اس بارے میں ضرور سوچنا اُسے ماں کی ضرورت ہے دادی جان نے پیار سے کہا۔

آپ کو کیا لگتا ہے کوئی بھی لڑکی صرف اس لیے مجھ سے شادی کرنے کے لیے تیار ہو جائے گی کہ وہ میری بیٹی کا خیال رکھے ؟

حاکم نے الٹا سوال کیا۔

ہم ایسی لڑکی ڈھونڈ لیں گئے اور مجھے یقین ہے کوئی نا کوئی ایسی لڑکی ضرور مل جائے گی۔ دادی جان نے مسکرا کر کہا۔

حاکم کچھ دیر خاموش رہا تھا۔ اور گڑیا کے بارے میں سوچنے لگا اسے دادی کی بات ٹھیک لگی تھی گڑیا کو ماں کی ضرورت تھی۔ جسے وہ خود بھی پورا نہیں کر سکتا تھا۔

ٹھیک ہے نانی جان میں تیار ہوں لیکن صرف اپنی بیٹی کے لیے اور ہاں جو بھی لڑکی ہو مجھ سے کسی قسم کی امید نا لگائے اور اس بارے میں آپ پہلے ہی بات کر لیجیے گا۔

حاکم نے کھڑے ہوتے کہا اور وہاں سے چلا گیا پیچھے دادی جان خوش ہو گئی تھیں وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ کس طرح حاکم سے بات منوانی ہے۔

URDUNovelians

میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم میرے کمرے میں کافی لے کر آؤ گی تم نے ملازمہ کے ہاتھ کیوں بھیجی؟

رباب جو اپنے کمرے میں ابھی داخل ہی ہوئی تھی جب ابتہاج نے اسے دروازہ بند کرتے اس کے ساتھ پن کرتے سنجیدگی سے پوچھا۔

رباب پہلے تو ابتہاج کے ایک دم قریب آنے پر بوکھلا گئی تھی۔

آپ رات کے اس پہر میرے کمرے میں کیا کر رہے ہیں؟ رباب نے مظبوط لہجے میں ابتہاج کو دیکھتے پوچھا۔

رات کے اس پہر ایک شوہر اپنی بیوی کے کمرے میں کیوں آتا ہے مسز؟

ابتہاج نے تھوڑی سے پکڑ کر رباب کا چہرہ اوپر کرتے الٹا سوال کیا۔

کیوں آتا ہے؟ رباب نے ناسمجھی سے پوچھا جس پر ابتہاج ہنس پڑا تھا۔

ابھی بتاتا ہوں ابتہاج نے کہا اور بنا رباب کو سنبھلنے کا موقع دیے بغیر جھک کر اس کے ہونٹوں کو ہلکا سا چھوا

ابتہاج کی اس حرکت پر رباب کی آنکھیں باہر کو آگئی تھیں۔

ابتہاج نے رباب کے چہرے کے تاثرات دیکھے تو ہنس پڑا۔

کیا ہوا مسز یہ تو ابھی شروعات ہے اور ابھی سے تم شوکڈ ہو گئی ؟ ابتہاج نے شرارتی لہجے میں رباب کو دیکھتے کہا۔ جو ابھی بھی بنا پلکیں جھکائے ابتہاج کو دیکھ رہی تھی۔

Urdu Novelians

آپ بہت عجیب ہیں رباب نے ہوش میں آتے کہا۔

جانتا ہوں ابتہاج نے رباب کے ہونٹوں پر نظریں جمائے ذو معنی الفاظ میں کہا۔

URDUNovelians

آپ میری عادت خراب کر رہے ہیں ابتہاج آج اگر آپ مجھے آسمان پر پہنچا رہے ہیں تو کل اپنی باتوں سے دوبارہ مجھے زمین پر لا کر پٹخ دیں گئے اور وہ مرحلہ میرے لیے بہت

تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔مجھے آپ کی باتیں بہت تکلیف دیتی ہیں آگر آپ کسی اور لڑکی کو پسند کرتے ہیں تو میرے قریب کیوں آتے ہیں؟رباب نے ابتہاج کو دیکھتے کہا۔

جو سنجیدگی سے رباب کو دیکھ رہا تھا۔

حق رکھتا ہوں میں تم پر اور تمھارے قریب بھی آسکتا ہوں۔ابتہاج نے رباب کے چہرے کے تاثرات دیکھتے کہا۔

اگر حق کی بات ہے تو ایک بار میں ہی اپنا حق وصول کرلیں اور پھر میرا پیچھا چھوڑ دیں رباب نے سنجیدگی سے کہا۔

لیکن ابتہاج کو اس کی بات کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی۔

میری بات کان کھول کر سن لو مسز

ابتہاج نے رباب کے بازو کو پیچھے اس کی کمر کے ساتھ پن کرتے غصے سے کہا۔

آئندہ اس قسم کی بے ہودہ بات کرنے سے پہلے سو بار سوچنا تم نے مجھے اتنا گرا ہوا انسان سمجھا ہوا ہے جو میں اپنا حق وصول کرنے کے لیے ایسی اوچھی حرکتیں کروں گا؟ ابتہاج نے غصے سے کہا۔

تکلیف سے رباب کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا۔

مجھے درد ہو رہی ہے۔

چھوڑیں میرا ہاتھ رباب نے ابتہاج کی گرفت میں مچلتے ہوئے کہا۔

ابتہاج نے رباب کی آنکھوں میں پانی دیکھا تو اس کے بازو کو چھوڑ کر اسے دروازے سے پیچھے کیے باہر نکل گیا اس وقت اسے رباب پر بہت غصہ آ رہا تھا اور وہ جانتا تھا کہ اگر وہ یہاں رکا تو مزید رباب کو تکلیف دے گا۔

رباب نے بے بسی سے دروازے کو دیکھا تھا۔اب تو آنسو مزید آنکھوں سے نکلنے لگے تھے۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے نوال

اگلے دن صنان نے نوال کو کمرے سے باہر نکلتے دیکھا تو سنجیدگی سے کہا۔

لیکن مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی نوال نے صنان کی بات کو اگنور کرتے کہا۔

URDUNovelians

نوال میری بات سنو میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں صنان نے اس بار تھوڑا غصے سے کہا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے کمرے میں لے گیا۔

صنان میں نے کہانا میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتی بلکہ میں تمھاری شکل میں بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔

نوال نے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اس کا ہاتھ لگنے کی وجہ سے گلاس جو ٹیبل پر پڑا تھا زمین پر جا گرا اور چکنا چور ہو گیا۔

صنان نے غصے سے نوال کا ہاتھ چھوڑا تھا جو سیدھی بیڈ پر جا گری تھی۔

تم خود کو سمجھتے کیا ہو میں تمھاری جان لے لوں گی نوال نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا۔

URDUNovelians

لیکن صنان نے اسے اٹھنے کا موقع نہیں دیا۔ اور اس کے دائیں اور بائیں جانب ہاتھ رکھ کر گھیر ابنایا۔ نوال کے دونوں. بازو صنان کے ہاتھ میں تھے۔

تمہیں ہو کیا گیا ہے ایک دن میں تم اتنا کیسے بدل سکتی ہو؟ صنان نے سنجیدگی سے نوال کو دیکھتے پوچھا۔

جیسے تم بدل گئے ہو جانتے ہو کل تم نے مجھے کیا کچھ کہا۔ اُس لڑکی کی وجہ سے تم نے مجھے ہرٹ کیا۔ میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی چھوڑو مجھے نوال نے غصے سے اپنے بازو صنان کی گرفت سے الگ کرواتے کہا۔

تم بہت ضدی اور عقل سے پیدل لڑکی ہو۔ صنان نے نوال سے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

تو کس نے کہا مجھ سے بات کرنے کو جاؤ اُسی لڑکی سے بات کرو ہو سکتا ہے اُس میں مجھ سے زیادہ عقل ہو نوال نے چیختے ہوئے کہا۔

اللہ کا واسطہ ہے تمہیں بس کر دو کیوں رائی کا پہاڑ بنا رہی ہو؟

اور ایک بات میری یاد رکھنا اگر تم نے زیادہ نخرے کیے تو میں تمہیں چھوڑنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا تمہارے جیسی لڑکیاں مجھے بلکل بھی پسند نہیں ہیں جتنا میں تمھارے ساتھ پیار سے بات کرنے کی کوشش کر رہا اتنا ہی تم مجھے گرا ہوا انسان سمجھ رہی ہو جو چوبیس گھنٹے تمھارے پیچھے چلتا رہو صنان نے اس بار چلا کر کہا۔

اس کا صبر جواب دے گیا تھا۔ اور اکثر یہ غصے میں ایسا ہی کچھ فضول بول جاتا جس کا بعد میں اسے پچھتاوا ہوتا تھا۔ اور اب بھی یہی ہوا تھا۔

نوال نے آنکھوں میں پانی لیے صنان کو دیکھا اور خاموش کے ساتھ بنا کچھ کہے وہاں سے جانے لگی۔

اسے جاتا دیکھ صنان بھی ہوش میں آیا تھا۔

نوال میرا وہ مطلب نہیں تھا۔

صنان نے نوال کا ہاتھ پکڑتے کہا جس نے زور سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا لیکن نوال اپنا متوازن بر قرار نہیں رکھ پائی اور زمین پر اوندھے منہ جا گری گری تھی وہاں پر گرا کانچ کا ٹکرا اس کے ہاتھ پر لگ گیا تھا۔

صنان جلدی سے آگے بڑھا اور اسے اٹھانے لگا لیکن نوال نے اسے منع کر دیا تھا اور خود ہی کھڑی ہو گئی۔

ہاتھ سے اس کے خون نکل رہا تھا۔ آنسو پورے چہرے پر پھیل گئے تھے۔

صنان نے خون دیکھا تو دوبارہ نوال کی طرف بڑھنے لگا۔ میں نے کہا نا مجھے ہاتھ مت لگانا نوال نے بھاری لہجے میں صنان کو دیکھتے کہا۔

نوال تمھارے ہاتھ سے خون نکل رہا ہے صنان نے پریشانی سے کہا۔

اتنے سے خون نکلنے کی وجہ سے میں مر نہیں جاؤں گی اور تمہیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔نوال نے سرد لہجے میں کہا اور وہاں سے چلی گئی زمین پر اس کے خون کے قطرے گرے ہوئے تھے۔

یااللہ یہ میں نے کیا کر دیا۔صنان نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے پریشانی سے کہا۔

💔💔💔💔💔💔

دادی جان نے اُسی وقت رشتے والی سے حاکم کے رشتے کی بات کی تھی۔

غزالہ تو حیران تھی کہ حاکم مان کیسے گیا اس نے تو بہت بار حاکم کو کہا تھا لیکن وہ ہمیشہ منع کر دیتا تھا۔اور آج لڑکی والے ان کے گھر آرہے تھے۔دادی جان کے کہنے پر پہلے لڑکی والے دیکھنے آرہے تھے۔

دعا کافی پریشان تھی لیکن عمیر آرام سے بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا۔

تم نے کچھ کرنے کا سوچا بھی ہے یا یہاں بیٹھ کر ٹی وی دیکھتے رہو گئے ؟

مجھے لگتا ہے گھر والے حاکم کا نکاح کروا کر ہی دم لیں گئے۔ دعا نے عمیر کے ہاتھ سے ریموٹ لیتے کہا۔

لڑکی تھوڑا صبر کر لو بس لڑکی والوں کو آنے دو پھر دیکھنا میرا کمال عمیر نے چہرے ہر شیطانی مسکراہٹ لاتے کہا۔

کیا کرنے والے ہو؟ دعا نے دلچسپی سے پوچھا۔

وہ تمہیں خود تھوڑی دیر تک پتہ چل جائے گا۔ اور ابھی مجھے ٹی وی دیکھنے دو عمیر نے کہتے ہی دوبارہ ٹی وی اون کر لیا۔

دعا وہاں سے کچن کی طرف چلی گئی۔

گڑیا کا زیادہ خیال یہ خود ہی رکھ رہی تھی اور گڑیا اس کے پاس خوش بھی رہتی تھی۔

دعا نے گڑیا کے لیے فیڈر تیار کیا اور کمرے کی طرف چلی گئی۔

وہاں پر پہلے سے حاکم موجود تھا۔ دعا کو دیکھتے ہی اس کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی۔

لیکن حاکم کو دیکھ کر دعا کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھیلے تھے۔ حاکم وہاں سے اٹھ گیا اور وہاں سے باہر جانے لگا لیکن پھر اس نے مڑ کر دعا کی طرف دیکھا۔

گڑیا کو زیادہ اپنی عادت مت ڈالوں ورنہ بعد میں وہ مجھے تنگ کرے گی حاکم نے سنجید گی سے کہا۔

عادت ڈالی نہیں جاتی خود بخود پڑ جاتی ہے اور گڑیا کو بھی میری عادت پڑ چکی ہے میں اب کچھ نہیں کر سکتی دعا نے عام سے لہجے میں کہا۔

اندر سے دل تو اس کا بہت خوش ہو رہا تھا کہ حاکم نے اس سے خود بات کی ہے۔

حاکم نے غور سے سامنے بیڈ پر بیٹھی چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا تھا۔

دعا نے بھی نظریں اٹھا کر دیکھا ایک پل کے لیے دونوں کی نظریں ملی تھیں۔ حاکم نے جلدی سے اپنی نظروں کا تعاقب تبدل کیا اور کمرے سے باہر نکل گیا پیچھے دعا ہنس پڑی تھی۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی رات کو کون لوگ رشتہ دیکھنے آتے ہیں؟ دعا نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا کیونکہ لڑکی والوں نے روزے کے بعد آنا تھا۔

تمہیں اتنا غصہ کیوں آرہا ہے؟ عمیر نے مزے سے پوچھا۔

تو کیا مجھے خوش ہونا چاہیے پہلے کہہ رہے تھے کہ روزے سے پہلے آئیں گئے اور اب روزے کے بعد انسان کی ایک زبان ہونی چاہیے آگر جلدی سے واپس جائیں دعا نے غصے سے کہا۔

اچھا سنو کیا حاکم بھائی بھی لڑکی سے پرسنلی بات کریں گئے؟ عمیر نے رازداری سے پوچھا۔

جس پر دعا نے خونخوار نظروں سے عمیر کو دیکھا تھا۔ اُس لڑکی کے ساتھ میں تمھاری بھی جان لے لوں گی اگر مزید کچھ الٹا سیدھا بولا تو دعا نے عمیر کو تنبیہ کرتے کہا۔

ارے یار میں تو اس لیے پوچھ رہا اُس حساب سے اپنے پلان کو ترتیب دوں گا عمیر نے جلدی سے کہا۔

ویسے تمہیں ایک مشورہ دوں عمیر نے ایک دم سنجیدہ ہوتے کہا۔

ہاں؟ دعا نے جواب دیا۔

لو میرج بہت کم کامیاب ہوتی ہیں اور جو ایک طرفہ محبت ہوتی ہے نا وہ بہت تکلیف دیتی ہے تو سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا کیونکہ تمھاری پوری زندگی کا معاملہ ہے۔ عمیر نے دعا کو دیکھتے کہا اور وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔ دعا حیرانگی سے عمیر کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی اسے امید نہیں تھی کہ عمیر اتنی گہری بات اسے کہہ سکتا ہے۔

تھوڑی دیر بعد لڑکی والے آ گئے تھے۔ لڑکی بھی ساتھ ہی تھی۔ غزالہ کو لڑکی بہت پسند آئی تھی کیونکہ وہ بہت امیر بھی تھی۔ نمرہ بیگم اور دادی جان کو لڑکی سلجھی ہوئی لگی تھی۔

کیا میری بیٹی آپ کا گھر دیکھ سکتی ہے؟ لڑکی کی ماں نے دادی جان کو دیکھتے پوچھا جو حیران ضرور ہوئی تھیں۔

ہاں ہاں کیوں نہیں جاؤ عدن بیٹا ان کے ساتھ جاؤ دادی جان نے عدن کو دیکھتے کہا۔

آئیں عدن نے کھڑے ہوتے کہا۔ لڑکی عدن کے ساتھ باہر چلی گئی۔

دعا نے عدن کے ساتھ چلتی لڑکی کو دیکھا تو نا چاہتے ہوئے بھی اس کا موازنہ خود سے کرنے لگی جس نے لمبا بلیو کلر کا فراق پہنا ہوا تھا۔

لڑکی خوبصورت بھی تھی۔

اگر گھر والوں کو یہ لڑکی پسند آ گئی تو میرا کیا ہو گا اس عمیر کا تو میں سر پھاڑ دوں گی۔

دعا نے غصے سے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

کیا میں حاکم سے مل سکتی ہوں؟ لڑکی نے عدن کو دیکھتے پوچھا کیونکہ اس کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ لڑکا خود ملنا نہیں چاہتا اُس نے کہا ہے کہ جو گھر والے اس کے لیے کریں گئے وہی بہتر ہو گا۔

لیکن لڑکی کی بات پر عدن نے حیرانگی سے لڑکی کی طرف دیکھا۔

جی؟ آپ کو اُن کا نام بھی معلوم ہے؟ عدن نے بے یقینی سے لڑکی کو دیکھتے پوچھا۔

جی بلکل میں حاکم کی یونی فیلو بھی ہوں میں نے جب اس کی تصویر دیکھی تو کافی حیرانگی کے ساتھ مجھے خوشی بھی ہوئی تھی۔ تو کیا آپ ایک بار اُن سے مجھے ملوا سکتی ہے آئی نو انہوں نے ملنے سے منع کیا ہے لیکن مجھے دیکھ کر وہ پہچان جائیں گئے۔

لڑکی نے عدن کو دیکھتے کہا۔

ٹھیک ہے آپ یہاں بیٹھیں میں کوشش کرتی ہوں ہو سکتا ہے وہ آجائیں عدن نے کہا اور خود اندر آگئی۔

اب عدن کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کس طرح حاکم سے بات کرے کیونکہ حاکم کے غصے سے سب واقف تھے۔

دعا پلیز میرا ایک کام کرو گی؟ عدن نے دعا کو اپنے سامنے آتے دیکھا تو جلدی سے کہا۔

کیا؟ دعا نے پوچھا۔

وہ جو لڑکی ہے نا باہر گارڈن میں ہے تو وہ حاکم بھائی سے ملنا چاہتی ہے وہ کہہ رہی ہے کہ اُن کو جانتی بھی ہے اُکی یونی فیلو تھی تو پلیز تم حاکم بھائی سے کہو کہ اُس سے بات کر لیں عدن نے مسکین سی شکل بنا کر کہا۔پہلے تو دعا غصے سے منع کرنے والی تھی پھر اس نے کہا۔

ٹھیک ہے میں کہتی ہوں دعا نے کہا اور حاکم کے کمرے کی طرف چلی گئی۔

دعا دروازہ ناک کر کے کمرے میں داخل ہوئی اس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔حاکم کا کیا بھروسہ کچھ بھی بول سکتا تھا۔

حاکم نے موبائل فون کان سے لگایا ہوا تھا جب اس نے دعا کو دیکھا تو موبائل بند کر کے سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

وہ جو لڑکی آئی ہے وہ آپ سے ملنا چاہتی ہے وہ کہہ رہی ہے کہ آپ کی یونی فیلو بھی ہے اور باہر گارڈن میں آپ کا انتظار کر رہی ہے۔

دعا نے ایک سانس میں حاکم کو دیکھتے کہا۔

جس نے آرام سے دعا کی بات سنی اور جو چلتا ہوا دعا کے پاس آیا۔

میں نے نانی جان کو منع کر دیا تھا کہ اس طرح کی فضول قسم کی حرکتیں میں نہیں کروں گا۔ اور میں کسی سے نہیں ملنا چاہتا جاؤ اُسے کہہ دو حاکم نے سرد لہجے میں کہا۔

اندر سے دعا کا دل خوش ہو گیا تھا۔

شادی بھی تو آپ نے کرنی ہے تو اگر آپ ایک بار لڑکی سے مل لیں گئے کوئی طوفان نہیں آجائے گا۔ دعا نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کی بڑبڑاہٹ اتنی اونچی ضرور تھی کہ حاکم نے بآسانی سن لی تھی۔

کیا کہا تم نے؟ حاکم نے دعا کو گھورتے ہوئے پوچھا۔ جو ایک دم بوکھلا گئی تھی۔

کچھ بھی تو نہیں دعا نے جلدی سے کہا اور وہاں سے جانے کے لیے مڑ گئی لیکن اپنے ہی زمین پر صفائی کرتے ڈوپٹے میں اس کا پاؤں الجھا اور گرنے لگی۔

حاکم اسے ہی دیکھ رہا تھا اس نے دعا کو گرتے ہوئے دیکھا تو اسے کمر سے پکڑ کر گرنے سے بچایا اور اس کا رخ اپنی طرف کرتے اسے سیدھا کھڑا کیا یہ سب کچھ ایک سیکنڈ میں ہوا تھا۔

اتنے میں وہی لڑکی دروازہ کھولتے کمرے میں داخل ہوئی اور دونوں کو ایک دوسرے کے قریب کھڑا دیکھا کر حیران ہوئی تھی۔

URDUNovelians

یہ باہر گارڈن میں کھڑی تھی جب عمیر باہر آیا اس نے دعا کو کمرے میں جاتے ہوئے دیکھا لیا تھا۔

لڑکی نے ساری بات عمیر کو بتائی تو اس نے کہا وہ حاکم بھائی کا کمرہ ہے خود چلی جاؤ اس نے لڑکی کے لیے کچھ اور سوچا تھا لیکن اسے نہیں معلوم تھا کہ دروازہ کھلتے ہی اسے کچھ اور ہی منظر دیکھنے کو ملے گا۔ اور اس کا کام خود ہی ہو جائے گا۔

ایم سوری مجھے لگتا ہے میں غلط وقت پر آ گئی ہوں۔ لڑکی نے جلدی سے کہا۔

حاکم نے سنجیدگی سے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا ابھی بھی اس کا ہاتھ دعا کی کمر پر تھا دعا نے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی لیکن حاکم کی گرفت مظبوط تھی۔ اور اس نے دعا کو. مزید خود کے قریب کیا۔

ٹھیک کہہ رہی ہو غلط وقت پر آئی ہو تم حاکم نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔

دعا نے حیرانگی سے حاکم کو دیکھا تھا۔ حاکم کے ہاتھ پر دعا کا ہاتھ تھا جو پیچھے کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔

URDUNovelians

وہ لڑکی غصے سے وہاں سے چلی گئی تھی۔

یہ یونی میں بھی حاکم کو پسند کرتی تھی۔ لیکن جب حاکم نے اسے سامنے دیکھا تو اسے یقین آگیا تھا کہ یہ وہی لڑکی ہے جو یونی میں بھی اس کے پیچھے پڑی رہتی تھی اور اب تو اُسی کا رشتہ اس کے لیے آیا تھا اور حاکم سامنے کھڑی لڑکی سے نکاح تو بلکل بھی نہیں کرنا چاہتا تھا جسے اپنے فیشن سے فرصت نہیں ملتی تھی اس نے اس کی بیٹی کا خاک دھیان رکھنا تھا۔ اب تو اُس لڑکی نے خود ہی اس رشتے سے انکار کر دینا تھا کیونکہ جس طرح وہ حاکم اور دعا دونوں کو قریب کھڑے دیکھ چکی تھی اس کے بعد کوئی بھی لڑکی رشتے کے لیے ہاں نا کرتی۔

لڑکی کے جاتے ہی حاکم نے دعا کو چھوڑا اور کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔

یہ کیا تھا؟ دعا نے حیرانگی سے پوچھا۔

زیادہ خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں بس اُس لڑکی سے نکاح نہیں کرنا چاہتا تھا اُسے دکھانے کے لیے یہ سب کیا۔اگر وہ ہاں کر دیتی تو گھر والوں نے تو میری بھی نہیں سننی تھی۔

حاکم نے رخ موڑے کہا۔

مجھے کسی قسم کی خوش فہمی بلکل بھی نہیں ہے۔اور انکار آپ ویسے بھی کر سکتے تھے۔اُس کے سامنے میرا کردار مشکوک بنانے کی کیا ضرورت تھی وہ کیا سوچ رہی ہو گئی میرے بارے میں کہ میں کس طرح کی لڑکی ہوں دعا نے حاکم کو دیکھتے کہا۔

جاؤ یہاں سے حاکم نے سنجیدگی سے کہا۔

دعا نے اس کی پشت کو گھور کر دیکھا اور وہاں سے چلی گئی۔

لڑکی نے باہر آتے ہی اپنے ماں باپ کو وہاں سے چلنے کا کہا سب لوگ حیران ہوئے تھے۔ لیکن وہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔

دادی جان نے عدن سے پوچھا۔ جس نے کہا کہ وہ حاکم بھائی سے ملنا چاہتی تھی لیکن شاید انہوں نے انکار فلکر دیا اس وجہ سے غصہ ہو گئی ہو گی۔ عدن نے اپنے اندازے کے مطابق کہا۔

ارے یہ کیا بات ہوئی اور یہ کوئی وجہ ہے مجھے تو یقین نہیں آرہا کہ یہ وہی لڑکی تھی جو مجھے سلجھی ہوئی لگی تھی کیسے اپنے ماں باپ سے واپس جانے کا کہہ رہی تھی خیر مجھے بھی اپنے حاکم کے لیے ایسی لڑکی بلکل بھی نہیں چاہیے دادی جان نے صاف انکار کرتے کہا۔

لو عمیر تیرا کام تو خود بخود ہو گیا تجھے کچھ کرنے کی ضرورت بھی نہیں پڑی عمیر نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے خود سے کہا۔

لیکن امی جان وہ لڑکی میرے خیال سے حاکم کے لیے ٹھیک رہے گی غزالہ نے جلدی سے کہا۔ تو خاموش ہی رہ تجھے اُس کے پیسے نظر آرہے ہیں لیکن میں اپنے حاکم کے لیے ایسی بدتمیز لڑکی بلکل بھی لے کر نہیں آؤں گی جسے اپنے ماں باپ سے بھی بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔ دادی جان نے عزالہ کو دیکھتے غصے سے کہا۔

چلو جاؤ اپنے اپنے کمروں میں دادی جان نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا سب لوگ وہاں سے چلے گئے تھے۔

🖤🖤🖤🖤

تم نے کیا خاک ہینڈل کیا؟ دعا اس وقت عمیر کے سر پر کھڑی پوچھ رہی تھی۔

یار سب کچھ خود ہی ہو گیا میں نے تو اُس لڑکی کے لیے کچھ اور ہی سوچا تھا لیکن اُس نے پتہ نہیں کیا کمرے میں دیکھ لیا کہ غصے سے وہاں سے چلی گئی۔

لیکن اچھا ہے نا سب کچھ ٹھیک ہو گیا۔ عمیر نے مزے سے کہا۔

ہاں بات تو تمھاری ٹھیک ہے مجھے تو وہ لڑکی بلکل بھی پسند نہیں آئی۔

دعا نے عمیر کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

ویسے تمہیں حاکم بھائی میں نظر کیا آیا جو تم اس قدر اُن کو چاہتی ہو اتنے کھڑوس ہیں وہ عمیر نے منہ بگاڑتے کہا۔ جس پر دعا ہنس پڑی تھی۔

یہ تو مجھے بھی معلوم نہیں ہے بس مجھے اچھے لگتے ہیں۔ اگر میں اُن کو کسی لڑکی کے ساتھ دیکھو تو مجھے اچھا نہیں لگتا۔ دعا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

حاکم جو وہاں سے گزر رہا تھا۔ دعا کی بات سن کر وہی رک گیا وہ جانتا تھا کہ دعا کے دل میں اس کے لیے کچھ نا کچھ ضرور ہے لیکن اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ اسے اس قدر اسے چاہتی ہے۔

حاکم کو دعا کی بات سن کر غصہ تو بہت آیا تھا لیکن پھر ضبط کیے وہاں سے گزر گیا۔

دعا بھی تھوڑی دیر بعد وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

اگلے دن ہیزام آفس جانے کے لیے نکل رہا تھا جب ماہا اس کے راستے میں حائل ہوئی آپ کو اور کوئی کام نہیں ہے جو بار بار میرے سامنے آجاتی ہو؟ ہیزام نے تھوڑا غصے سے پوچھا۔ کیونکہ ماہا کا بار بار ہیزام کے راستے میں آنا اسے بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

URDUNovelians

میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں ماہا نے ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

جی فرمائیں؟ ہیزام نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں آج میں ماما سے بھی بات کرلوں گی وہ نانا جان سے ہمارے بارے میں بات کرلیں گئے ماہا نے ہیزام کو دیکھتے کہا جو ماہا کی بات سن کر حیران ہوا تھا۔

کیا کہا تم نے؟ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہو؟ اور تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں بھی آرام سے مان جاؤں گا؟ محترمہ میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں اور شادی کرنے کا ارادہ بھی اُسی سے ہے اپنے دماغ سے یہ خیال نکال دوں کہ تمھاری شادی مجھ سے ہو گی۔

ہیزام نے سنجیدگی سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

تم بے شک جسے بھی پسند کرتے ہو ہیزام لیکن تمھاری شادی مجھ سے ہی ہو گی اب دیکھنا میں کیسی چال چلتی ہوں تم بھی مجھ سے شادی کرنے کے لیے مجبور ہو جاؤ گے۔ماہا نے باہر دروازے کی طرف دیکھتے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

نوال اپنے کمرے میں ہی بند تھی۔صنان پوری رات نہیں سویا تھا اسے اپنے رویے پر پچھتاوا ہو رہا تھا۔بہت بڑی بات وہ غصے میں کہہ چکا تھا۔

لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔نوال بھی اپنے کمرے سے باہر نہیں آئی تھی۔صنان اپنے کمرے سے باہر نکلا اور اپنے قدم نوال کے کمرے کی طرف بڑھا دیے۔

دروازہ کھلا ہوا تھا۔نوال شاید واشروم میں تھی جہاں سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد نوال باہر آئی تو سامنے صنان کو دیکھ کر ایک پل کے لیے حیران ہوئی تھی۔

تم میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو؟اب بھی کچھ رہتا ہے کہنے کو؟نوال نے سنجیدگی سے پوچھا۔

میں اپنے رویے کی تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں میں جانتا ہوں کہ میں نے تمہیں بہت تکلیف پہنچائی ہے پلیز مجھے معاف کر دو صنان نے شرمندگی سے کہا۔

نوال کچھ پل صنان کو دیکھتے رہی پھر بولی

صنان اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم اسی طرح کرتے رہو گئے اور میں تمہیں معاف کرتی رہو گئی تو یہ تمھاری غلط فہمی ہے۔

اس بار میں تمہیں ہر گز معاف نہیں کروں گی نوال نے سنجیدگی سے کہا۔

میں مانتا ہوں کہ میں نے جو بھی بولا اُس نے تمہیں بہت تکلیف دی ہے لیکن تم نے بھی کچھ کم نہیں کیا۔

صنان نے آگے بڑھتے نوال کے بالوں سے ٹاول کو الگ کرتے کہا جس کے بال سارے بکھر گئے تھے۔

نوال نے گھور کر صنان کو دیکھا تھا۔صنان نے کمر سے پکڑ کر نوال کو خود کے قریب کیا۔

نوال نے حیرانگی سے صنان کی طرف دیکھا۔

میں تمہیں کبھی بھی تکلیف نہیں دینا چاہتا لیکن تمھاری حرکتیں مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیتی ہیں صنان نے نوال کے ہاتھ کو پکڑتے کہا جہاں پر کانچ لگا تھا۔

صنان نے ہلکا سا اپنی انگلی سے نوال کے زخم کو چھوا جو تکلیف سے سسکی پڑی تھی۔

اس نے جھک کر نوال کے زخم پر اپنے ہونٹ رکھ دیے۔نوال نے بے یقینی سے صنان کو دیکھا تھا۔

تم میرے لیے بہت اہم ہو نوال بس اپنی زبان کو قابو میں رکھا کرو صنان نے نوال کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے چہرے پر جھولتی لٹ کو کان کے پیچھے کیا۔

اور جو تم کرتے ہو وہ؟ نوال نے سنجیدگی سے پوچھا۔

جب تم اپنی زبان کو قابو میں رکھو گی تو مجھے بھی غصہ نہیں آئے گا۔ صنان نے عام سے لہجے میں کہا۔

نوال نے صنان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے پیچھے کیا لیکن صنان اپنی جگہ سے زرا سا بھی نہیں ہلا تھا۔

تمہیں ابھی بھی لگ رہا ہے کہ میں اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھتی اس لیے تمھارے منہ میں بھی جو کچھ آتا تم بول دیتے ہو؟

اگر تم آرام سے اُس لڑکی کے بارے میں مجھے بتا دیتے تو اتنا تماشہ نا ہوتا لیکن شاید وہ لڑکی تمھارے لیے زیادہ ضروری ہے۔ اس لیے تمہیں میری پرواہ بھی نہیں ہے۔ نوال نے سرد لہجے میں کہا اور اس بار زور سے صنان کو پیچھے دھکا دیا تھا۔

لیکن صنان نے اس کے وہی ہاتھ کو پکڑ لیا جس پر کانچ لگا تھا۔

تکلیف سے نوال کی آنکھوں میں پانی تیرنے لگا تھا۔ کیونکہ صنان کی گرفت مظبوط تھی۔

انسان کی پرائیویسی بھی ہوتی ہے ضروری نہیں کہ ہر بات شوہر کی اُس کی بیوی کو معلوم ہو۔ صنان نے نوال کے ہاتھ پر دباؤ ڈالتے سرد لہجے میں کہا۔

تو پھر ٹھیک ہے میں بھی موبائل پر لڑکوں سے باتیں کرتی ہوں اُن سے ملتی ہوں پھر تمہیں بھی میری پرائیویسی میں دخل انداز کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

نوال نے صنان کی آنکھوں میں دیکھتے کہا لیکن وہ پھر سے صنان کو غصہ دلا گئی تھی۔

تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی ایسی بے ہودہ بات کرنے کی آئندہ اگر تم نے ایسی کوئی بات کی تو تمھاری جان لے لوں گا صنان نے کرخت لہجے میں نوال کو دونوں بازوں سے پکڑے غصے سے کہا۔

نوال کو صنان کے ہاتھ کی انگلیاں اپنے بازو میں دھنستی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔

اس نے نوال کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو اپنی گرفت ہلکی کی بلکہ اسے وہی چھوڑ کر باہر نکل گیا۔

میں نے سوچا تھا کہ میری زندگی صنان کے ساتھ بہت حسین ہو گی لیکن وہ تو ابھی سے مجھ سے جھوٹ بول رہا ہے۔ایسے انسان کے ساتھ میں کیسے رہ سکتی ہوں نوال نے اپنے ہاتھ سے نکلتے خون کو دیکھتے بے بسی سے کہا جو صنان کے ہاتھ پکڑنے کی وجہ سے نکل آیا تھا۔

صفیہ تم نے زوہا کے بارے میں کیا سوچا ہے ؟میرا مطلب ہے کہ شادی وغیرہ کا عزالہ نے صفیہ کو. دیکھتے پوچھا۔

آپی میں نے لیا سوچنا ہے اُس کا باپ اور گھر والے ہیں نا اُس کے بارے میں سوچنے کے لیے صفیہ نے عام سے لہجے میں کہا۔

URDUNovelians

ارے تم اُس کی ماں ہو اُس پر پورا حق رکھتی ہو۔اور میں سوچ رہی تھی کیوں نا زوہیب اور زوہا کی بات پکی کر دی جائے اس بارے میں کیا کہتی ہو ؟عزالہ نے پوچھا۔

بات تو آپ کی ٹھیک ہے آپی زوہیب میں بھلا کیا کمی ہے ہاں کوئی جاب نہیں کرتا لیکن اُسے جاب کرنے کی کیا ضرورت ہے عرفان کا اچھا خاصا بزنس ہے اُسے سنبھالے گا۔

غزالہ نے بھی خوشی سے کہا۔

ہاں میں بھی سوچ رہی ہوں کہ بھائی سے اس بارے میں بات کروں صفیہ نے ہلکا سا مسکرا کر کہا وہ یہی تو چاہتی تھی۔ اور اگر زوہیب کی زوہا سے شادی ہو جاتی تو زوہا کے حصے کے سارے پیسے زوہیب کے ہو جانے تھے۔

جی آپی آپ بات کر لیجیے گا اور میرا نہیں خیال کسی کو اس رشتے سے مسئلہ ہو گا غزالہ نے کہا اور پھر ارد گرد کی باتیں کرنے لگی۔

کیا کر رہے ہو؟ میرا ہاتھ چھوڑو اگر کسی نے دیکھ لیا تو کیا سوچے گا ریحان پلیز

ماریہ نے اس بار بے بسی سے کہا۔

اسے اب ریحان سے ڈر لگنے لگا تھا وہ کسی بھی وقت کچھ بھی کر دے کسی تو پتہ نہیں چلتا تھا۔

ریحان اسے بازو سے پکڑ کر باہر لے گیا اور گاڑی کا دروازہ کھولتے اسے اندر بیٹھایا۔

تم اتنا ڈرتی کیوں ہو ڈارلنگ؟ ریحان نے گاڑی سٹارٹ کرتے پوچھا۔

تمہیں ڈر نہیں لگتا اگر گھر والوں کو ہمارے نکاح کیا پتہ چل گیا تو وہ کیا سوچیں گئے؟ کیا کریں گئے؟ ماریہ نے ریحان کو دیکھتے پوچھا۔

بلکل بھی نہیں میں نے اُس لڑکی سے نکاح کیا ہے جسے میں پسند کر تا ہوں۔ہاں میرا طریقہ تھوڑا غلط تھا لیکن مجھے ڈر تھا کہ کہی میری محبت کو کوئی مجھ سے چھین نا لے اس لیے میں نے اُس کے جملہ حقوق اپنے نام کر لیے ریحان نے ماریہ کی طرف دیکھتے ایک آنکھ دباتے کہا۔

ماریہ ریحان کی دیوانگی دیکھ کر حیران ہوئی تھی کوئی اسے اتنا بھی چاہ سکتا ہے اسے امید نہیں تھی۔

سامنے دیکھ کر گاڑی چلاؤ میں ابھی بلکل بھی مرنا نہیں چاہتی ماریہ نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ کیونکہ ریحان کی گہری نظروں نے ماریہ کو بوکھلائے پر مجبور کر دیا تھا۔

ریحان ماریہ کی بات پر ہنس پڑا اور اپنی گلاسز لگا کر دوبارہ سڑک پر اپنی نظریں مرکوز کر لیں۔

ہم کہاں جارہے ہیں؟ تھوڑی دیر ماریہ نے پوچھا۔

URDUNovelians

تمھارے لیے ایک سرپرائز ہے۔ ریحان نے کہا اور خاموش ہو گیا اس کے بعد ماریہ نے بھی مزید کچھ نہیں کہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ریحان نے گاڑی روکی اور باہر نکل کر ماریہ کی سائیڈ کا دروازہ کھولا

ماریہ نے باہر نکل کر دیکھا تو سامنے گھر کو دیکھ کر حیران ہو گئی۔ کیونکہ یہ گھر ویسا ہی تھا

جیسا اس نے سوچا تھا کہ شادی کے بعد الگ سے اپنا بنائے گی۔

چلو اندر ریحان نے ماریہ کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے کہا اور اسے اندر لے گیا۔

تین سال پہلے سب کزن بیٹھی باتیں کر رہی تھیں جب ماریہ نے بتایا کہ وہ شادی کے بعد

اپنا ایک گھر بنائے گی اور گھر کس طرح کا ہو گا وہ بھی بتایا تھا۔ ریحان نے اس کی بات سن

لی اور کچھ دنوں بعد ہی اس نے ایک اچھے سے علاقے میں زمین لی اور وہاں مکان بنوانے

لگا۔

اس نے صاقب صاحب کو کہا تھا کہ وہ اپنا ایک گھر بنانا چاہتا ہے کیونکہ اسے شوق ہے اگر

شادی کے بعد اس کی بیوی باہر بھی رہنا چاہے تو وہاں پر رہ سکتی ہے۔ صاقب صاحب کو

بھی ریحان کی بات پسند آئی تھی اس لیے انہوں نے اجازت دے دی اور دادا جان سے

بھی بات کر لی اُن کو بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

اور اب کچھ دن پہلے ہی یہ گھر مکمل ہوا تھا۔

ماریہ جیسے جیسے گھر کو دیکھتی جارہی تھی اس کی آنکھیں پھیلتی جارہی تھیں۔

یہ گھر تو ویسا ہی ہے جیسا.....

جیسا تم نے سوچا تھا ریحان نے ماریہ کی باقی کی بات کو مکمل کرتے کہا۔

ماریہ نے رک کر ریحان کو دیکھا تھا۔

یہ گھر بہت خوبصورت ہے ریحان اور کس کا ہے یہ؟ ماریہ نے حیرانگی سے پوچھا۔

میری بیوی کا ریحان نے تھوڑا جھک کر رازداری سے کہا۔

ماریہ نے بے یقینی سے ریحان کو دیکھا تھا۔

ریحان تم ایک اور نکاح کر چکے ہو؟ماریہ نے حیرانگی سے پوچھا۔

ریحان نے نا سمجھی سے ماریہ کو دیکھا لیکن جب اسے بات سمجھ میں آئی تو ایک گھوری سے نوازہ میری ایک ہی بیوی ہے اور وہ تم ہو اور یہ گھر بھی تمھارا ہے۔

ریحان نے گھورتے ہوئے کہا۔

ماریہ منہ کھولے ریحان کو دیکھ رہی تھی۔

منہ بند کرو مکھی چلی جائے گی ریحان نے ماریہ کے چہرے کے تاثرات دیکھتے کہا۔

تمہیں مجھ پر اتنا بھروسہ نہیں کرنا چاہیے ریحان میں بہت خودغرض ہوں تمہیں دھوکہ بھی دے سکتی ہوں ماریہ نے سنجیدہ ہوتے کہا۔

مجھے فرق نہیں پڑتا ماریہ بس مجھے کبھی کسی اور کی خاطر مت چھوڑنا میں جتنا بھی بہادر کیوں نا ہوں لیکن ایک بار ٹوٹ گیا تو دوبارہ ویسا ریحان تمہیں کبھی نظر نہیں آئے گا جیسا اب تمھارے سامنے موجود ہے۔

اچھی طرح گھر دیکھ لو پھر نکلتے ہیں ریحان نے اپنے گلاسز لگاتے کہا اور جھک کر ماریہ کے گال پر بوسہ دیا اور وہاں سے چلا گیا۔

ماریہ اپنی گال پر ہاتھ رکھے حیران کھڑی تھی اور سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ آخر یہ انسان ہے کیا۔

♥♥♥♥

پھپھو جان مجھے آپ سے بات کرنی ہے رباب نے سکینہ بیگم کو دیکھتے کہا جو ابھی تھوڑی دیر پہلے ان کے گھر آئی تھی اس نے سوچ لیا تھا کہ پھپھو سے بات کرے گی کہ ابتہاج سے بات کریں کہ وہ چاہتا کیا ہے۔

ہاں بیٹا بیٹھو کیا بات کرنی ہے؟ سکینہ نے پیار سے رباب کو دیکھتے کہا۔

وہ مجھے آپ سے.... اس سے پہلے رباب ابتہاج کا نام لیتی سکینہ بیگم کے پیچھے کھڑے ابتہاج کو دیکھ کر اس کی زبان کو بریک لگی تھی ابتہاج سنجیدگی سے سینے پر ہاتھ باندھے رباب کو دیکھ رہا تھا۔

ہاں کہو بیٹا سکینہ نے کہا۔

موم نانی جان آپ کو بلا رہی ہیں انہوں نے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔ دعا کی کال آئی ہے مجھے ابتہاج نے سکینہ بیگم کو کہا۔

امی بلا رہی ہیں ٹھیک ہے رباب بچے میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں اگر ضروری بات ہے تو ابھی تم کر لو سکینہ نے رباب کو دیکھتے پوچھا۔

URDUNovelians

نہیں پھپھو جان اتنی کوئی خاص بات نہیں تھی۔ میں بعد میں کر لوں گی۔ رباب نے جلدی سے کہا۔

ٹھیک ہے بیٹا سکینہ نے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

ابتہاج چلتا ہوا رباب کے سامنے آیا اور اسے کھڑے ہونے کا اشارہ کیا۔

رباب نظریں جھکائے کھڑی ہو گئی تھی۔

کیا بات کرنی تھی تم نے موم سے یقیناً میری ہی کوئی بات تھی اس لیے مجھے دیکھ کر تمھارے منہ پر بارہ بج گئے ابتہاج نے پہلے اپنی دو انگلیوں سے رباب کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا اور اس کے قریب ہوتے انگلی کی پور سے رباب کی ناک میں پہنی بالی کو چھوتے ہوئے گہرے لہجے میں پوچھا۔

URDUNovelians

کیا بات کرنی تھی تم نے موم سے یقیناً میری ہی کوئی بات تھی اس لیے مجھے دیکھ کر تمھارے منہ پر بارہ بج گئے ابتہاج نے پہلے اپنی دو انگلیوں سے رباب کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا اور اس کے قریب ہوتے انگلی کی پور سے رباب کی ناک میں پہنی بالی کو چھوتے ہوئے گہرے لہجے میں پوچھا۔

میں آپ کو کیوں بتاؤں؟رباب نے ابتہاج کو دیکھتے کہا۔

اور ابتہاج کو اس وقت معصوم سی رباب اپنے دل کے بے حد قریب محسوس ہوئی تھی۔وہ لگ ہی اتنی معصوم رہی تھی کہ ناچاہتے ہوئے بھی ابتہاج مسکرا پڑا۔

رباب نے ابتہاج کو گھور کر دیکھا تھا میں نے آپ کو کوئی لطیفہ نہیں سنایا رباب کو ابتہاج کا ہنسنا ایک آنکھ بھی نہیں بہایا تھا۔

اگر تم کوئی لطیفہ بھی سناؤ گی تب بھی میں ہنس پڑوں گا مسز ابتہاج نے رباب کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

اب بتاؤ موم کو کیا کہنے والی تھی۔ابتہاج نے بازو سے پکڑ کر رباب کو قریب کرتے کہا۔اور دوسرا ہاتھ اس کی کمر کے گرد حمائل کیا۔

رباب کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

آپ یہ کیا کر رہے ہیں چھوڑیں مجھے رباب نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

پہلے میرے سوال کا جواب دو ابتہاج نے رباب کے کان کے پاس سرگوشی کرتے کہا۔

ابتہاج کوئی جائے گا رباب نے دروازے کی طرف دیکھتے کہا۔ ٹھیک ہے کمرے میں چلتے ہیں اور پھر آرام سے بات کرتے ہیں ابتہاج نے شرارتی لہجے میں کہا اور بنا رباب کو سنبھلنے کا موقع دیے بغیر اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا اور اپنے کمرے میں لے گیا۔

ابتہاج پلیز چھوڑیں مجھے رباب نے بھاری لہجے میں کہا۔ اب تو اسے رونا آرہا تھا کہ کیوں وہ یہاں پر آئی۔

ابتہاج نے اسے اپنے کمرے میں آتے ہی چھوڑ دیا اور مڑ کر دروازہ بند کیا۔

رباب کے چہرے پر ڈر دیکھ کر ابتہاج کو ہنسی کے ساتھ اس پر پیار بھی آ رہا تھا۔

ابتہاج آپ دروازہ کیوں بند کر رہے ہیں؟ رباب نے اپنے خشک لبوں کو تر کرتے پوچھا۔

تا کہ کوئی ہمیں ڈسٹرب نا کر سکے ابتہاج نے اپنے قدم رباب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

اگر آپ نے کچھ کیا تو میں نے رونے لگ جانا ہے رباب نے ابتہاج کو خود کی طرف بڑھتے دیکھا تو معصوم سی دھمکی دیتے کہا۔

جس پر ابتہاج کا قہقہہ پورے کمرے میں گونجا تھا۔

URDUNovelians

اس نے رباب کے قریب آتے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگایا۔ اور اس کے بالوں کو سہلانے لگا تم بہت معصوم ہو مسز لیکن میری ایک بات یاد رکھنا اگر تم نے موم یا

کسی کو بھی ہمارے اس رشتے کے بارے میں فضول کہا تو میرے قہر سے تمہیں پھر کوئی نہیں بچا سکے گا۔

ابتہاج نے پیار سے رباب کو دھمکی دیتے کہا۔

آپ میرے ساتھ کچھ بھی کرتے رہیں تو کیا میں کیسی کو بتا بھی نہیں سکتی؟ رباب نے غصے سے ابتہاج کو دیکھتے کہا جو ہنس پڑا تھا۔

اس کا مطلب کہ تم موم سے میری شکایت لگانے آئی تھی؟ ابتہاج نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

آپ میرا مزاح بنا رہے ہیں؟ دعا نے غصے سے ابتہاج کو دیکھتے کہا۔

URDUNovelians

تم باتیں ہی ایسی کرتی ہو کہ مجھے ہنسی آجاتی ہے اور میں تمھارا مزاح کیوں بناؤں گا؟

ابتہاج نے رباب کو دیکھتے کہا۔

آج میرا موڈ ہے باہر جانے کا چلو تمہیں ولیمے کے لیے ایک اچھا سا سوٹ لے کر دیتا ہوں۔

ابتہاج نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

کیا؟ میں کہی نہیں جا رہی رباب نے جلدی سے کہا۔

کیوں مسز کچھ دن تو رہ گئے ہیں پھر ہمارا ولیمہ ہے اور تم اسی روم میں آؤ گی سر سے لے کر پاؤں تک میرے لیے تم تیار ہو گی۔ اور اس سے آگے بھی بتاؤں؟ ابتہاج نے شرارتی لہجے میں رباب کو دیکھتے پوچھا جس کے گال سرخ ہو گئے تھے۔

ابتہاج تو رباب کو دیکھتا ہی رہ گیا۔

آپ بہت بے شرم ہیں اور مجھے کہی نہیں جانا رباب نے ابتہاج سے الگ ہوتے کہا لیکن اس نے رباب کے بازو کو پکڑ کر مزید خود کے قریب کر لیا تھا۔

جب میں تمھارے قریب آؤں تو مجھ سے دور جانے کی کوشش مت کیا کرو مجھے تمہاری یہ حرکت بلکل بھی پسند نہیں ہے۔

ابتہاج نے رباب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے تنبیہ کرتے کہا۔

آپ بہت برے ہیں اپنی مرضی کرتے ہیں مجھے آپ کے ساتھ کہی نہیں جانا کب آپ کا موڈ تبدیل ہو جائے مجھے پتہ نہیں چلتا

رباب بے جلدی سے کہا۔

فلحال تو میرا موڈ تبدیل نہیں ہو گا۔ جلدی سے باہر آجاؤمیں گاڑی میں تمھاراانتظار کر رہا ہوں۔ ابتہاج نے کہا۔

لیکن میں نے تو گھر میں بھی کسی کو نہیں بتایا میں دادی جان کو بتائے بغیر کہی نہیں جاؤں گی رباب نے کہا۔

میں نے ہیزام کو میسج کر دیا ہے کہ میں اپنے بیوی کو مارکیٹ لے کر جا رہا ہوں وہ گھر میں بتا دے گا۔ اور اگر تم نا آئی تو باہر گاڑی تک تمہیں اپنی بانہوں اٹھا کر لے جاؤں گا ابتہاج نے دھمکی دیتے کہا۔

آرہی ہوں میں نے کب منع کیا۔ رباب نے جلدی سے کہا اور باہر چلی گئی۔ ابتہاج کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔ اُسے رباب کے ساتھ وقت گزارا اچھا لگ رہا تھا کیوں وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

URDUNovelians

رباب کہاں ہے بھابھی؟ نظر نہیں آرہی غزالہ نے نمرہ بیگم کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ راشدہ بیگم بھی وہی پر بیٹھی ہوئی تھیں۔

وہ ابتہاج اُسے مارکیٹ لے کر گیا ہے۔ نمرہ نے مسکرا کر کہا۔

واہ یہ تو اچھی بات ہے لیکن بھابھی ابھی رخصتی نہیں ہوئی تو میرا نہیں خیال کہ رباب کو اس طرح ساتھ جانا چاہیے۔ اب ابتہاج باہر سے پڑھ لکھ کر آیا ہے اُس کی عادت بھی الگ ہے کل کو رخصتی سے پہلے ہی اُسے چھوڑ دے تو آپ لوگ کیا کریں گئے۔ غزالہ نے سنجیدگی سے کہا۔

راشدہ رباب کی ماں جو غور سے عزالہ کی بات سن رہی تھی فوراً بول پڑی۔

اللہ نا کرے عزالہ کیسے فضول باتیں کر رہی ہو۔ ابتہاج اپنا بچہ ہے مجھے پورا یقین ہے اُس پر کبھی بھی اسی حرکت نہیں کرے گا۔ اور دونوں کا نکاح ہوا ہے دونوں میاں بیوی ہیں ہم میں سے کوئی بھی اُن کو کچھ نہیں کہہ سکتا اور سوچ سمجھ کر بولا کرو بے شک ابتہاج نے اپنی زندگی کا زیادہ عرصہ لندن میں گزرا ہے لیکن اُسے اچھی طرح پتہ ہے کس طرح

رشتوں کو نبھانا ہے۔ راشدہ نے تھوڑا غصے سے کہا۔ سکینہ جو وہی آرہی تھی عزالہ کی بات سن کر وہی رک گئی لیکن راشدہ کی سوچ نے سکینہ کو خوش کر دیا تھا۔

ارے بھابھی آپ تو ناراض ہی ہو گئی ہیں میں تو ویسے ہی کہہ رہی تھی آپ کو زیادہ معلوم ہو گا اپنے بچوں کے بارے میں

خیر میں آتی ہوں غزالہ نے کہا اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

سکینہ وہاں آکر بیٹھ گئی تھی۔ سکینہ یقیناً تم نے عزالہ کی بات سنی ہو گی نمرہ بیگم نے کہا۔

ارے بھابھی کیوں پریشان ہو رہی ہیں آپ جب اُس کی ایک ماں نے اُس کی سائیڈ لے لی ہے تو میرا بات کرنا تو اب بنتا ہی نہیں ہے اور ویسے بھی غزالہ کی عادت ہی ایسی ہے آپ دونوں پریشان مت ہوں سکینہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جس پر دونوں کے چہروں پر مطمئن سی مسکراہٹ آگئی تھی۔

ہاں یہ تو ہے اور میں کہہ رہی تھی کہ روزے کتنی جلدی گزر گئے ہیں ہمیں پتہ ہی نہیں چلا

راشدہ نے بات تبدیل کرتے کہا۔

جی بھابھی آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں اور میں سوچ رہی تھی کہ کچھ ہی روزے رہ گئے ہیں تو ولیمے کی شاپنگ کر لیتے ہیں پھر جلد بازی میں چیزیں بھول جاتی ہیں۔ سکینہ نے مسکراتے کہا۔

ہاں یہ تو ہے میں امی جان سے بھی بات کر لیتی ہوں پھر شاپنگ کے لیے جاتے ہیں اور لڑکیوں کی شاپنگ تو ویسے بھی ختم ہونے کا نام نہیں لیتی۔ نمرہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہ تو بلکل ٹھیک کہا آپ نے بھابھی سکینہ نے کہا اور پھر تینوں عید کے بارے میں بات کرنے لگیں۔

دادا جان مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔ہیزام نے دادا جان کے کمرے میں داخل ہوتے کہا۔

ہاں بیٹا کہو دادا جان نے ہیزام کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے کہا۔

دادا جان میں شادی کرنا چاہتا ہوں ہیزام نے سیدھا مدعے کی بات پر آتے کہا۔

برخوردار اگر تم نے شادی کا فیصلہ کیا ہے تو لڑکی بھی ہو گی تمھاری نظر میں دادا جان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔جس پر ہی بھی ہنس پڑا تھا۔

جی دادا جان میں عدن سے شادی کرنا چاہتا ہوں ہیزام نے گہرا سانس لیتے کہا۔

تو لڑکی کیا چاہتی ہے کیا اُسے تم منظور ہو؟ داداجان نے مسکراہٹ دباتے پوچھا۔

داداجان مجھ میں کیا کمی ہے کوئی بھی لڑکی شادی کے لیے مان سکتی ہے۔ ہیزام نے فرضی کالر اٹھاتے کہا۔ جس پر داداجان ہنس پڑے تھے۔

تم سے پہلے ماہا میرے پاس آچکی ہے اور اُس نے تمھارے ساتھ شادی کرنے کی اپنی خواہش ظاہر کی ہے۔ اب بتاؤ میں کس کی بات سنو؟ اگر تمھاری بات مانی تو اُسے لگے گا میں نے اُس کے ساتھ غلط کیا اگر اُس کی بات مانی تو تمھارے ساتھ غلط ہو گا۔

اس لیے میں نے عدن سے بات کرنے کا سوچا اور میں نہیں جانتا کیوں لیکن عدن نے منع کر. دیا کہ وہ تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی اُسے لگتا ہے تم کسی اور کو پسند کرتے ہو لیکن اب مجھے پتہ چل گیا ہے کہ جسے تم پسند کرتے ہو وہ کوئی اور نہیں عدن ہی ہے۔ داداجان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

ہیزام داداجان کی بات سن کر حیران ہوا تھا اسے عدن سے امید نہیں تھی کہ وہ منع کر دے گی۔ تمہیں تو میں بعد میں دیکھتا ہوں عدن ہیزام نے دل میں سوچا۔

داداجان میں عدن کو پسند کرتا ہوں اگر آپ ماہا کے حق میں فیصلہ کریں گئے تو میں آپ سے پہلے ہی معزرت کرتا ہوں مجھے منظور نہیں ہو گا اور مجھے آپ کے فیصلے کے خلاف جانا پڑے گا یہ میری زندگی ہے اور میں اُسی سے شادی کروں گا جو مجھے پسند ہو گی جو میرے لیے سکون کا باعث ہو گی۔

ہم سب کزن ایک ہی گھر میں رہتی ہے لیکن آپ یقین کریں میں نے کبھی عدن کے ساتھ کسی قسم کی فضول حرکت اور فضول گوئی نہیں کی کیونکہ میں اُسے اپنی عزت مانتا ہوں اور کبھی نہیں چاہوں گا کہ میری وجہ سے اُس ہر کوئی انگلی اٹھائے

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے جو آپ کا فیصلہ ہو گا مجھے منظور ہو گا۔ہیزام نے سنجیدگی سے داداجان کو دیکھتے کہا۔جو ہیزام کی بات پر کھل کر مسکرائے تھے۔

بیٹا جی آپ اپنا فیصلہ مجھے سنا چکے ہو اور آخر میں یہ بھی کہہ رہے ہو کہ میرا فیصلہ تمہیں منظور ہو گا؟ داداجان نے لہجے میں حیرانگی لاتے کہا۔

داداجان میں نے وہی آپ سے کہا جو سچ ہے۔ ہیزام نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

ٹھیک ہے بیٹا میں اسے بارے میں تمھارے باپ سے بھی بات کرتا ہوں اور نماز کو وقت ہو گیا ہے تم بھی پڑھ لو داداجان نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا۔

جی داداجان ہیزام نے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

پہلے تو مجھے ان محترمہ کا دماغ درست کرنا ہے۔ ہیزام نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اپنے قدم عدن کے کمرے کی طرف بڑھا لیے۔

ہیزام دروازہ ناک کرتے اندر داخل ہوا تو عدن ابھی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی اور اسی سٹائل میں ڈوپٹہ لیا ہوا تھا۔

ایک پل کے لیے عدن کو دیکھ کر ہیزام اپنی جگہ پر منجمد ہو گیا۔

جی؟ عدن نے ہیزام کو دیکھتے پوچھا۔

تم نے دادا جان کو منع کیوں کیا کہ تم مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی؟ ہیزام نے سیدھا سوال کیا۔

کیوں تم نے ہی تو کہا تھا تم کسی اور لڑکی کو پسند کرتے ہو تو عدن ایسے انسان کے پیچھے کیوں پڑے جس کا دل پہلے ہی کسی اور پر آ چکا ہے؟ عدن نے منہ بسورتے کہا۔

ہیزام حیرانگی سے عدن کو دیکھ رہا تھا۔

تو اگر میں کسی اور لڑکی سے شادی کر لوں کیا تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا؟ہیزام نے اپنے قدم عدن کی طرف بڑھاتے پوچھا۔

بلکل پڑے گا لیکن میں برداشت کر لوں گی عدن نے صاف گوئی کا مظاہرہ کرتے کہا۔

میں جس لڑکی کو پسند کرتا ہوں وہ کوئی اور نہیں بلکہ تم ہی ہو ہیزام نے دانت پیستے کہا۔

اور ہاں بولنے سے پہلے سو بار سوچ لیا کرو کیونکہ عقلمند انسان پہلے سوچتا ہے پھر بولتا ہے لیکن تمھارے میں تو ہمیشہ سے عقل کی کمی تھی اور مجھے لگتا ہے ہمیشہ رہے گی۔

ہیزام نے اپنی بھڑاس نکالتے کہا۔

عدن کا دل تو ابھی یہ سن کر ہی خوش ہوا تھا کہ ہیزام اسے پسند کرتا ہے لیکن اس کی اگلی باتوں ن ءعدن کو غصہ دلا دیا تھا۔

مسٹر آپ کچھ زیادہ ہی بول رہے ہیں الحمدللہ آپ سے زیادہ عقل میرے پاس ہے تو خبر دار اگر مجھے کچھ کہا تو عدن نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہیزام کو تنبیہ کرتے کہا۔

اگر تمھارے پاس عقل ہے تو اُسے استعمال بھی کیا کرو ہیزام نے تھوڑا عدن کی طرف جھک کر کہا اور پھر وہاں سے نکل گیا۔

عدن ابھی بھی منہ کھولے حیران کھڑی تھی۔

تمہیں تو میں بعد میں دیکھ لوں گی لیکن ابھی میں تھوڑا خوش ہو جاؤں ہائے یہ کھڑوس بھی مجھے پسند کرتا ہے یا اللہ مجھے یقین نہیں آرہا عدن نے خوشی سے جھولتے ہوئے کہا۔

لیکن اسے نہیں معلوم تھا کہ دونوں کی لو سٹوری میں ماہا ویلن بن کر آنے والی ہے۔

جو دونوں کی زندگی حرام کر دے گی۔

صنان بیٹا میں سوچ رہی تھی کہ تم نوال کو شاپنگ کے لیے لے جاؤ اور اُسے اُس کی مرضی کا ولیمے کے لیے جوڑا دلا دینا نمرہ بیگم نے صنان کو تیار دیکھا تو کہا جو شاید باہر جا رہا تھا۔

آپ ایک بار اپنی لاڈلی سے پوچھ لیں کہ وہ میرے ساتھ جانا بھی چاہتی ہے یا نہیں اور آج میں تھوڑا بزی ہوں صنان نے سنجیدگی سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

اسے کیا ہوا؟ لگتا ہے ان دونوں میں پھر سے کوئی نا کوئی جھگڑا ہوا ہے نمرہ بیگم نے پریشانی سے کہا. اور وہاں سے کچن کی طرف چلی گئی۔

صنان آئرپورٹ پر زائشہ کو لینے جارہا تھا۔ وہاں جاتے ہی اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا سامنے ہی اسے بلیک کرتا اور ساتھ بلیک ہی جینز میں چلتی ہوئی زائشہ نظر آگئی تھی۔

بے شک سامنے سے آتے لڑکی بہت خوبصورت تھی۔

زائشہ صنان کے پاس آتے ہی اس کے گلے لگنے لگی لیکن صنان نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا تھا۔

چلیں؟ صنان نے اپنی گلاسز لگاتے کہا تو زائشہ بنا کچھ کہے اس کے ساتھ چل پڑی

گاڑی میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

تم مجھے اپنے گھر لے کر جاؤ گئے؟ زائشہ نے پوچھا۔

کیوں؟ تمہیں میں وہاں کیوں لے کر جاؤں گا؟ صنان نے الٹا سوال کیا۔

کیونکہ میں تمھاری بیوی ہوں زائشہ نے کہا۔

اسی بات کا احترام کرتے ہوئے تمھارا اتنا خیال رکھ رہا ہوں اور تم میرے فلیٹ پر رہو گی۔اور اُس کی تلاش کرو جس کے لیے تم یہاں آئی ہو صنان نے سنجیدگی سے کہا۔

زائشہ خاموش ہو گئی تھی اس کے بعد صنان نے اسے فلیٹ چھوڑا اور خود وہاں سے چلا آیا۔

🖤🖤🖤🖤

ابتہاج نے بہت سے سوٹ دیکھے تھے لیکن اسے رباب کے لیے کوئی پسند نہیں آرہا تھا اب تو رباب بھی تھک گئی تھی۔

ہم گھر کب جائیں گئے؟رباب نے اکتائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

جب مجھے تمھارا لیے کوئی اچھا سا سوٹ پسند آجائے گا ابتہاج نے سنجیدگی سے کہا۔

اتنے زیادہ سوٹ پڑے ہیں ان میں سے کوئی بھی پسند کر لیں رباب نے سامنے پڑے ڈریس کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

شکریہ بتانے کا ابتہاج نے گھورتے ہوئے کہا۔

چلو کسی دوسری شاپ سے دیکھتے ہیں۔ ابتہاج نے رباب کا ہاتھ پکڑتے اسے وہاں سے لے جاتے ہوئے کہا۔

ابتہاج میں تھک گئی ہوں رباب نے معصومیت سے کہا۔

ابتہاج نے رک کر رباب کی طرف دیکھا اور مسکرا پڑا۔

اور ویسے بھی آپ کون سا اس شادی سے خوش ہیں جو اپنی پسند کا میرے لیے سوٹ لینا چاہتے ہیں کوئی بھی لے دیں رباب نے منہ بسوڑتے کہا۔

ابتہاج نے حیرانگی سے رباب کو دیکھا تھا

تمہیں کیا لگتا ہے جو لڑکی مجھے پسند نا ہو اُس کے ساتھ اس طرح گھوم کر شاپنگ کی جاتی ہے؟

ابتہاج نے گھورتے ہوئے پوچھا لیکن رباب کو اس کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی۔

اس سے پہلے رباب کچھ کہتی ایک نسوانی آواز نے ابتہاج کا نام پکارا تھا۔

تم پاکستان کب آئے؟ لڑکی نے چہرے پر حیرانگی کے تاثرات لاتے ابتہاج کو دیکھتے پوچھا۔

رباب نے اس لڑکی کو سر سے پاؤں تک دیکھا تھا۔ جس نے شارٹ شرٹ اور ساتھ گھٹنوں سے اوپر تک کیپری پہنی تھی ڈوپٹہ تو اس کے پاس بلکل بھی نہیں تھا۔

بس کچھ وقت ہی ہوا ہے۔ تم کیسی ہو؟ ابتہاج نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

میں بھی ٹھیک ہوں اور یہ ڈول کون ہے؟ لڑکی نے رباب کی طرف دیکھتے پوچھا رباب نے جلدی سے نے سلام کیا تھا جس کا جواب لڑکی نے خوشی سے دیا۔

شی از مائی وائف ابتہاج نے کمر سے پکڑ کر رباب کو خود کے قریب کرتے کہا۔

واؤ تم نے شادی کر لی اور بتایا بھی نہیں؟ لڑکی نے کہا۔

تم آنا ناہمارے ولیمے پر ابھی صرف نکاح ہوا ہے ابتہاج نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں میں ضرور آتی لیکن میں کچھ دنوں بعد واپس لندن جا رہی ہوں اس لیے تمہیں ابھی مبارک باد دے دیتی ہوں لڑکی نے مسکرا کر کہا۔

شکریہ اور علی کو میر اسلام کہنا ابتہاج نے کہا تو پھر وہ لڑکی رباب سے ملنے کے بعد وہاں سے چلی گئی۔

ابتہاج نے رباب کے چہرے کی طرف دیکھا جو سچ میں تھک چکی تھی۔

چلو گھر چلتے ہیں میں خود تمھارے لیے ڈریس لے آؤں گا ابتہاج نے کہا تو رباب نے اثبات میں سر ہلا دیا دل تو اُس لڑکی کو دیکھ کر ہی اداس ہو گیا تھا وہ کچھ اور ہی سمجھ رہی تھی۔

۔ ابتہاج گاڑی میں بیٹھا تو سامنے سڑک پر اس کی نظری مزکور تھیں

تم کچھ پوچھنا چاہتی ہو؟ ابتہاج نے سنجیدگی سے پوچھا۔

رباب کو حیرانگی ہوئی تھی کہ اسے کیسے پتہ چل گیا کہ وہ کچھ پوچھنا چاہتی ہے۔

جی.....

کیا یہ وہی لڑکی تھی جسے آپ پسند کرتے ہیں؟رباب نے ابتہاج کو دیکھتے پوچھا۔جس نے حیرانگی سے رباب کی طرف دیکھا تھا۔

تمہیں کس نے کہا کہ یہ وہی لڑکی ہے؟ابتہاج نے الٹا سوال کیا۔

آپ ہی نے تو کہا تھا وہ مجھ سے زیادہ پڑھی لکھی اور خوبصورت ہے اس لیے مجھے لگا کہ یہی وہ لڑکی ہے جسے آپ پسند کرتے ہیں رباب نے سنجیدگی سے کہا۔

اگر یہ وہی لڑکی ہوتی تو کیا اُسے میں بتایا کہ تم میری بیوی ہو؟اور کسی بھی لڑکی کو دیکھ کر تم کہہ دوگی کہ اُس لڑکی کو میں پسند کرتا ہوں؟وہ لڑکی اور علی میرے کلاس فیلو تھے اور دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے اس لیے دونوں نے شادی کرلی علی اُس لڑکی کا شوہر ہے۔ابتہاج نے سنجیدگی سے رباب کو دیکھتے کہا جس نے سکون کا سانس لیا تھا۔

اس کا مطلب جس لڑکی کو آپ پسند کرتے وہ کوئی اور ہے؟رباب نے کہا۔

ابتہاج جس کی نظریں رباب کے ہونٹوں پر جمی ہوئی تھیں اس نے جھک پر رباب کی بولتی بند کر دی جس کی آنکھیں پھیل گئیں۔سب کچھ اچانک ہوا تھا کہ رباب کو سنبھلنے کا موقع نہیں ملا

تھوڑی دیر بعد ابتہاج پیچھے ہٹا تو ابھی بھی رباب آنکھیں پھاڑے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

دوبارہ یہی سب کروں پھر ہوش میں آؤ گی؟ ابتہاج نے مسکراہٹ دباتے پوچھا۔

رباب فوراً ہوش میں آئی اور ارد گرد دیکھنے لگی۔

کسی نے ہمیں نہیں دیکھا اور ویسے بھی رات ہے تو گاڑی کے اندر کا تو بلکل بھی نظر نہیں آتا ابتہاج نے گاڑی سٹارٹ کرتے کہا۔

رباب نے کھڑی کی طرف اپنا چہرہ کر لیا تھا اس کا دل ایک سو کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ ابتہاج کو دیکھ سکے ابتہاج رباب کو رخ موڑے دیکھ ہنس پڑا تھا۔

🖤 🖤 🖤 🖤 🖤

دادی جان مجھے نا آپ کو ایک مشورہ دینا تھا۔ عمیر نے دادی جان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا اس وقت اُن کے کمرے میں کوئی بھی نہیں تھا۔

ہاں بول کہی پھر تو کوئی گڑبڑ تو نہیں کر آیا؟ دادی جان نے گھورتے ہوئے پوچھا۔

URDUNovelians

ارے نہیں دادی جان میں نے تو حاکم بھائی کے رشتے کے مطلق بات کرنی تھی۔ اور اس میں آپ لوگوں کا ہی فائدہ ہے۔ عمیر نے جلدی سے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے بول دادی جان نے اپنا چشمہ نیچے کرتے عمیر کی طرف دیکھتے کہا۔

دادی جان میرا نہیں خیال کے کوئی باہر کی لڑکی حاکم بھائی کے ساتھ ٹک سکتی میرا مطلب گزارا کر سکتی ہے اور ایسی کوئی لڑکی چاہیے جو گڑیا کو بھی ماں بن کر پالے عمیر نے دادی جان کو دیکھتے کہا۔

تیری نظر میں کوئی لڑکی ہے تو بتا دادی جان نے فورا کہا۔

میری نظر میں ہے تو لیکن پتہ نہیں آپ کو میری بات پسند آئے گی بھی یا نہیں عمیر نے دادی جان کے تاثرات دیکھتے کہا۔ تو بس نام بتا دادی جان نے کہا۔

میں دعا کی بات کر رہا ہوں وہ گڑیا کو بہت اچھی طرح سنبھالتی ہے۔ اور مجھے لگتا ہے حاکم بھائی کو بھی سیٹ میرا مطلب سنبھال لے گی۔ عمیر نے جلدی سے اپنے لفظوں کی درستگی کرتے کہا۔

تجھے کیا لگتا ہے دعامان جائے گی کچھ دیر بعد دادی نے سوچتے ہوئے کہا۔

دادی جان مجھے ایسا لگتا ہے کہ دعا حاکم بھائی کو پسند کرتی ہے دیکھیے دادی جان آپ کچھ غلط مت سمجھیے گا پسند کرنا کوئی بری بات نہیں ہے عمیر نے جلدی سے صفائی دیتے کہا۔

ارے میں نے کب کہا کہ بری بات ہے یہ تو اچھی بات ہے اگر دعامان جاتی تو ہمیں باہر کی لڑکی لانے کی ضرورت نہیں ہے تو ایسا کر دعا کو میرے پاس بھیج میں ایک بار بچی سے بات کر لوں اگر اُسے کوئی مسئلہ نا ہوا تو گھر میں بات چلاتے ہیں دادی جان نے خوشی سے عمیر کو کہا۔

جی دادی جان میں ابھی بھیجتا ہوں عمیر نے خوشی سے کہا اور وہاں سے باہر چلا گیا۔

باہر نکل کر اس نے بھنگڑے ڈالے تھے۔

تمہیں کیا ہوا؟ دماغ ٹھیک ہے تمھارا دعا جو اسے ہی ڈھونڈ رہی تھی اسے بھنگڑے ڈالتے دیکھ حیرانگی بسے پوچھا۔

بس سمجھو تمھارا کام ہو گیا جاؤ دادی جان تمہیں بلا رہی ہیں

عمیر نے اسے کمرے میں دھکیلتے ہوئے کہا۔

دعا کو تو کچھ سمجھ نہیں آئی تھی۔

نانو آپ نے مجھے بلایا؟ دعا نے دادی جان کو دیکھتے پوچھا۔

ہاں بیٹا بیٹھو مجھے تم سے بات کرنی ہے

دادی جان نے کہا۔

دعا دادی جان کے سامنے ہی بیٹھ گئی تھی۔

میں سیدھی بات کروں گی کیا تم حاکم سے شادی کرنا چاہتی ہو؟ دادی کی بات پر ایک پل ہے لیے دعا شوکڈ ضرور ہوئی تھی اسے سمجھ نہیں آیا کہ کیا جواب دے۔

نانو میری پسند اتنی اہم نہیں ہے دعا نے سنجیدگی نسے کہا۔

ارے کیسے اہم نہیں ہے۔ تو بس مجھے بتا میں خود تیرا نکاح اُس سے پڑھوادوں گی دادی جان نے کہا۔

کیا گھر والے مان جائیں گئے؟ دعا نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

کیسے نہیں مانے گئے تو بس ہاں یاناں بول دادی نے اپنی چھڑی پکڑتی کہا۔

میری طرف سے ہاں ہیں نانو دعا نے دادی جان کے گلے لگتے کہا۔

لو میری بچی مجھے تو پہلے بتادیتی فضول میں ہم باہر رشتے تلاش کر رہے تھے۔

اب بس تو سب کچھ اپنی نانو پر چھوڑ دے دادی نے پیار سے دعا کا ماتھا چومتے کہا۔

چلو اب اپنے گھر جاؤ رات کافی ہو گئی ہے۔دادی جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جی نانو جان دعا نے کہا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

لیکن سامنے ہی حاکم کھڑا خونخوار نظروں سے دعا کو دیکھ رہا تھا۔اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ وہ سب کچھ سن چکا ہے اور یہ سچ بھی تھا وہ یہاں دادی سے بات کرنے آیا تھا جب اس نے دونوں کی بات سنی۔

حاکم نے دعا کی کلائی پکڑی اور اسے کھینچنے کے انداز میں اپنے کمرے کی طرف لے گیا۔

کمرے میں جاتے ہی اس نے دروازہ بند کیا۔

دعا کے ہاتھ کو چھوڑا جو دیوار کے ساتھ جا لگی تھی۔

تمہیں کچھ زیادہ ہی شوق نہیں ہے اپنی زندگی جہنم بنانے کا حاکم نے دعا کے دائیں اور بائیں جانب ہاتھ کا گھیر ابناتے کرخت لہجے میں کہا۔

غصے سے اس کی ماتھے کی رگیں پھول رہی تھیں۔ اتنے قریب سے حاکم کو غصے میں دیکھ کر دعا کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

جواب دو زیادہ شوق ہے نا تمہیں مجھ سے شادی کا؟ حاکم نے زور سے دیوار پر ہاتھ مارتے کہا۔ دعا نے ڈر کے مارے آنکھیں بند کر لیں تھیں۔

جواب دو زیادہ شوق ہے نا تمہیں مجھ سے شادی کا؟ حاکم نے زور سے دیوار پر ہاتھ مارتے کہا۔ دعا نے ڈر کے مارے آنکھیں بند کر لیں تھیں۔

اب ڈر کیوں رہی ہو؟

URDUNovelians

پوری زندگی شادی کے بعد میرے ساتھ ہی تو گزارنی ہے تو ابھی سے ڈرنا کیسا؟ اور میں تو شادی کے بعد دوبارہ اپنے گھر چلا جاؤں گا پھر تمہیں میرے قہر سے کون بچائے گا؟ حاکم نے دعا کے ڈرے ہوئے چہرے پر نظریں گاڑھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

اب تو میں بھی چاہتا ہوں یہ نکاح ہو اور جو تمھارے سر پر میرے پیار کا بھوت چڑھا ہوا ہے وہ بھی اتر جائے گا۔

حاکم نے دانت پیستے کہا اسے دعا پر شدید غصہ آرہا تھا۔ جو اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی زندگی خراب کرنا چاہتی تھی حاکم جانتا تھا کہ وہ کبھی بھی دعا کو خوش نہیں رکھ سکتا۔ لیکن دعا تو پیار میں کچھ زیادہ ہی آندھی ہو گئی تھی۔

جاؤ یہاں سے اور نکاح سے پہلے مجھے اپنی شکل مت دکھانا تم سے اُس دن بات کروں گا جس دن تمھارے جملہ حقوق اپنے نام کرلوں گا۔

حاکم نے دعا کو ہاتھ سے پکڑ کر اسے دروازے سے باہر بھیجتے کہا اور اس کے منہ پر دروازہ بند کیا تھا۔

دعا کا چہرہ ذلت اور شرمندگی سے سرخ ہو گیا تھا۔

آنسو نا چتے ہوئے بھی اس کی آنکھوں سے باہر آئے تھے۔

دعا نے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا اور بھاگتی ہوئی گھر سے باہر نکل گئی۔

شکر ہے سب اپنے کمروں میں تھے اور کسی نے اسے نہیں دیکھا۔

دعا اپنے کمرے میں داخل ہوتے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے رونے لگی۔

اگلے دن ماریہ کو یونی میں کچھ کام تھا اور وہ اکیلی یونی گئی تھی۔ صفیہ نے عمیر کو اسے واپس لانے کا کہا لیکن ریحان نے عمیر کو منع کر دیا ہے وہ خود اسے لے آئے گا۔

ریحان گاڑی میں بیٹھا ماریہ کا انتظار کر رہا تھا جب اسے ماریہ سامنے سے چلتی ہوئی نظر آئی لیکن اس کے ساتھ ایک لڑکا بھی موجود تھا اور ریحان کو اس کا ہنس پر بات کرنا بلکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔

ریحان اپنی گاڑی سے باہر نکلا گلاسز ابھی بھی اس نے لگائی ہوئی تھی۔

ماریہ نے عمیر کی جگہ ریحان کو سامنے دیکھا تو ایک پل کے لیے ماریہ کے چہرے پر ایک سایہ سا آکر گزرا۔

یہ کون ہے ماریہ ؟ لڑکے نے ریحان کی طرف اشارہ کرتے پوچھا۔

URDUNovelians

آپ کے ساتھ جو محترمہ کھڑی ہیں وہ میری زوجہ محترمہ ہیں ریحان نے تیکھے لہجے میں کہا۔لڑکے کے ساتھ ماریہ کی آنکھیں بھی حیرت سے پھیل گئی تھیں۔

ماریہ تمھاری شادی کب ہوئی؟لڑکے نے حیرانگی سے پوچھا۔

ایک سال ہو گیا ہے اور بہت جلد رخصتی بھی ہے تم ضرور آنا بہن کی رخصتی میں بھائی کا ہونا بھی تو ضروری ہے۔ریحان نے مسکراتے ہوئے کہا اور ماریہ کو بازو سے پکڑ کر گاڑی میں بیٹھایا سامنے وہ لڑکا حیران کھڑا تھا جو ماریہ کا دوست بھی تھا۔

ریحان نے غصے سے گاڑی سٹارٹ کی ماریہ کو تو اسے خاموش دیکھ کر خوف آرہا تھا وہ پوری رات ریحان کے بارے میں سوچتی رہی تھی اب جب اس کے دل میں تھوڑی سی ریحان کے لیے نرمی آئی تھی۔شاید پھر سے ختم ہونے والی تھی۔

ریحان گاڑی آہستہ چلاؤ۔ماریہ نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

فکر مت کرو تمہیں مرنے نہیں دوں گا ریحان نے دانت پیستے کہا۔

وہ میرا صرف دوست ہے ماریہ نے جلدی سے کہا وہ خود نہیں جانتی تھی کہ وہ کیوں اسے صفائی دے رہی ہے۔ماریہ کی بات سن کر ریحان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔ لیکن فوراً ہی اس نے اپنی مسکراہٹ چھپالی

میں نے تم سے پوچھا؟ ریحان نے گاڑی روکتے ماریہ کو دیکھتے کہا۔

میں صرف بتارہی ہوں اور تم نے کیوں اُس کے سامنے کہا کہ میں تمھاری بیوی ہوں ؟ماریہ نے پوچھا۔

تو کیا نہیں ہو ؟ ریحان نے الٹا سوال کیا۔

ہوں لیکن ماریہ کو سمجھ نہیں آئی کہ کیا جواب دے۔

میں نے اس لیے اُسے بتایا کہ کہ آئندہ وہ تم سے کچھ فاصلے پر رہ کر بات کرے اور جتنی جلدی ہو سکے لڑکوں سے اپنی دوستی ختم کرلو ریحان نے سامنے. دیکھتے کہا۔

کیوں میں کیوں تمھاری بات مانو میں وہی کروں گی جو میرا دل چاہے گا ماریہ نے ریحان کو گھورتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے مسز میں بھی وہی کروں گا جو میرا دل کرے گا۔ ریحان نے ماریہ کی طرف جھکتے اس کے ہونٹوں پر نظریں گاڑھتے ذومعنی انداز میں کہا۔

یہ کیا کر رہے ہو تم؟ ماریہ نے ریحان کو اپنی طرف آتے دیکھا تو گھبرائے لہجے میں پوچھا۔

اپنی مرضی ریحان نے گہری نظروں سے ماریہ کو دیکھتے کہا جو سچ میں گھبرا گئی تھی۔

ریحان نے ماریہ کی سہمی ہوئی شکل دیکھی تو قہقہہ لگائے ہنس پڑا اور ماریہ سے پیچھے ہٹ گیا۔

تم خود کو جتنا مرضی بہادر بنالو میرے سامنے تمھاری بولتی بند ہو جاتی ہے ریحان نے گاڑی سٹارٹ کرتے کہا۔

ماریہ نے گہرا سانس لے کر ریحان کو گھورا تھا اس وقت وہ کچھ اور کر بھی نہیں سکتی تھی اس لیے خاموشی سے باہر سڑک کو دیکھنے لگی۔

مجھے آپ سب سے حاکم کے رشتے کی بات کرنی ہے دادی جان نے سب کے چہروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

سب لوگ دادی جان کو دیکھ رہے تھے۔ میں چاہتی ہوں کہ باہر کی لڑکی لانے سے بہتر ہے ہم اپنے ارد گرد دیکھ لیں۔ ہو سکتا ہے باہر کی لڑکی کو لانے کی ضرورت نا پڑے۔

اب پتہ نہیں باہر کی لڑکی کسی ہوتی ہے گڑیا کا خیال رکھتی ہے یا نہیں مجھے نہیں معلوم اس لیے میں چاہتی ہوں کہ دعا کا نکاح حاکم سے پڑھوا دیا جائے وہ گڑیا کا بھی اچھے سے خیال رکھے گی اور حاکم کو بھی سنبھال لے گی۔ دادی جان کی آخری بات پر حاکم کے چہرے پر نا سمجھی کے تاثرات ابھرے تھے۔

باقی سب تو دادی جان کی بات سن کر حیران تھے کیونکہ دعا حاکم سے بہت چھوٹی تھی۔

امی جان آپ نے یہ فیصلہ کیا ہے تو سوچ سمجھ کر لیا ہو گا لیکن پہلے سکینہ اور جہانگیر سے بھی پوچھ لینا چاہیے۔

صاقب صاحب نے کہا۔

بھائی صاحب مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے اور ہاں مجھے پوری امید ہے کہ میری بیٹی حاکم کے ساتھ خوش رہے گی۔ جہانگیر جو دو دن پہلے ہی واپس آیا تھا اس نے مسکرا کر کہا۔

سکینہ کے ساتھ ابتہاج بھی مطمئن تھا۔

کیونکہ رات دادی جان سکینہ اور ابتہاج سے بات کر چکی تھی۔ ابتہاج کو حاکم سے کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن وہ دعا بہت چھوٹی تھی۔ اور حاکم پہلے سے شادی شدہ تھا اور ایک بچی کا باپ بھی تھا اور اپنا یہی پوائنٹ ابتہاج نے دادی جا کے سامنے رکھا لیکن جب دادی جان نے بتایا کہ دعا حاکم کو پسند کرتی ہے تو دونوں خاموش ہو گئے کیونکہ ابتہاج کو اپنی بہن کی خوشی زیادہ عزیز تھی جب دعا کی اپنی پسند شامل تھی تو پیچھے کچھ رہتا ہی نہیں تھا باقی حاکم میں کوئی برائی نہیں تھی۔

اور سکینہ بیگم نے جہانگیر صاحب سے بھی بات کر لی تھی۔

URDUNovelians

حاکم خاموشی سے بیٹھا سن رہا تھا لیکن غزالہ کو یہ رشتہ بلکل بھی منظور نہیں تھا وہ شروع سے سکینہ سے جلتی تھی اب اُس کی بیٹی کو بہو بنانا بلکل بھی نہیں چاہتی تھی۔

امی جان مجھے یہ رشتہ منظور نہیں ہے غزالہ نے سنجیدگی سے کہا۔

تجھے کیا مسئلہ ہے؟ دادی جان نے سرد لہجے میں پوچھا۔

امی جان دعا بہت چھوٹی ہے میرا مطلب ہے کہ حاکم اور دعا کا کوئی جوڑ نہیں بنتا غزالہ نے جلدی سے کہا۔

چھوٹی نہیں بائیس سال کی ہے اور تو اپنے تجربے اپنے پاس رکھ دونوں بہت خوش رہیں گئے۔ دادی جان نے ڈپٹتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے امی جان اگر کسی کو اس رشتے سے مسئلہ نہیں تو ہمیں کیا ہو سکتا ہے اور حاکم اپنا بچہ ہے دعا اپنوں میں ہی جا رہی ہے اس سے اچھی بات کیا ہو سکتی ہے راشد صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تو پھر ٹھیک ہے ابتہاج اور صنان کے ولیمے پر ان دونوں کا بھی نکاح پڑھوا دیں گئے دادا جان نے خوشی سے کہا۔

نانا جان مجھے بھی ایک بات کرنی تھی۔

عید میں ابھی کچھ دن پڑے ہیں اور مجھے میرا بوس کام کے سلسلے میں دوسرے شہر بھیج رہا ہے تو میں چاہتا ہوں میرا کل ہی نکاہو جائے اور میں دعا اور گڑیا دونوں کو اپنے ساتھ لے جاؤں کیونکہ میں گڑیا کو یہاں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تو دعا اُسے سنبھال لے گی۔ اور میرا جانا بھی ضروری ہے۔ حاکم نے سنجیدگی سے کہا۔

کل کچھ زیادہ ہی جلدی نہیں ہے میرا مطلب ہے اس ہفتے کے آخر میں یہ نکاح رکھ لیتے ہیں۔ داداجان نے کہا۔

ناناجان اگر گڑیا کا مسئلہ نا ہوتا تو میں آپ سب کی بات مان لیتا لیکن گڑیا کو میں اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں کیونکہ اُس کے بغیر میں نہیں رہ سکتا اور کل رات میں نے نکلنا ہے اور پھر نکاح تو پڑھوانا ہی ہے تو کل کیوں نہیں حاکم نے داداجان کو دیکھتے کہا۔

ناناجان حاکم ٹھیک کہہ رہا ہے کام بھی ضروری ہے تو کل ہی ان دونوں کا نکاح پڑھوا دیتے ہیں ابتہاج نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا۔

ٹھیک ہے پھر بہو تم لوگ نکاح کی تیاریاں کرو۔ کسی چیز کی کمی نہیں ہونی چاہیے داداجان نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا۔

غزالہ ابھی بھی غصے میں بیٹھی تھی۔

سکینہ نے غزالہ کو دیکھا اور وہاں سے چلی گئی آہستہ آہستہ باقی سب بھی وہاں سے نکل گئے تھے۔ پیچھے صاقب اور راشد کو دادا جان سے بزنس کے معاملے میں کچھ بات کرنی تھی اس لیے وہ دونوں وہی رکے تھے

میری تو کوئی اوقات ہی نہیں ہے لڑکے کی ماں ہوں لیکن مجھ سے کسی نے پوچھنا گوارا نہیں کیا۔

غزالہ اپنا غصہ ماہا کے سامنے نکال رہی تھی۔

موم کیا ہو گیا ہے بھائی کون سا پہلے آپ کی مٹھی میں تھے جو اب انہوں نے آپ کے خلاف جا کر دعا سے نکاح کر رہے ہیں۔

وہ ہمیشہ اپنی مرضی کرتے تھے اور اب بھی اپنی مرضی کر رہے ہیں اس میں اتنا پریشان ہونے کی کیا بات ہے؟ ماہا نے موبائل سے نظریں اٹھاتے اپنی ماں کو دیکھتے کہا۔

مجھے مسئلہ دعا سے نہیں ہے مجھے مسئلہ اپنی بہن سے ہے جو مجھے کبھی بھی ایک آنکھ بھی پسند نہیں ہے اب اُس کی بیٹی کو میں اپنی بہو بنالوں ہر گز نہیں غزالہ نے غصے سے کہا۔

موم کہہ تو آپ ایسے رہی ہیں جیسے آپ کے کچھ بھی کرنے سے یہ نکاح رک جائے گا؟ آپ کچھ بھی کرلیں یہ نکاح تو کر رہے گا خیر مجھے ایک ضروری کام یاد آگیا ہے میں جارہی ہوں آپ ٹھنڈا پانی پیں غصہ ٹھنڈا ہوگا ماہا نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔ غزالہ نے غصے سے ماہا کو جاتے ہوئے دیکھا تھا۔

ٹھیک ہی تو وہ کہہ کر گئی تھی کون میری سنے گا غزالہ نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

URDUNovelians

دعا پوری رات بے چین رہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ حاکم اتنا غصے میں کیوں تھا پوری رات سوچنے کے بعد اس نے سوچا تھا کہ اتنی جلدی وہ ہار نہیں مان سکتی اگر وہ سچ

میں حاکم سے محبت کرتی ہے تو اس کے دل میں اپنے لیے محبت کا جگانا ہو گا۔ اور آج ایک نئے عزم سے دعا اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی اسے لگ رہا تھا کہ سب کچھ بہت آسان ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی جو شخص شادی سے پہلے اسے سخت ناپسند کرتا ہے وہ شادی کے بعد اس کے ساتھ کیا کرے گا۔

کیسی ہو دعا؟ رباب نے دعا کو دیکھتے پوچھا۔ جو نوال سے ملنے آئی تھی۔ نوال پیچھلے دو دنوں سے یہی پر تھی۔

میں ٹھیک ہوں آپی آپ کیسی ہے دعا نے خوشگوار لہجے میں پوچھا۔

میں بھی ٹھیک ہوں یہ بتاؤ نوال کہاں ہے؟ رباب نے پوچھا۔

اپنے کمرے میں بند ہے پتہ نہیں اُسے کیا ہو گیا ہے دعا نے نوال کے کمرے کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

چلو ٹھیک ہے میں اُسے دیکھ لیتی ہوں اور تمہیں بہت بہت مبارک ہو رباب نے مسکرا کر کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

یہ مجھے کس خوشی میں مبارکباد دے کر گئی ہیں؟ دعا نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے خود سے کہا۔ اور دادی جان کے گھر کی طرف چلی گئی۔

رباب دروازہ ناک کر کے کمرے میں داخل ہوئی تو نوال بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔

ارے آپی آپ؟ نہیں بھابھی صاحبہ نوال نے رباب کو دیکھتے مسکرا کر کہا۔

جس پر رباب بھی ہنس پڑی تھی۔ تمھاری طبیعت ٹھیک ہے؟ تم آئی نہیں وہاں رباب نے سنجیدگی سے پوچھا۔

جی آپی میں ٹھیک ہوں نوال نے نظریں جھکا کر کہا۔

صنان سے جھگڑا ہوا ہے ؟رباب نے پیار سے نوال کا چہرہ اوپر کرتے پوچھا۔ جس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

غلطی کس کی تھی ؟رباب نے دوسرا سوال کیا۔

صنان کی نہیں. میری بھی ہم. دونوں کی تھی مجھے لگتا ہے میں کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔نوال نے رباب کو دیکھتے کہا۔

میاں بیوی میں جھگڑے تو ہوتے رہتے ہیں نوال تم دونوں کو آپس میں بات کر کے اس مسئلے کو حل کرنا چاہیے ایک دوسرے سے بات نہیں کرو گئے تو مزید غلط فہمیاں پیدا ہو گی۔

رباب نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

جی آپی میں نے بھی سوچا ہے کہ صنان سے بات کروں گی۔نوال نے رباب کو دیکھتے کہا۔

گڈ گرل اب جلدی سے تیار ہو جاؤ اور تمہیں پتہ ہے کل دعا اور حاکم بھائی کا نکاح ہے

رباب نے خوشی سے نوال کو دیکھتے کہا۔

کیا؟ کل دعا کا نکاح ہے اور مجھے کسی نے بتایا نہیں لیکن اتنی جلدی وہ بھی حاکم بھائی سے ؟

نوال نے ایک ہی سانس میں سارے سوال پوچھ ڈالے

لڑکی بریک پر پاؤں رکھو میں بتاتی ہوں رباب نے کہا اور اسے ساری بات بتانے لگی جسے

نوال بہت غور سے سن رہی تھی۔

URDUNovelians

تمھاری امی حضور اُس لفنگے زوہیب کے ساتھ تمھاری شادی کروانا چاہتی ہے؟ براق غصے میں زوہا کے سامنے آیا اور سنجیدگی سے پوچھا وہ ابھی غزالہ اور صفیہ کی بات سن کر آرہا تھا۔ جو زوہا اور زوہیب کی بات کر رہی تھیں۔

تمہیں کس نے کہا؟ زوہا نے حیرانگی سے پوچھا۔

تمھاری امی اور پھپھو کی باتیں سن کر آرہا جب سے یہ پھوپھو گھر آئی ہیں کچھ کا کچھ نا کچھ الٹا ہی کر رہے دم. لیں گی۔ براق نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

براق وہ تم سے بڑی ہیں تمیز سے بات کرو زوہا نے گھورتے ہوئے کہا۔

میرے اندر تمیز بلکل بھی نہیں ہے اور ہاں اگر تم نے اس شادی کے لیے ہاں کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ براق نے غصے سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

زوہا ابھی بھی حیران کھڑی تھی۔ کیا یہ سچ کہہ رہا تھا؟ زوہیب اور میں نہیں نہیں میرا ٹیسٹ اتنا بھی خراب نہیں ہے لیکن یہ کیا بول کر گیا ہے اسے کیوں میری شادی کا سن کر اتنا غصہ آرہا ہے زوہا نے پر سوچ انداز میں کہا۔

خیر تمہیں تو بعد میں دیکھتی ہوں ابھی مجھے بہت کام ہیں۔ زوہا نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

رباب کمرے سے باہر آگئی تھی اور نوال کا انتظار کر رہی تھی جس نے کہا تھا کہ وہ پانچ منٹ تک آتی ہیں۔ لیکن ابھی تک نہیں آئی تھی۔

زہِ نصیب محترمہ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟ ابتہاج نے رباب کو دیکھتے پوچھا۔

جس کا چہرہ ابتہاج کو دیکھتے ہی سرخ ہو گیا تھا۔ ابتہاج نے یہ منظر بڑی دلچسپی سے دیکھا تھا۔

ابتہاج نے اپنے قدم رباب کی طرف بڑھائے

آپ وہی رک جائیں میں گھر جا رہی ہوں رباب نے ابتہاج کو خود کی طرف آتے دیکھا تو جلدی سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

تم ڈر کیوں رہی ہو مسز؟ ابتہاج نے مسکراہٹ دباتے پوچھا۔

کیونکہ آپ کو شرم نہیں آتی کہی بھی شروع ہو جاتے ہیں رباب کی زباب پھسلی اور جو منہ میں آیا بول دیا۔

میں نے ایسا کیا کیا مسز؟ ابتہاج نے رباب کے قریب آتے اس کے نچلے ہونٹ کو سہلاتے ہوئے سرگوشی نما انداز میں پوچھا۔

ابتہاج کے قریب آنے پر رباب نے اپنا خشک حلق تر کیا تھا۔

وہ میرا مطلب تھا رباب نے کپکپاتے لہجے میں کہا۔

کیا مطلب تھا آپ کا؟ ابتہاج نے جھک کر پوچھا۔

آپ کو اچانک کیا ہو گیا ہے ؟ رباب نے معصومیت سے ابتہاج کو دیکھتے پوچھا۔

یہ تو مجھے بھی معلوم نہیں ہے بس تمہارا جادو چل گیا ہے۔ جادوگرنی ابتہاج نے شرارتی لہجے میں کہا اور رباب کی گال پر بوسہ دے کر وہاں سے چلا گیا کیونکہ اس نے نوال کو سیڑھیاں اترتے دیکھ لیا تھا۔

میں جادوگرنی ہوں ؟ رباب نے اپنی گال پر ہاتھ رکھے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

کیا ہوا آپی ؟ نوال نے رباب کو بت بنے دیکھا تو پوچھا۔

ہاں کچھ بھی نہیں چلو رباب نے جلدی سے کہا اور نوال کا ہاتھ پکڑ کر اسے وہاں سے لے گئی۔

💔💔 💔💔 💔💔 💔💔

گھر میں نکاح کی تیاریاں چل رہی تھی۔ دعا نے جب اپنے نکاح کا سنا تو اسے یقین نہیں آیا لیکن وہ بہت خوش تھی۔ اور اپنی خوشی میں یہ بھی بھول گئی تھی کہ حاکم نے اسے کیا کہا تھا۔

تم خوش ہو؟ عمیر نے دعا کو اکیلے کھڑے دیکھا تو پوچھا۔

ہاں میں بہت خوش ہوں تھینک یو سو مچ دعا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مجھے تمھارا شکریہ نہیں چاہیے دیکھو دعا تمھاری اور حاکم بھائی کی نیچر میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اگر تمہیں لگتا ہے کہ زندگی بہت آسان گزرے گی تو ایسا بلکل بھی نہیں ہے۔

میں بس تمہیں یہی کہنا چاہوں گا تمہیں بہادر بننا ہو گا جتنی بھی مشکلات آئیں صبر سے کام لینا عمیر نے سنجیدگی سے کہا۔

عمیر تم مجھے ڈرا کیوں رہے ہو دعا نے گہرا سانس لیتے کہا۔

ڈرا نہیں رہا حقیقت بتا رہا ہوں سب کچھ جیسا نظر آتا ہے ویسا بلکل بھی نہیں ہوتا۔

میری یہی دعا ہے کہ اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے آگے تمھارا اپنا نصیب عمیر نے ہلکا سا مسکرا کر کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

دعا اس کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

پورا دن تیاریوں میں گزرا تھا اور اگلا دن میں آگیا تھا۔

ظہر کے بعد بڑوں کی موجودگی میں دونوں کا نکاح پڑھوا دیا گیا تھا۔

دعا کے چہرے سے مسکراہٹ جانے کا نام نہیں بلے رہی تھی۔ وہ بہت خوش تھی۔

اس نے سفید رنگ کا شرارہ پہنا ہوا تھا۔ جس میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

تم خوش ہو نا دعا؟ سکینہ بیگم نے دعا کے سامنے بیٹھتے پوچھا۔

ماما میں بہت خوش ہوں دعا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میری دعا ہے میری بیٹی ہمیشہ خوش ہی رہے سکینہ نے پیار سے دعا کا ماتھا چومتے کہا۔

میں چاہتی تو نہیں تھی کہ یہ سب کچھ اتنی جلدی ہو لیکن حاکم کی بات بھی ٹھیک ہے اُس کا جانا بھی ضروری ہے۔ سکینہ نے افسردگی سے کہا۔

ماما آپ پریشان کیوں ہو رہی ہیں میری بہن سب سنبھال لیں گی اور بہت جلد اس نے واپس آجانا کچھ دنوں کی تو بات ہے نوال نے ماحول کو ہلکا پھلکا کرتے کہا۔

اور دعا تم مجھے بتا دو میں میں تمھارا بیگ پیک کر دیتی ہوں نوال نے مسکراتے ہوئے کہا تو دعا اسے اپنے کپڑوں کا بتانے لگی تھی۔

سکینہ دونوں کو خوش دیکھ کر مسکرا رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد سکینہ بیگم وہاں سے چلی گئی جب دروازہ ناک ہوا نوال نے دیکھا تو وہاں حاکم کھڑا تھا۔

مجھے دعا سے بات کرنی تھی۔

حاکم نے سنجیدگی سے کہا۔

جی جی ضرور نوال کہتے ہی دعا کو ایک ماری اور وہاں سے چلی گئی۔

لیکن نا جانے کیوں حاکم کو دیکھ کر دعا کے چہرے پر ڈر کا سایہ لہرایا تھا۔

حاکم سنجیدگی سے دعا کو دیکھ رہا تھا جو سفید رنگ کے سوٹ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی لیکن حاکم کو دعا کی خوبصورتی سے کہاں فرق پڑتا تھا۔

نکاح مبارک ہوں مسز حاکم اور حاکم چلتا ہوا دعا کے قریب آیا دعا چہرے پر خود لیے حاکم کو دیکھ رہی تھی حاکم نے جھک کر اس کے کان کے پاس کہا۔

اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا اب تمہیں میرے قہر سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ تم نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی مجھ سے نکاح کر کے کی ہے جس کا پچھتاوا تمہیں ساری زندگی رہے گا۔

تمہیں کیا لگتا ہے کیوں میں نے جلدی نکاح کیا؟ تا کہ تمھارے سر پر چڑھے پیار کے بھوت کو اتار سکوں حاکم نے طنزیہ لہجے میں دعا کے کان کے پاس کہا اس کی گرم سانسوں کی تپش اس کی گردن کو جھلسا رہی تھی۔

حاکم جیسے ہی کمرے سے باہر گیا تھا۔ دعا خاموش سی ہو گئی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ شادی تو حاکم نے کرنی ہی تھی اگر اس کے ساتھ نکاح ہو گیا تو وہ اتنا غصہ کیوں ہو رہا ہے۔

یہی بات اسے سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔

کیا ہوا دعا؟ عدن نے رباب کے پاس بیٹھتے پوچھا۔

ہاں کچھ بھی نہیں دعا نے ہوش میں آتے جلدی سے کہا۔

اچھا تم جلدی سے چینج کر لو پھر تم لوگوں نے نکلنا بھی ہے میں نے گڑیا کو تیار کر دیا ہے وہ اپنی پاپا کے پاس ہے۔ عدن نے دعا کو دیکھتے کہا۔

میں نے کہاں جانا ہے؟ دعا نے نا سمجھی سے عدن کو دیکھتے پوچھا۔

عدن نے گھور کر دعا کو دیکھا تھا۔

باجی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آپ کا نکاح ہوا ہے حاکم بھائی کے ساتھ اور اب آپ نے اُن کے ساتھ جانا ہے۔عدن مے میٹھے سے لہجے میں طنز کرتے کہا۔

اوہ ہاں میرا تو نکاح ہوا ہے دعا نے جلدی سے کہا۔

ابھی نکاح ہوا ہے اور میڈم کا دماغ بھی گھوم گیا۔

میری بہن تم نے اپنا دماغ سیٹ رکھنا ہے بلکہ حاکم بھائی کے دماغ کی چٹنی بنانی ہے اپنی نہیں جاؤ چینج کر کے آؤ باہر سب تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔عدن نے سرخ رنگ کا جوڑا بیڈ پر رکھتے کہا۔اور خود باہر چلی گئی۔

لو دعا آج سے تیرا اللہ مالک ہے پتہ نہیں حاکم کس بات کا غصہ تجھ پر نکال رہے ہیں دعا نے وہاں سے اٹھتے ہوئے جوڑے کو پکڑتے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور چینج کرنے چلی گئی۔

دعا باہر آئی تو حاکم گڑیا کو اٹھائے کھڑا تھا۔

جو شاید اسی کا انتظار کر رہا تھا۔

دعا ابتہاج کے پاس آئی جس نے اسکے سر پر پیار دیا تھا۔

اپنا بہت سا خیال رکھنا ابتہاج نے مسکراتے ہوئے کہا۔

دعا سب سے ملنے کے بعد آخر میں عمیر کے پاس آئی جو کے مسکرا کر دیکھا تھا۔

میں اپنی دوست کو ہنستا مسکراتا بھیج رہا ہوں جب تم یہاں واپس آؤ تو یہی خوشی تمھارے چہرے پر ہو ٹھیک ہے؟ عمیر نے مسکرا کر کہا۔

میں پوری کوشش کروں گی تمھاری ہنستی مسکراتی دوست کو واپس لانے کی دعا نے ایک نظر حاکم کو دیکھتے کہا۔

چلو بچو فلائٹ کا ٹائم ہو رہا ہے دادا جان نے کہا حاکم تو بائے روڈ جانا چاہتا تھا لیکن ابتہاج ٹکٹ لے آیا جس کی وجہ سے حاکم کو بھی ابتہاج کی بات ماننی پڑی۔

آخر سالے کی بھی تو بات ماننی تھی۔

دعا نے گہرا سانس لیا اور سب کی دعاؤں میں تینوں گھر سے نکلے تھے۔

گڑیا تو پورے راستے سوتی رہی تھی۔ حاکم نے دعا سے بات نہیں کی تھی۔

گھر پہنچتے ان کو صبح ہو گئی تھی۔

حاکم کو اس کی کمپنی کی طرف سے فلیٹ ملا تھا۔

دعا تو آتے ہی گڑیا کو لے کر کمرے میں جا کر سو گئی تھی۔

تم مجھے گھور کیوں رہی ہو؟ صنان نے سنجیدگی سے نوال کو دیکھتے پوچھا جو کب سے بیٹھی صنان کو دیکھ رہی تھی۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے نوال نے سیدھی ہوتے صنان کو کہا۔

ہاں کرو صنان نے بغور نوال کا چہرہ دیکھتے کہا۔

دیکھو ہمیں چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنا نہیں چاہیے اس لیے تم مجھے جلدی سے سوری بولو اور بات کو ختم کرو نوال نے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔

صنان تو اپنی بیوی کی سوچ پر عش عش کر اٹھا تھا۔

جھگڑا کس نے کیا زرا آپ مجھے بتانا پسند کریں گئ؟ صنان نے سینے پر ہاتھ باندھتے دانت پیستے پوچھا.

افکورس تم نے اب تمھیں زیادہ شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔اور جلدی سے مجھے سوری بولو نوال نے کندھے اچکاتے کہا۔

یا اللہ کیا لڑکی ہے یہ؟ صنان نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

نوال میڈم یہ خادم آپ سے معافی مانگتا ہے برائے مہربانی اسے معاف کر دیں اس سے ایک بہت بڑی غلطی سرزرد ہو گئی ہے تو وہ آپ سے تہہ دل سے معافی کا طلبگار ہے۔صنان نے نوال کو دیکھتے نظریں جھکا کر مودبانہ انداز کہا۔

نوال صنان کو دیکھ کر ہنس پڑی تھی۔

ٹھیک ہے میں تمھیں معاف کرتی ہوں کیا یاد کرو گئے کہ کس سخی سے پالا پڑا تھا تمھارا نوال نے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔

صنان نے نوال کو بازو سے پکڑ کر خود کے قریب کیا۔

تم سے محبت کرتا ہوں اس لیے تمھاری کوئی بھی بات میں آنکھیں بند کر کے ماننے کو تیار ہوں بس کوشش کیا کرو کہ اپنی قینچی کی طرح چلتی زبان کو تھوڑا قابو میں رکھو

صنان نے نوال کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھتے مسکراہٹ دباتے کہا۔

تم ایک نمبر بتمیز انسان ہو صنان نوال نے دانت پیستے کہا۔

ہاں جانتا ہوں اور موم کہہ رہی تھی تمہیں ولیمے کا جوڑا دلا دوں تو آج تیار رہنا صنان نے نوال کے ناک کو کھینچتے ہوئے کہا۔

میں تو کہی نہیں جا رہی بلکہ دادی جان کو جا کر کہتی ہوں کہ میں تمھارے ساتھ شاپنگ پر جانا چاہتی لیکن تم منع کر رہے ہو جب دادی جان کی ڈانٹ پڑیں گی نا پھر تمہیں پتہ چلے گا کہ میری زبان کتنی تیز ہے۔نوال نے غصے سے صنان کو دیکھتے کہا۔جو قہقہہ لگائے ہنس پڑا تھا۔

میں نے تیز تو کہا ہی نہیں صنان نے ہنستے ہوئے کہا۔

اوہ ہاں قینچی کی طرح چلتی ہے یہ تو کہا ہے نانوال نے جلدی سے کہا۔

اچھی طرح سوچ لو کہ میں نے کیا کہا ہے اور تھوڑی دیر تک نکلتے ہیں تیار رہنا ڈرامہ کوئین صنان نے مسکرا کر کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

پیچھے نوال صنان کی پشت لو گھور کر دیکھ رہی تھی۔

تم سارا دن کچن میں کیا کرتی رہتی ہو؟ ابتہاج جو ابھی آفس سے سیدھا یہاں آیا تھا رباب کو کچن میں دیکھتے کہا۔

آپ کو آفس میں کیا کام نہیں ہوتا جو اتنی جلدی گھر واپس آجاتے ہیں آپ؟ رباب نے مڑ کر ابتہاج کو دیکھتے پوچھا۔

اپنے کام کا یہی تو فائدہ ہوتا جب مرضی آجاؤ

ابتہاج نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

رباب شکر ہے تم مجھے یہی مل گئی غزالہ نے کچن میں داخل ہوتے کہا۔

جی پھپھو آپ کو کچھ کام تھا؟ رباب نے پوچھا۔

ہاں وہ میں کہہ رہی تھی آج ڈنر میں تم بریانی بنالو ساتھ قورمہ، کباب، شامی اور میٹھے میں بھی کچھ اچھاہی بنالینا ماہا کا دل کر رہا ہے یہ سب چیزیں کھانے کو غزالہ نے رباب کو دیکھتے کہا۔

ابتہاج سنجیدگی سے کھڑا سن رہا تھا۔

اتنی ساری چیزیں میرے خیال سے جب گھر میں کوئی فنکشن ہوتا تو پھر بنتی ہیں اور میری مسز کا بھی روزہ ہے تو آپ ملازمہ سے کہہ دیں وہ یہ سب چیزیں بنادے گی۔

رباب کے کچھ بولنے سے پہلے ہی ابتہاج بول پڑا تھا۔

ارے کھانا تو یہی بناتی ہے نا اور اگر میں نے اسے کچھ بنانے کے لیے کہہ دیا تو کون سی قیامت آگئی ہے۔ کیا زمانہ آگیا ہے چھوٹا اُٹھ کر مجھے باتیں سنا رہا ہے آخر دے ہی دیا نا تم نے مجھے یہاں آنے کا طعنہ اور میں تمھارے گھر نہیں آئے اپنے ماں باپ کے گھر آئی ہوں غزالہ نے ابتہاج کو دیکھتے ہوئے کہا اور بولتی ہوئی باہر چلی گئی یقیناً وہ کوئی نا کوئی ڈرامہ کرنے والی تھی۔

پھپھو میری بات سنے میں بنا دیتی ہوں رباب نے غزالہ کو بولتے ہوئے دیکھا تو پریشانی سے غزالہ کے پیچھے جانے لگی لیکن ابتہاج نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

آج سے تم مجھے کچن میں نظر نہیں آؤ گی سمجھ آئی ابتہاج نے سنجیدگی سے کہا۔

ابتہاج آپ کو کیا ضرورت تھی پھپھو کو کچھ بھی کہنے کی میں بنا دیتی رباب نے ابتہاج کو دیکھتے کہا۔

ان کی عادت ہے چھوٹی سی بات کو لے کر جھگڑا کرنا اور اب باہر بھی یہی کر رہی ہوں گی ابھی کچھ نہیں کہا تو اتنا بول رہی ہیں اگر میں کچھ کہہ دیتا تو پتہ نہیں کیا کرتی اُن کی تو عادت ہی ایسی ہے ابتہاج نے عام سے لہجے میں کہا۔

ابتہاج باہر اُنہوں نے سب کو اکٹھا کیا ہو گا۔رباب نے پریشانی سے کہا۔

تم کیوں ڈر رہی ہو میں ہوں نا سب سنبھال لو گا۔ابتہاج نے مسکرا کر کہا اور کچن سے باہر چلا گیا رباب بھی باہر چلی گئی تھی۔

URDUNovelians

دعا گڑیا کی آواز پر اٹھی تھی۔جو رونے میں مصروف تھی۔اس نے کمرے میں نظریں پھیری وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

دعانے گڑیا کو پکڑا اور کمرے سے باہر لے آئی کچن میں داخل ہوئی تو وہاں پر بھی کوئی چیز موجود نہیں تھی۔

اس نے گڑیا کے لیے دودھ گرم کرنا تھا۔ لیکن دودھ بھی نہیں تھا اور حاکم بھی نا جانے کہاں پر تھا۔

گڑیا کا رو رو کر برا حال ہو گیا تھا۔ اسے بھوک لگی تھی۔ دعانے حاکم کو کال کی جس کا نمبر بند جا رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد حاکم گھر میں داخل ہوا اور گڑیا کو روتا دیکھ جلدی سے اُس کے پاس آیا۔

چھوڑو اسے اگر تم اسے سنبھال نہیں سکتی تھی تو مجھ سے نکاح کیوں کیا۔

حاکم نے غصے سے گڑیا کو دعا کی گود سے لیتے ہوئے کہا اور اُسے خاموش کروانے لگا جو چپ بھی کر گئی تھی دعا نے حیرانگی سے حاکم کو دیکھا۔

مجھے باتیں سنانے سے بہتر ہے کہ آپ اپنی غلطی تسلیم کریں گھر میں کوئی بھی چیز نہیں ہے گڑیا کو بھوک لگی ہے اس لیے وہ رو رہی تھی اور آپ جناب کا فون بھی بند جا رہا تھا۔ اپنی ذمہ داری کو اچھی طرح سر انجام دیں پھر مجھے باتیں سنایئے گا۔ دعا نے غصے سے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔ وہ بھی دعا تھی کب تک اپنی بے عزتی برداشت کرتی.

حاکم نے ماتھے پر بل ڈالے دعا کو جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ گڑیا شاید پھر سے سو گئی تھی۔

URDUNovelians

غزالہ کیا ہو گیا ہے کیوں تم نے پورے گھر میں شور مچایا ہوا ہے؟ نمرہ بیگم نے غزالہ کو دیکھتے پوچھا جو کھڑی وہاں بول رہی تھی۔

بھابھی اگر آپ لوگوں کو میں اور میرے بچے اچھے نہیں لگتے تو صاف صاف لفظوں میں بتادیں میں اپنے بچوں کو یہاں سے لے کر چلی جاؤں گی لیکن چھوٹوں سے ذلیل ہونے کا مجھے بلکل بھی شوق نہیں ہے۔ غزالہ نے نمرہ کو دیکھتے کہا۔

دادی جان بھی آواز ان کر کمرے سے باہر آگئی تھیں۔

صنان جو نوال کو کمرے میں شاپنگ کے لیے بلانے جا رہا تھا وہی رک گیا نوال بھی وہی آگئی تھی۔

ہوا کیا ہے؟ راحیلہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا بھابھی آپ کے داماد کو میں اور میرے بچے بلکل بھی پسند نہیں ہیں اس لیے تو چھوٹا ہو کر مجھے بتا تیں سنا رہا ہے۔ غزالہ نے کہا۔

ابتہاج آرام سے کھڑا غزالہ کی باتیں سن رہا تھا۔

راحیلہ بیگم کے ساتھ باقی سب نے بھی ابتہاج کی طرف دیکھا تھا۔

خیر پھپھو جان میں جھوٹ نہیں بولتا اور رمضان میں تو بلکل بھی نہیں میں بس اتنا کہوں گا میں نے آپ کو کچھ نہیں کہا اور ایک بات یہ بھی اچھے سے سمجھ لیں میری بیوی کچن میں اب سے قدم بھی نہیں رکھے گی کیونکہ مجھے پسند ہیں کہ روزے میں وہ سارا دن چولہے کے آگے کھڑی رہے اور ویسے بھی کچھ دنوں تک اُس کا ولیمہ ہے تو لڑکیاں تو ویسے ہی سب کام کرنا چھوڑ دیتی ہیں اور جو لسٹ خالہ جان نے رباب کو بنانے کی. دی تھی مجھے تو لگا کہ کسی کا نکاح ہے جو اتنی چیزیں بن رہی ہے اور بعد میں پتہ چلا ان کی بیٹی کا دل کر رہا ہے اور میں نے یہی کہا کہ ملازمہ سے بنوا لو بس اس کے علاوہ میں نے کچھ نہیں کہا۔ ابتہاج مے سنجیدگی سے کہا۔

بھابھی آپ کو بھی معلوم ہے کہ کھانا ملازمہ نہیں بناتی تو اس نے میرے منہ پر صاف صاف منع کر دیا یہ عزت ہے میری غزالہ نے نا آنے والے آنسو کو صاف کرتے کہا۔

بس کر دو تم لوگ دادی جان نے سنجیدگی سے کہا۔

اور اس گھر میں جو بھی رہتا ہے یہ گھر بھی اُس کا اپنا ہے تو کچن بھی اپنا ہی ہوا تو جو کھانا ہو خود بنالو کیسی پر حکم چلانے کی ضرورت نہیں ہے جو کھانا بنتا ہے اس کے علاوہ اگر کسی کا دل کر رہا ہے کچھ اور کھانے کا تو وہ خود کچن میں جا کر بنائے کسی نے روکا نہیں ہے سب لوگوں اس گھر کو اپنا سمجھے اور اپنے گھروں میں اپنے کام خود کیے جاتے ہیں۔

اور رباب، نوال تم دونوں اپنے ولیمے کی تیاری کرو کچن کا کام تم لوگوں کی مائیں دیکھ لیں گی اب مزید بحث نا ہو۔ دادی جان نے کرخت لہجے میں کہا اور دوبارہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

غزالہ ابھی بھی وہی کھڑی دانت پیس رہی تھی۔ دادی جان اپنی بیٹی کی عادت سے اچھی طرح واقف تھیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑا کرنا اس کی عادت تھی۔

ابتہاج نے مسکرا کر رباب کو دیکھا اور وہاں سے چلا گیا۔ غزالہ غصے میں وہاں سے پیر پٹخ کر چلی گئی تھی۔

بیٹا تم پریشان مت ہو یہ سب کچھ تو اب چلتا رہے گا نمرہ بیگم نے پیار سے رباب کو دیکھتے کہا۔ اور جاؤ اپنے کمرے میں آرام کروں

نمرہ بیگم کے کہنے پر رباب نے اثبات میں سر ہلایا اور وہاں سے چلی گئی۔

موم میں آپ کی بہو کو شاپنگ کروانے لے جا رہا ہوں ہمیں دیر بھی ہو سکتی ہے صنان نے نوال کو بازو سے پکڑتے کہا اور اسے باہر دروازے کی طرف لے گیا۔

حیرت ہے کل اس کا موڈ ٹھیک نہیں تھا اور آج دونوں شاپنگ پر جا رہے ہیں نمرہ نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

بھابھی نوال ابھی بچی ہے اور صنان بھی اس کے ساتھ بچہ ہی بن جاتا ہے۔ لیکن مجھے غزالہ پر حیرت ہو رہی ہے مجھے پورا یقین ہے کہ ابتہاج جھوٹ نہیں بولتا اور نا ہی وہ بدتمیزی کر سکتا ہے۔ لیکن پتہ نہیں کیوں غزالہ جھوٹ بول رہی ہے راشدہ نے پریشانی سے کہا۔

یہ تو ابھی شروعات ہے آگے دیکھو وہ کیا کچھ کرتی نمرہ نے سنجیدگی سے کہا۔

اللہ کرے کہ اس کی وجہ سے ہماری فیملی کو کوئی نقصان نا پہنچے راحیلہ بیگم نے کہا۔ نمرہ نے دل میں آمین کہا تھا آج جو کچھ انہوں نے دیکھا تھا ان کو آگے کے آثار کچھ اچھے نظر نہیں آرہے تھے۔

تمہیں میں نے کہا تھا نا کہ میں تمھارے ساتھ کہی نہیں جا رہی نوال نے دانت پیستے صنان کو دیکھتے کہا جو آرام سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

میں تم سے بات کر رہی ہوں نوال نے غصے سے کہا۔

صنان نے گاڑی روک کر نوال کی طرف دیکھا۔

مال آگیا ہے۔صنان نے کہا اور گاڑی سے باہر نکلا

سچ میں بہت بد تمیز ہے یہ انسان نوال نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور گاڑی سے باہر آئی۔

میں اپنی پسند کا سوٹ لوں گی نوال نے صنان کو دیکھتے کہا۔

لیکن اس کی نظر پیچھے کھڑی دو لڑکیوں پر پڑی تھی۔

جو صنان کو دیکھ کر مسکرا کر رہی تھی۔نوال نے گھور کر ان لڑکیوں کو دیکھا اور اپنے قدم ان کی طرف بڑھا دیے صنان نے حیرانگی سے نوال کو دیکھا تھا۔

اگر آپ لوگوں کو میرا کھڑوس شوہر اتنا ہی پسند ہے تو ایسا کرو تم دونوں رکھ لو آدھا آدھا کر لینا نوال نے کمر پر ہاتھ رکھتے دونوں کو دیکھتے کہا۔ صنان فوراً نوال کے پاس آیا تھا۔

ہم تمھارے ہینڈسم شوہر کو خوشی خوشی رکھنے ہے لیے تیار ہے ان میں سے ایک لڑکی نے بے باکی سے کہا۔

صنان جو وہاں آیا تھا لڑکی کی بات سن کر حیران ضرور ہوا تھا۔

سوری بہنوں میری بیوی کچھ زیادہ ہی جذباتی ہے صنان نے جلدی سے کہا۔ اور نوال کا ہاتھ پکڑ کر اسے مال میں لے گیا۔

پیچھے لڑکیوں کا منہ بن گیا تھا۔ جو ان دونوں کو بھائی بول کر چلا گیا تھا۔

کیا ضرورت ہے ہر ایک سے الجھنے کی صنان نے نوال کو دیکھتے پوچھا۔

میری مرضی نوال نے کندھے اچکاتے کہا۔

دونوں بس بحث ہی کرتے جارہے تھے۔ لیکن کسی کی آنکھوں میں یہ منظر مرچیں گھول گیا تھا۔

دعا کو بھوک نے ستایا تو باہر آئی حاکم سارا سامان لا چکا تھا۔ دعا نے اپنے لیے کچھ ہلکا پھلکا بنایا اتنے میں حاکم وہاں آیا۔

آپ کے لیے کچھ بنادو؟ دعا نے حاکم کو دیکھتے پوچھا۔

نہیں میرے ہاتھ ہیں اور مجھے تمھاری مدد کی ضرورت بھی نہیں ہے حاکم نے سنجیدگی سے کہا۔

مجھے بھی شوق نہیں ہے بنالے اپنے لیے دعا نے کہا اور اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔

تمھاری زبان کچھ زیادہ ہی لمبی نہیں ہے میرے سامنے سوچ سمجھ کر بولا کرو حاکم نے دعا کا بازو پکڑتے کہا۔

اور آپ بھی کیونکہ میں بھی آپ کی بیوی ہوں تو آپ بھی سوچ سمجھ کر بولا کریں دعا نے بھی حاکم کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

بیوی نہیں زبردستی کی بیوی سمجھی حاکم نے گھورتے ہوئے کہا تو دعا کے چہرے پر حیرانگی کے تاثرات ابھرے تھے۔

آپ نے نکاح تو کرنا ہی تھا اگر میرے ساتھ آپ کا نکاح ہو گیا تو اس میں مسئلہ کیا ہے اور آپ کو کس نے نکاح کے لیے فورس کیا؟ آپ نے اپنی مرضی سے نکاح کے لیے ہامی بھری تھی۔

دعا نے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے کہا لیکن حاکم کی گرفت مضبوط تھی۔

میں نے نکاح کے لیے ہاں اس کے بھری تھی کیونکہ مجھے پورا یقین تھا کوئی بھی لڑکی صرف میری بیٹی کو سنبھالنے کے لیے مجھ سے نکاح نہیں کرے گی میں کوئی بھروسے مند ملازمہ گڑیا کی دیکھ بھال کے لیے رکھ لیتا لیکن درمیان میں تم آگئی تم نے نانو سے کہا نا کہ تم مجھ سے نکاح کرنا چاہتی ہو تمھارے سر پر بھوت سوار تھا۔اور جب سامنے نانو کی نواسی تھیں تو میں نا چاہتے ہوئے بھی اُن کو انکار نہیں کر سکتا تھا۔کیونکہ اُنکے واپنی نواسی میں کوئی برائی کبھی نظر نا آتی۔

میرا نکاح کرنے کا بلکل بھی ارادہ نہیں تھا صرف تمھاری وجہ سے مجھے نکاح کرنا پڑا

حاکم نے دعا کے بازو کو چھوڑتے ہوئے غصے سے کہا جس کے قدم حاکم کے چھوڑنے پر لڑکھڑائے تھے لیکن اس نے خود کو سنبھال لیا۔

دعا نے خاموشی سے ایک نظر حاکم پر ڈالی اور اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔اس کا کھانا وہی ٹیبل پر پڑا تھا۔

حاکم نے کھانے کی طرف دیکھا تو زور سے ٹیبل پر غصے سے ہاتھ مارا۔

مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کر خود وہ اپنی بیوی کے ساتھ شاپنگ کر رہا ہے وہ لڑکی اس کی بیوی ہی ہو سکتی ہے۔

۔ ایک بار بھی مڑ کر اس نے میری خیریت معلوم نہیں کی

زائشہ جب سے گھر آئی تھی بس ایک بات ہی سوچتی جا رہی ہے تھی اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ صنان کسی اور لڑکی کے ساتھ بات بھی کر رہا تھا لیکن وہ کوئی اور لڑکی نہیں بلکہ اس کی بیوی تھی۔

مجھے صنان کے گھر کا معلوم کرنا ہو گا۔ بس ایک ہی طریقہ ہے جس سے میں صنان کو حاصل کر سکتی ہوں۔ چاہے مجھے کسی بھی حد تک جانا پڑے میں چلی جاؤں گی۔

بس ایک بار مجھے پتہ چل جائے زائشہ نے سامنے دیوار کو دیکھتے مسکرا کر کہا۔

ناجانے یہ کیا سوچ رہی تھی اور کیا کرنے والی تھی۔

ماما آپ کو کیا لگتا ہے کل چاند نظر آجائے گا؟ نوال نے سکینہ بیگم کو دیکھتے پوچھا۔

یہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی گھر واپس آئی تھی۔ اس نے اپنے ولیمے کے لیے بلیک کلر کی ساڑھی پسند کی تھی جو صنان کو بھی کافی پسند آئی تھی۔

URDUNovelians

بیٹا جی میں اس بارے میں کیا کہہ سکتی ہوں نظر آ بھی سکتا ہے اور نہیں بھی تم مجھے یہ بتاؤ تمھارا بھائی کہاں ہے؟ سکینہ بیگم نے سنجیدگی سے نوال کو دیکھتے پوچھا۔

وہ رہے دیکھیں آپ نے نام لیا اور وہ آ گئے۔نوال نے ابتہاج کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

ابتہاج امی کی طرف کیا تماشا ہوا ہے مجھے تم تفصیل بتانا پسند کرو گئے ؟سکینہ نے ابتہاج کو دیکھتے پوچھا۔

موم آپ اس طرح کیوں بات کر رہی ہیں ؟کچھ ہوا ہے کیا یا کسی نے کچھ کہا؟ابتہاج نے نا سمجھی سے اپنی ماں کو دیکھتے پوچھا۔

تمھاری خالہ یہاں آئی تھی اور مجھے لیکچر دے کر گئی کہ میں نے اپنے بچوں کو تمیز نہیں سکھائی کہ بڑوں سے بات کیسے کرتے ہیں۔

سکینہ نے تھوڑا غصے سے کہا۔

اور آپ نے نظریں جھکا کر آرام سے اپنی چھوٹی بہن کی باتیں سن لیں؟ معاف کیجیے گا موم لیکن میں آپ کی طرح اچھا بلکل بھی نہیں ہوں کوئی مجھے کچھ بھی بولتا رہے یا غلط الزام لگاتا رہے اور میں خاموشی سے سنتا رہوں میں نے آپ کی بہن کو کچھ نہیں کہا۔ میں اُن کی بہت عزت کرتا ہیں لیکن ایک بات آپ ان کو بھی کہہ دیجئے گا اگر اُن کی وجہ سے آپ نے زرا سی بھی ٹیشن لی یا آپ کا بی پی ہائی ہوا تو پھر میں سچ میں اُن سے بد تمیزی کروں گا۔ ابھی تو میں نے نہیں کی اور اُنہوں نے تماشا لگایا ہے جب میں کروں گا پھر پتہ چلے گا کہ اصل میں بد تمیزی ہوتی کیا ہے۔ ابتہاج نے سرد لہجے میں کہا اور وہاں سے اٹھ کر باہر چلا گیا۔

نوال خاموشی سے دونوں کو کی باتیں سن رہی رہی تھی۔

ابتہاج کے جاتے ہی سکینہ نے اپنا سر پکڑ لیا تھا۔

موم آپ کو پتہ تو ہے کہ خالہ کی عادت کیسی ہے پھر بھی آپ بھائی کو ڈانٹ رہی تھیں۔ نوال نے کہا۔

بیٹا میں جانتی ہوں کہ غزالہ کی عادت کیسی ہے۔ لیکن جو بھی ہے وہ بڑی ہیں اور ابتہاج کو اس کی بات کو برداشت کرنا چاہیے۔ سکینہ نے پریشانی سے کہا۔

موم بھائی جانتے ہیں اور وہ خود سمجھدار بھی ہیں اور میں پوری امید سے کہہ سکتی ہوں کہ بھائی نے خالہ کے ساتھ بدتمیزی نہیں کی ہو گی۔ اب بھائی غصے میں باہر گئے جو ان کے سامنے آیا اُس کی ہی شامت آئے گی نوال نے ڈائجسٹ کو پکڑتے کہا۔

دعا کرو اُس کے سامنے کوئی نا آئے اور تمھاری دعا سے بات ہوئی؟ غزالہ نے یاد آنے پر پوچھا۔ تو نوال دعا کے بارے میں سکینہ کو بتانے لگی۔

URDUNovelians

ابتہاج کا ارادہ باہر جانے کا تھا لیکن جب اس کی نظر ٹائر پر پڑی تو اس نے زور سے گاڑی کو پاؤں مارا۔ جس کا ٹائر پنکچر تھا۔ صنان گھر ہو گا اُس سے چابی لیتا ہوں۔ ابتہاج نے دل میں سوچا اور دادی جان کے گھر کی طرف اپنے قدم بڑھا دیے۔

دور سے اسے کسی کا عکس نظر آیا۔ جو زمین پر کچھ تلاش کر رہا تھا۔ ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

ابتہاج قریب گیا اور اس نے اپنے موبائل کی ٹارچ مقابل پر ڈالی

کون ہے وہاں ابتہاج نے بھاری لہجے میں پوچھا۔

رباب جو اپنا موبائل ڈھونڈ رہی تھی ڈر کر ایک دم اچھل پڑی اور پیچھے کھڑے ابتہاج کے سینے کے ساتھ جا ٹکرائی

تم رات کو اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو؟ ابتہاج نے رباب کو سامنے دیکھا تو پوچھا۔

وہ میں لیموں لینے آئی تھی۔ گھر میں ختم ہو گئے ہیں نا تو میں نے سوچا یہاں سے لے لو

رباب نے لیموں کے پودے کی طرف اشارہ کرتے کہا لیکن پتہ میں کسی پتھر کے ساتھ

ٹکرائی اور میرا موبائل یہی کہی گر گیا۔

رباب نے زمین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ابتہاج نے ارد گرد دیکھا تو کچھ فاصلے پر ہی اسے موبائل نظر آ گیا تھا۔ ابتہاج نے جھک کر

موبائل اٹھایا اور رباب کے پاس آیا۔

تمہیں معلوم ہے رات کے وقت ان پودوں اور درخت کے پاس نہیں جاتے ان پر

چڑیلیں اور جن بیٹھے ہوتے ہیں جو صرف خوبصورت لڑکیوں کا شکار کرتے ہیں ابتہاج نے

جھک کر رباب کے کان کے پاس سر گوشی کرتے کہا جس نے ڈر کے مارے ابتہاج کے

قریب ہوتے دونوں ہاتھوں سے اس کی شرٹ کو زور سے پکڑ لیا تھا۔

اگر اس وقت اسے بھوت کا ڈر نا ہوتا تو اپنی پوزیشن کو دیکھ کر ضرور شرم سے پانی پانی ہوتی

ابتہاج نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی۔رباب کو دیکھتے ہی اس کا غصہ کہی اڑ گیا تھا۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں؟میں نے بھی پڑھا تھا کہ جن وغیرہ درختوں پر ہوتے ہیں۔رباب نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

بلکل ٹھیک سنا ہے تم نے مسز ابتہاج نے کہتے ہی جھک کر رباب کی گردن پر بوسہ دیا۔

ابتہاج کا لمس محسوس کرتے ہی رباب کرنٹ کھا کر سیدھی ہوئی تھی۔

لیکن ابتہاج نے اسے دور نہیں ہونے دیا۔

ابتہاج رباب نے کپکپاتے لہجے میں کہا۔

تھوڑا سا اندھیرے کا فائدہ اٹھالینا چاہیے مسز تم کیا کہتی ہو؟ ابتہاج نے گھرے لہجے میں رباب کے کان کے پاس کہا اور وہاں بھی بوسہ دیا۔

ابتہاج جن میرا مطلب ہے کوئی آجائے گا۔ رباب نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

اس وقت کوئی نہیں آئے گا فکر مت کرو ابتہاج نے شرارتی لہجے میں کہا۔

رباب نے اندھیرے میں ابتہاج کے چہرے کو دیکھنے کی کوشش کی جو نا ہونے کے برابر نظر آرہا تھا۔

اگر میرا چہرہ دیکھنا چاہتی ہو تو اندر چلیں؟ ابتہاج نے مسکراتے دباتے پوچھا۔

نہ نہیں آپ پلیز مجھے چھوڑ دیں مجھے دادا جان کے لیے چائے بھی بنانی ہے رباب نے کہا۔

ہمم دادا جان کا نام لے کر تم فرار ہونا چاہتی ہو ٹھیک ہے جاؤ کچھ دن کی بات ہے پھر میرے پاس ہی تو آنا ہے ابتہاج نے ذو معنی الفاظ میں کہا اور رباب کو چھوڑ دیا۔

رباب ایک سیکنڈ سے پہلے وہاں سے غائب ہوئی تھی۔ ابتہاج اس کی جلدی پر ہنس پڑا تھا اب اس کا موڈ بہتر تھا اس لیے باہر جانے کا ارادہ ترک کرتے اپنے گھر کی طرف چلا گیا۔

یہ کیا کر رہی ہو تم؟ ہیزام نے عدن کو دیکھتے حیرانگی سے پوچھا۔ جو سر پر ڈوپٹہ لیے نا جانے کس بات پر شرمانے کی کوشش کر رہی تھی۔

تمہیں نظر نہیں آرہا میرا مطلب ہے آپ کو دکھائی نہیں دے رہا میں اچھی لڑکی کی طرح چلنے پھیرنے اور بات کرنے کی کوشش کر رہی ہوں عدن نے ڈوپٹے کا کونا دانتوں میں دباتے نظریں جھکا کر کہا۔

اچھی لڑکی سے کیا مراد ہے آپ کی محترمہ؟ ہیزام نے دلچسپی سے عدن کو دیکھتے پوچھا۔

اچھی لڑکی وہ جو تو کر کے بات نہیں کرتی بے شک اگلے انسان کی شکل اس قابل نا ہو کہ اُسے عزت دی جائے لیکن پھر بھی اچھی لڑکی اُس سے عزت سے بات کرتی ۔

جھگڑا نہیں کرتی چاہے اگلا انسان اُس کا سر ہی کیوں نا پھاڑ دے اچھی لڑکی اُف تک نہیں کرتی

اچھی لڑکی نظریں نیچے کیے چلتی ہے اور نظریں جھکا کر ہی بات کرتی ہے ایسے میں اگر وہ گر بھی سکتی لیکن وہ گرنا نظریں اٹھانے سے زیادہ بہتر سمجھتی اور عدن مزید اچھی لڑکی کے بارے میں بتاتی کہ ہیزام نے اسے راستے میں ہی روک دیا تھا۔

تم جیسی ہو ویسی ہی رہو تمھارا اچھا بننا میں افورڈ نہیں کر سکتا۔

ہیزام نے دانت پیستے کہا مجال ہے کبھی اس لڑکی نے کوئی سیدھا کام کیا ہو ہیزام گھوری سے نواز کر منہ میں بڑبڑاتے وہاں سے چلا گیا۔

پیچھے عدن کھکھلا کر ہنس پڑی تھی وہ ہیزام کو تنگ کر رہی تھی اور وہ ہو بھی گیا تھا۔

۔مائی کیوٹ فیوچر شوہر عدن نے ہنستے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی

💔💔💔💔

ریحان تم.....ماریہ نے اس کے کمرے میں داخل ہوتے کہا لیکن ریحان کو دیکھتے ہی اس کی زبان کو بریک لگی تھی۔

جو اپنے کندھے پر لگے کٹ کو صاف کر رہا تھا۔

تمہیں کیا ہوا اور یہ کٹ؟ماریہ نے حیرانگی سے دروازہ بند کرتے ریحان نے قریب آتے پوچھا۔

کچھ نہیں بس چھوٹا سا جھگڑا ہو گا تھا تو سامنے والے نے غصے میں شیشے کی بوتل ہی دے ماری نشے میں تھا کمینہ انسان ایک لڑکی کو چھیڑ رہا تھا۔

ریحان نے غصے سے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

تم سے نہیں ہو رہا میں کر دیتی ہوں ماریہ نے ریحان کو دیکھتے کہا جس نے بے یقینی سے ماریہ کو دیکھا تھا۔

کہی میں خواب تو نہیں دیکھ رہا خوشی سے میں کہی مر ہی نا جاؤں ریحان نے گہرا سانس لیتے کہا۔

فضول بکواس مت کیا کرو ماریہ نے زور سے ریحان کے ہاتھ سے روئی لیتے کہا۔

کیوں تمہیں تکلیف ہوتی ہے یا پھر مجھ سے پیار ہو رہا ہے۔ ریحان نے شرارتی لہجے میں پوچھا۔

اپنا منہ بند رکھو ورنہ تمھارے منہ پر ٹیپ لگا دوں ماریہ نے گھورتے ہوئے کہا۔

اور ریحان کے زخم کو. صاف کرنے لگی ریحان بہت قریب سے ماریہ کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

آہ ریحان تکلیف دہ لہجے میں کہا۔

سوری سوری ماریہ نے جلدی سے پھوک مارتے کہا۔

کاش اسی طرح تم میرا ہمیشہ خیال رکھو اور اسی طرح ہم خوش رہیں لیکن تم ہمیشہ چڑیل بنی پھرتی رہتی ہو ریحان نے منہ بسوڑتے کہا۔

ماریہ نے ایک نظر ریحان کو دیکھا۔اسے غصہ کرنا چاہیے تھا لیکن وہ ریحان کا چہرہ دیکھ کر مسکرا پڑی تھی۔

ماریہ نے پٹی کی اور وہاں سے کھڑی ہو گئی میں تمھارے لیے ملازمہ کے ہاتھ ہلدی والا دودھ بھیجتی ہوں۔

URDUNovelians

ماریہ نے سنجیدگی سے کہا۔

تم خود لے آنا ریحان نے جلدی سے کہا۔

اب تم زیادہ فری مت ہو ماریہ نے گھورتے ہوئے کہا۔

تم فری ہونے کا موقع ہی کب دیتی ہو۔ ریحان نے ماریہ کو بازو سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا۔ جو اس کی گود میں آ بیٹھی تھی۔

عین اسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا دونوں نے دروازے کی طرف دیکھا تھا۔

دونوں جس حالت میں تھے مقابل کی تو آنکھیں باہر آ گئی تھیں۔

🖤🖤🖤🖤

URDUNovelians

بہت آگے پیچھے پھیرتا ہے نا اپنی بیوی کے اب دیکھنا کہ میں کیا کرتی ہوں اگر اس نے رباب کو ہاتھ سے پکڑ کر باہر نا نکالا تو میرا نام بھی غزالہ نہیں

غزالہ نے غصے سے کہا۔

موم آپ ایسا کیا کرنے والی ہیں ؟زوہیب نے دلچسپی سے پوچھا۔

کوئی بھی مرد کتنا ہی اچھا کیوں نا ہو اپنی بیوی کو کسی غیر مرد کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتا اور یہ کام تم کروگئے۔غزالہ نے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لاتے کہا۔

موم میں تیار ہوں لیکن مجھے کرنا کیا ہے ؟زوہیب نے جلدی سے پوچھا وہ پہلے سے ہی اسے موقعے ڈھونڈ رہا تھا۔

ابھی صبر کرو آہستہ آہستہ تمہیں بتادوں گی بس رباب کے قریب رہنا جب ابتہاج آس پاس ہو۔ہمارا کام آسان ہو جائے گا اور رباب کے سامنے اچھا بننے کی کوشش کرنا کہ وہ تم پر یقین کرنے لگے سمجھ رہے ہو نا کہ کیا کہہ رہی ہوں ؟غزالہ نے زوہیب کو دیکھتے پوچھا۔

موم آپ فکر ہی مت کریں اور اب میرا کمال دیکھیں بس آپ زوہیب نے ہنستے ہوئے کہا ۔

غزالہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی تھی۔

اب اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا یہ تو کوئی نہیں جانتا تھا۔

🖤🖤🖤🖤

مجھے لگتا ہے پھپھو اتنی آسانی سے چپ نہیں ہوں گی پورے گھر کے سامنے بات ہوئی اور وہ خود کو ہی مظلوم سمجھ رہی ہوں گی۔رباب آپی کی تو خیر نہیں عمیر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب ؟براق نے ناسمجھی سے پوچھا۔زوہا بھی دونوں کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

دیکھو بھائی ہم سب پھپھو کی عادت سے اچھی طرح واقف ہیں بقول اُن کے جو اُن کی بے عزتی ہوئی ہے اُس کا بدلہ وہ ضرور لیں گئی کیونکہ وہ اس گھر میں آئی ہی اس لیے ہیں تاکہ ہمارے ہنستے مسکراتے گھر کو تباہ کر سکے عمیر نے براق کو دیکھتے کہا۔

تمیز سے بات کرو عمیر وہ بڑی ہیں ہماری زوہا نے گھورتے ہوئے کہا۔

لو میں نے کب بدتمیزی کی میں تو حقیقت بتارہا ہوں اور تم دونوں آج کی تاریخ لکھ کر رکھ لو دیکھ لینا آگے وہ کیا کرتی ہیں کیونکہ میرے اندازے کبھی غلط نہیں ہوتے عمیر نے کھڑے ہوتے دونوں کو دیکھتے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

ویسے عمیر کی ایک ایک بات سچ ہے۔ میں بھی اس کی بات سے متفق ہوں پتہ نہیں پھپھو آگے کیا کریں گی براق نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

زوہا خاموش رہی تھی کیونکہ دونوں کی بات ٹھیک تھی اسے بس اسی بات کا ڈر تھا کہ کوئی ایسی بات نا ہو جائے جو سب کے لیے نقصان کا باعث بنے دل میں تو اس نے یہی دعا کی تھی کہ اللہ سب ٹھیک کرے۔

مس ڈرامہ کوئین میری بات سنو صنان نے نوال کو بازو سے پکڑتے روکتے ہوئے کہا۔

ہاں ؟نوال نے پوچھا۔

دو یا تین دن بعد عید ہے۔اور عید کے دوسرے دن ہمارا ولیمہ ہے۔

تو.... صنان نے بات ادھوری چھوڑتے ہوئے کہا

تو؟نوال نے پوچھا۔

تو یہ کہ تھوڑا میک بھی کر لینا یہ نا ہو کہ سب مہمان تمہیں دیکھ کر بھاگ جائیں صنان نے اس قدر سنجید گی سے کہا کہ کچھ پل تو نوال بھی سوچ میں پڑ گی تھی۔

مجھے لگتا ہے کہ تم روزے کی حالت میں میرے ہاتھوں شہید ہونا چاہتے ہو؟نوال نے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ لاتے کہا۔

قاتل حسینہ ابھی مجھے مرنے کا بلکل بھی شوق نہیں ہے۔

میں نے تم سے پوچھا تھا کچھ صنان نے سنجیدہ ہوتے کہا۔

کیا؟نوال بھی صنان کا سیرس چہرہ دیکھ کر سیرس ہوئی تھی۔

آگے جیسے بھی حالات آتے ہیں کیا تم میرا ساتھ دو گی؟ہمیشہ مجھ پر یقین کرو گی؟ہمیشہ میرے ساتھ کھڑی رہو گی؟صنان نے نوال کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جس نے مسکرا کر صنان کو دیکھا تھا۔

ہاں تمھارے سارے سوالوں کا جواب ہاں ہیں نوال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

صنان نے خوشی سے نوال کو گلے لگایا تھا۔

ارے کیا کر رہے ہو کوئی آ جائے گا۔

نوال نے ارد گرد دیکھتے کہا۔

شکریہ نوال صنان نے مسکرا کر کہا اس کے چہرے پر اب اطمینان سا تھا۔

بس یہی پوچھنا تھا؟ نوال نے پوچھا تو صنان نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔ جس پر نوال ہنس پڑی تھی۔

میں نانو کے کمرے میں جا رہی ہوں نوال نے کہا اور وہاں سے چلی گی جو غلطی اس نے پہلے کی تھی جو بنا کسی وجہ کے صنان سے ناراض رہی اور ان دونوں میں جھگڑا بھی ہوا نوال دوبارہ ایسی کوئی حرکت نہیں کرنا چاہتی تھی۔

صنان نے جیسا سوچا تھا سب کچھ ویسا ہی ہو رہا تھا لیکن ضروری نہیں ہے کہ ہمیشہ ویسا ہی ہو جیسا ہم سوچتے ہیں۔

کیا مصیبت ہے میں کیوں سوچ رہا ہوں اُسے خود احساس ہونا چاہیے حاکم نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

حاکم اپنے کمرے میں بیٹھا دیوار کو تک رہا تھا۔ یقیناً دعا نے کھانا نہیں کھایا ہو گا۔ کیونکہ وہ کھانا کھانے کے لیے ہی باہر آئی تھی۔

لیکن اگر اُسے کچھ ہو گیا تو گھر والوں نے مجھے نہیں چھوڑنا حاکم نے کہا اور اُٹھ کر دعا کے کمرے کی طرف چلا گیا۔

دروازہ ناک کرتے اندر داخل ہوا تو دعا کسی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی اور گڑیا اس کے پاس بیٹھی کھیل رہی تھی۔

دعا نے حیرانگی سے حاکم کو دیکھا تھا۔

جس نے جھک کر گڑیا کو اٹھایا۔

تم کچھ کھا پی لو کل سے تم نے کچھ نہیں کھایا حاکم نے سنجیدگی سے کہا اور گڑیا کو اٹھا کر باہر لے گیا۔

دعا کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔اسے یہی سوچ کر خوشی ہو رہی تھی کہ حاکم اس سے غافل نہیں ہے۔

دعا وہاں سے اٹھی اور کچن کی طرف چلی گئی۔

اگر آپ برا نا منائے تو کیا میں آپ سے بات کر سکتا ہوں؟ زوہیب نے رباب کو اکیلا دیکھا تو اس سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہوتے پوچھا۔

جی؟ رباب نے جواب دیا۔

کیا آپ مجھے ایک کپ چائے کا بنا دیں گئی میں نے دیکھا ہے کوئی بھی فارغ نہیں ہے تو اس لیے آپ کو کہا۔ زوہیب نے مودبانہ انداز میں کہا۔

جی میں بنا دیتی ہوں رباب نے کہا اور کچن کی طرف چلی گئی۔

زوہیب وہی صوفے پر بیٹھا چائے کا انتظار کرنے لگا تھا۔

کچھ دیر بعد رباب چائے بنا کر لے آئی تھی۔

رباب نے چائے کا کپ زوہیب کی طرف بڑھایا لیکن اس نے کب اس انداز سے پکڑا کہ کہ گرم چائے کا کپ رباب کے ہاتھ پر گر گیا تھا۔

رباب کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی تھی۔

ایم سوری یہ کیسے گر گئی زوہیب نے جلدی سے کھڑے ہوتے پریشانی سے کہا اور رباب کا ہاتھ پکڑنے لگا لیکن اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا تھا۔ گرم چائے پوری ہاتھ پر گر گئی تھی جلن سے رباب کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

رباب بنا کوئی جواب دیے وہاں سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ اپنے کمرے میں جاتے ہی رباب واشروم میں گئی اور نل کے نیچے اپنا ہاتھ رکھ دیا جو سرخ ہو رہا تھا۔ آنسو نا چاہتے ہوئے بھی باہر آ گئے تھے۔

URDUNovelians

آپی کہاں ہیں آپ؟ باہر سے نوال کی آواز آئی جو رباب کو اپنا جوڑا دکھانے آئی تھی۔

رباب نے نل بند کیا لیکن پھر سے جلن سٹارٹ ہو۔ گئی تھی۔

لیکن رباب نے تکلیف کو برداشت کیا اور اپنے آنسو صاف کرتے باہر نکل آئی۔

آپی یار میں آپ کو پورے گھر میں ڈھونڈ رہی تھی چلیں میرے ساتھ میں آپ کو اپنا سوٹ دکھاتی ہوں نوال نے جلدی سے کہا اور رباب کا ہاتھ جلا ہوا ہاتھ پکڑا۔

آہ رباب تکلیف سے کراہ گئی تھی۔

کیا ہوا؟ نوال نے پریشانی سے پوچھا۔ لیکن جب اس کی نظر رباب کے ہاتھ پر پڑی تو حیران ہو گئی۔

آپی یہ کیا ہوا آپ کے ہاتھ پر؟ اللہ یہ تو چھالے بن رہے میں بھائی کو کہتی ہوں وہ آپ کو ہسپتال لے جائیں گئے ورنہ جلن ہوتی رہے گی۔

نوال نے رباب کے چہرے کو دیکھتے کہا اور بنا اس کی سنے وہاں سے چلی گئی تھی۔

رباب اسے روکنا چاہتی تھی کیونکہ وہ ابتہاج کے رد عمل سے ڈر رہی تھی۔

ابتہاج اپنے کمرے میں بیٹھا تھا۔جب نوال دھڑام سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی

نوال میرے خیال سے تم اب بڑی ہو گئی ہو تو بچوں والی حرکتیں نا کیا کرو دروازے کو

ایسے کھولتے ہیں؟ابتہاج نے رباب کو دیکھتے کہا۔

وہ بھائی آپی کا ہاتھ جل گیا تھا آپ اُن کو ہسپتال لے جائیں ورنہ مزید چھالے بن جائیں

گئے۔نوال نے جلدی سے کہا۔

کون سی آپی؟ابتہاج نے سنجیدگی سے پوچھا۔

رباب آپی نوال نے کہا تو ابتہاج جلدی سے اپنے کمرے سے باہر نکلا اور دادی جان کے

گھر کی طرف گیا۔

ریحان نے ماریہ کو بازو سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا۔ جو اس کی گود میں آبیٹھی تھی۔

عین اسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا دونوں نے دروازے کی طرف دیکھا تھا۔

دونوں جس حالت میں تھے مقابل کی تو آنکھیں باہر آگئی تھیں۔ سامنے صفیہ منہ پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔

ماریہ جلدی سے کھڑی ہوئی لیکن ریحان کے چہرے پر ابھی بھی اطمینان تھا۔

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں پر؟ صفیہ نے غصے سے دونوں کو دیکھتے پوچھا۔

ماما جیسا آپ سمجھ رہی ہیں ویسا بلکل بھی نہیں ہے ماریہ نے اپنی ماں کے سامنے آتے کہا۔

لیکن صفیہ کا ہاتھ اٹھا تھا اور ماریہ کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا۔ پورے کمرے میں تھپڑ کی آواز گونجی تھی۔

ماریہ چہرے پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔

تمہارے معاملے میں میں نے کبھی کوئی کوتاہی نہیں کی ہر چیز تمہیں لا کر دی کبھی تمھاری کوئی بات نہیں ٹالی لیکن تم بھی اپنے باپ کا ہی خون ہو جیسا وہ تھا ویسی ہی اُس کی بیٹی بھی ہے۔ صفیہ نے غصے ماریہ کو دیکھتے کہا۔

بس چچی جان بہت بول لیا آپ نے اگر اس کی رگوں میں اس کے باپ کا خون دوڑ رہا ہے تو اسے جنم دینے والی بھی آپ ہی ہے اور آپ کو اپنی بیٹی پر زرا سا بھی بھروسہ نہیں ہے۔

یہ بیوی ہے میری اور میں نے زبردستی اس سے نکاح کیا اس میں اس کی کوئی غلطی نہیں تھی میں نے اسے فورس کیا اب اگر آپ نے پورے گھر والوں کو جمع کر کے علان کرنا ہے تو شوق سے کریں کیونکہ مجھے فرق نہیں پڑتا لیکن اپنی بیوی کے خلاف میں ایک لفظ بھی سننا گوارا نہیں کروں گا۔

ریحان نے ماریہ کو بازو سے پکڑ کر خود کے پیچھے کرتے سرد لہجے میں کہا۔

صفیہ تو نکاح کا سن کر ہی شوکڈ ہو گئی تھی۔

تم نے میری بیٹی سے زبردستی نکاح کیا؟ ابھی کے ابھی اسے طلاق دو میں اپنی بیٹی کی شادی باہر کرنا چاہتی ہوں میں نے اُس کے لیے بہت کچھ سوچا تھا تم ابھی کے ابھی اسے طلاق دو صفیہ نے چلاتے ہوئے کہا۔

ماریہ تو آج اپنی ماں کا الگ ہی روپ دیکھ رہی تھی اور اسے ریحان سے بھی اس بات کی امید نہیں تھی کہ وہ سچ بولے گا۔

میں کیا شکل سے آپ کو پاگل لگتا ہوں ؟ میں نے اس لیے نکاح نہیں کیا کہ اسے طلاق دوں ریحان نے غصے سے کہا۔

کیسے نہیں دو گئے تم میری بیٹی کو طلاق ابھی میں تمھارے دادا سے بات کرتی ہوں صفیہ نے دھمکی دیتے کہا۔

ٹھیک ہے شوق سے کریں اور آج میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ وہ کرتی بھی ہیں جو کہتی ہے۔ریحان نے طنزیہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ صفیہ کبھی بھی اس بارے میں کسی سے بات نہیں کرے گی کیونکہ سب نے ان کی تربیت پر بھی انگلی اٹھانی تھی جو صفیہ کبھی برداشت نا کرتی۔

تمہیں تو میں بعد میں دیکھ لوں گی ابھی تم میرے ساتھ چلو صفیہ نے ماریہ کو بازو سے پکڑتے کہا۔اور اسے گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر لے گئ۔

ریحان اس سے پہلے معاملہ تیرے ہاتھ سے نکلے کچھ نا کچھ کرنا ہو گا۔ ریحان نے پریشانی سے کہا خود سے زیادہ اسے ماریہ کی فکر ہو رہی تھی۔

حاکم مجھے شاپنگ کے لیے جانا ہے دعا نے حاکم کو دیکھتے کہا۔

تمہیں کس نے کہا کہ میں تمھارے ساتھ جاؤں گا؟ مت بھولو کہ ہمارا نکاح کیسا ہوا ہے۔ مجھے عورت ذات سے ویسے ہی نفرت ہے۔ تمہیں اگر برداشت کر رہا ہوں تو صرف اپنی بیٹی کی وجہ سے ورنہ کبھی تمھارا چہرہ بھی مت دیکھتا۔ اور میرے سامنے مت آیا کرو

کل کو کوئی اور اور پسند آ گیا تو تم بھی اُس کے ساتھ بھاگ جاؤں گی تم سب عورتیں ایک جیسی ہوتی ہو حاکم نے غصے سے کہا اور وہاں سے جانے لگا جب دعا نے اس کو بازو سے پکڑ لر روکا تھا۔

دعا بے یقینی سے حاکم کو دیکھ رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ حاکم اس کے بارے میں ایسا سوچتا ہے۔

میں نے کہا نا مجھ سے دور رہا کرو کتنی بار تمہیں منع کروں کہ میرے سامنے مت آیا کرو لگتا ہے تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آرہی۔ تم جیسی لڑکیوں کو اگر تھوڑی بہت توجہ مل جائے تو سر پر چھڑ جاتی ہیں۔ حاکم نے دعا کو بازو سے پکڑ کر خود کے قریب کرتے سرد لہجے میں کہا۔

ابھی اس نے مزید بھی کچھ کہنا تھا جب دعا نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا تھا۔ اور دوسرے ہاتھ سے حاکم کو پیچھے دھکا دیا۔

بس بہت ہو گیا میں خاموشی سے آپ کی باتیں سن رہی ہوں تو اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ آپ مجھے کچھ بھی کہہ دیں میری بھی عزت نفس ہے۔ اور ہر عورت آپ کی پہلی بیوی جیسی نہیں ہوتی اور آپ نے تو سوچ لیا ہے کہ جیسی آپ کی پہلی بیوی تھی ویسی

ہی میں بھی ہوں لیکن میں خود کی ذات کے لیے کوئی بھی ایسا لفظ برداشت نہیں کروں گی حاکم جس سے مجھے تکلیف پہنچے آپ کے الفاظ مجھے تکلیف دیتے ہیں آخری بات کرتے ہوئے دعا کی آواز روندسی گئی تھی۔

ناچاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھوں میں پانی تیرنے لگا تھا۔

حاکم سنجیدگی سے دعا کو دیکھ رہا تھا۔ تمھارے یہ آنسو بھی میرا ارادہ تبدیل نہیں کر سکتے کچھ پل بعد حاکم نے دعا کی آنکھ سے نکلتے آنسو کو اپنی انگلی کی پور سے چنتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

تم بہت خوبصورت ہو لیکن تمہیں مجھ سے نکاح کے لیے حامی نہیں بھرنی چاہیے تھی کیونکہ میں تمہیں صرف تکلیف دے سکتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ حاکم نے جھک کر دعا کے کان کے پاس کہا۔ اور پھر پیچھے ہو گیا۔

لفظوں کا چناؤ ہمیشہ سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے مسٹر حاکم کیونکہ یہ سیدھے دل پر تیر کی طرح لگتے ہیں۔ دعا نے اپنی ہاتھ کی پشت سے آنسوؤں کو. صاف کرتے مزید کہا۔

آج آپ بہت خود غرض بن رہے ہیں لیکن بہت جلد آپ خود میرے پاس آئیں گئے پھر میرا وقت ہو گا لیکن میں آپ کو باتوں سے تکلیف نہیں دوں گی بلکہ میری خاموشی آپ کو تکلیف سے دوچار کریں گی۔ میری دعا ہے کہ وہ دن کبھی نا آئے جس میں مجھے آپ کو بے بس دیکھنا پڑے کیونکہ میں آپ کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی لیکن ہمیشہ آپ کی نفرت نہیں جیتے گی کبھی نا کبھی آپ کو بھی محبت کے آگے گھٹنے ٹیکنے پڑیں گئے۔ دعا نے سرخ آنکھوں سے حاکم کو دیکھتے کہا۔ اور اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی۔ یہ شخص کوئی بھی ایسا موقع نہیں چھوڑتا تھا جس میں اسے ذلیل نا کر کرے۔

دعا کی باتوں نے حاکم کے دل کو ایک پل کے لیے ہی سہی لیکن خوف میں مبتلا کیا تھا وہ ابھی بھی وہی کھڑا تھا ایک چھوٹی سی لڑکی اسے اتنی بڑی باتیں بول کر چلی گئی تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا۔

تمھارے ہاتھ کو کیا ہوا ہے؟ ابتہاج نے رباب کے کمرے میں داخل ہوتے بے تابی سے اسے دیکھتے پوچھا۔

جو پہلے سے ہی رونے کے لیے تیار بیٹھی تھی۔

ابتہاج کو دیکھتے ہی اس کے پھر سے رکے ہوئے آنسو ٹپ ٹپ بہنے لگے تھے۔

ابتہاج جلدی سے آگے بڑھا اور رباب کے ہاتھ کو دیکھنے لگا جس پر چھالے بن رہے تھے۔

تمھارا ہاتھ اتنا کیسے جل گیا؟ دھیان کہاں ہوتا ہے تمھارا؟ ابتہاج نے غصے سے رباب کے چہرے کو دیکھتے کہا جو رو رہی تھی آنکھوں کے ساتھ اس کا ناک بھی سرخ ہو رہا تھا۔

رباب کے چہرے کو دیکھتے ابتہاج کی زبان کو بریک لگی تھی۔

چلو میرے ساتھ اب بات ابتہاج نے آرام سے کہا اور رباب کو اپنے ساتھ ہسپتال لے گیا پیچھے نوال نے پورے گھر میں گھوما دیا تھا کہ رباب کا ہاتھ جلا ہے۔

ہیزام نے ابتہاج کو فون کر کے پوچھا جس نے بتایا کہ سب ٹھیک ہے اور وہ دونوں گھر آرہے ہیں۔

واپسی پر رباب کی حالت کچھ بہتر تھی۔ لیکن وہ منہ پھلائے بیٹھی تھی۔ ابتہاج نے ایک نظر رباب لے چہرے پر ڈالی اور ہنس پڑا

تمھارا ہاتھ کیسے جلا؟ ابتہاج نے سوال کیا۔ کیونکہ آتے وقت اس نے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔

چائے گر گئی تھی۔ رباب نے جواب دیا۔

کس کے لیے چائے بنا رہی تھی؟ ابتہاج نے پوری طرح رباب کی طرف متوجہ ہوتے پوچھا۔

میں خود کے لیے چائے بنا رہی تھی پکڑتے وقت پتہ نہیں کیسے ہاتھ ہر گر گئی۔ رباب نے جلدی سے کہا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی اگر اس نے زوہیب کا نام لیا تو ابتہاج غصہ کرے گا۔

مسز ابھی آپ کو جھوٹ بولنا نہیں آتا تو کوشش بھی مت کیا کرو۔ ابتہاج نے رباب کی ناک کو پیار سے کھینچتے ہوئے کہا۔

رباب نے گھور کر ابتہاج کو دیکھا تھا۔

اپنا خیال رکھا کرو اپنے لیے نہیں میرے لیے اور آئندہ اگر تم نے اپنا خیال نہیں رکھا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ ابتہاج نے سنجیدگی سے رباب کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

اب مجھے کیا پتہ آگے کیا ہونے والا ہے اس کا خیال میں کیسے رکھ سکتی ہوں؟ اور آپ سے برا کوئی اور ہے بھی نہیں رباب نے آخری بات منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہی۔

مسز میں سن چکا ہوں ابتہاج نے رباب کا چہرہ خود کی طرف کرتے کہا۔

تو میں نے کچھ غلط نہیں بولا سچ ہی بولا ہے رباب نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

تو پھر اتنا گھبرا کیوں رہی ہو؟ ابتہاج نے مسکراہٹ دباتے پوچھا۔

نہیں تو میں نہیں گھبرا رہی رباب نے نفی میں سر ہلاتے جلدی سے کہا۔

کیوٹ ابتہاج نے مسکراتے ہوئے کہا اور جھک کر پیار سے رباب کے ماتھے پر بوسہ دیا اور پیچھے ہو گیا۔

URDUNovelians

مسز اپنا خیال رکھا کرو ابتہاج نے گاڑی سٹارٹ کرتے کہا۔ رباب کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی جو باہر دیکھنے لگی اور ابتہاج نے بھی گاڑی سٹارٹ کی اور گھر کے راستے پر ڈال دی۔ اسے نہیں معلوم تھا۔ ابتہاج اس کے ساتھ اتنا اچھا ہو جائے گا۔

تم مجھے یہاں اکیلا کیسے چھوڑ سکتے ہو؟ ایک بار بھی تم نے مڑ کر میری خیریت معلوم نہیں کی۔

میں یہاں قید رہتی ہوں تمہیں بلکل بھی میری پرواہ نہیں ہے۔ زائشہ نے صنان کو دیکھتے غصے سے کہا۔

تمہیں کس نے کہا یہاں قید رہو اور میرے سامنے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے مال میں میں تمہیں دیکھ چکا تھا۔ مجھے بتاؤ ایسی کون سی مصیبت آن پڑی جو تم نے مجھے یہاں بلایا؟ صنان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

وہ لڑکی کیا تمھاری بیوی تھی؟ زائشہ نے صنان کی بات کو اگنور کرتے پوچھا۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں ہر لڑکی کے ساتھ ایسے ہی گھومتا پھیرتا ہوں؟ صنان نے کہا تو زائشہ ہنس پڑی تھی۔

مجھے اُس لڑکی کو دیکھ کر ہی پتہ چل گیا تھا کہ وہ تمھاری بیوی ہے تم تو میرے ساتھ بھی باہر کہی نہیں جاتے کسی اور لڑکی کے بارے میں تو میں سوچ بھی نہیں سکتی

ویسے تمھاری رخصتی کب ہے؟ اتنا تو میں پوچھ ہی سکتی ہوں زائشہ نے جلدی سے کہا۔

صنان کچھ پل زائشہ کو دیکھتا رہا پھر بولا عید کے دوسرے دن

تم نے کیا بس یہی پوچھنا تھا؟ صنان نے اس بار تھوڑا غصے سے پوچھا۔

ہاں تم جاؤ تمہیں بہت سے کام ہوں گئے نا زائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

صنان بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا تھا۔

پیچھے زائشہ کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

ہمم عید کے دوسرے دن زائشہ نے دل میں سوچا۔

تم نے ریحان سے نکاح کیوں کیا؟ تمہیں میں نے کہا تھا تمھارے لیے باہر کا کوئی لڑکا لاؤں گی میں تمہیں یہاں اس چڑیا گھر میں رہنے تو ہر گز نہیں دوں گی لیکن شاید تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آئی اور بنا بتائے تم دونوں نے نکاح کر لیا۔

تمہیں ریحان سے طلاق لینی ہو گی سمجھی؟ صفیہ نے غصے سے ماریہ کو بازو سے پکڑتے کہا جو سنجیدگی سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔

نکاح ہونا تھا ہو گیا آپ نے بھی جو کرنا ہے کر لیں لیکن میں ریحان سے کبھی طلاق نہیں لوں گی اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے عید کے بعد میں خود ڈیڈ سے بات کروں گی اور میرا نہیں خیال کے اُن کو اپنے بڑے بھائی کے بیٹے سے کوئی مسئلہ ہو گا۔

بلکہ وہ تو خوش ہوں گئے۔ ماریہ نے طنزیہ لہجے میں صفیہ کو دیکھتے کہا۔ جو حیرانگی سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھی۔

آج ان کو سامنے کھڑی ماریہ کچھ الگ ہی لگ رہی تھی۔

اگر میں ریحان کو بتادوں کہ تم تو ابتہاج کے پیچھے بھی پڑی تھی تو وہ تمہیں خود طلاق دے دے گا۔صفیہ نے چہرے پر مسکراہٹ لاتے کہا۔جس ہر ماریہ ہنس پڑی تھی۔

ریحان سب کچھ جانتا ہے موم یہاں تک کے میری کس کس لڑکے لے ساتھ دوستی ہے اُس کے بارے میں بھی جانتا ہے اور میرا انہیں خیال کہ ریحان سے بہتر مجھے کوئی دوسرا مرد مل سکتا ہے۔اور جہاں تک بات ہے ابتہاج کی تو آپ نے میرے دماغ میں ابتہاج کا خیال ڈالا تھا کہ آپ اُس سے میری شادی کروائیں گی اور اُسکے ساتھ مجھے لندن بھیج دیں گی۔

URDUNovelians

لیکن کچھ وقت ہی سہی لیکن ریحان نے اپنے پیار سے مجھے بہت کچھ باور کروادیا ہے اور میں تو مر کر بھی اب اُس انسان سے الگ نہیں ہونا چاہو گی جو میری ساری خامیاں جاننے کے باوجود مجھ سے محبت کرتا ہے۔

ماریہ نے اپنا فیصلہ صفیہ کو سناتے کہا اور وہاں سے چلی گئی پیچھے صفیہ ابھی بھی حیران کھڑی تھی۔اس کی بیٹی اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی یہ بات تو صفیہ کو اچھے سے پتہ چل گئی تھی۔

زائشہ آج مارکیٹ آئی تھی اس نے سوٹ لینا تھا اب اپنے سسرال پرانے کپڑے پہن کر جاتی ہوئی تو اچھی نہیں لگنی تھی نا

زائشہ اپنے لیے سوٹ دیکھ رہی تھی جب اس کی نظر زوہیب پر پڑی زائشہ کے چہرے پر حیرانگی کے تاثرات ابھرے تھے۔

URDUNovelians

اسے تو میں نہیں چھوڑوں گی۔زائشہ نے غصے سے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔اور زوہیب کی طرف اپنے قدم بڑھا دیے۔

جو ایک لڑکی کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا تھا۔

زوہیب نے زائشہ کو اپنی طرف آتے دیکھا تو پریشانی سے وہاں سے جانے لگا لیکن زائشہ نے اس کو بازو سے پکڑ کر روک لیا تھا۔

تم میرے ساتھ چلو زائشہ نے دانت پیستے کہا اور زوہیب کو اپنے ساتھ لے گئی۔

لڑکی نے حیرانگی سے زوہیب کو جاتے دیکھا اور کندھے اچکا کر خود بھی وہاں سے چلی گئی۔

زائشہ زوہیب کو ایک کیفے میں لے آئی تھی۔

دیکھو زائشہ میں تمہیں ہی تلاش کر رہا تھا لیکن تم پاکستان کب آئی؟ زوہیب نے جلدی سے کہا۔

اپنی بکواس بند کرو اور مجھ سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اچھا ہوا تم مجھے یہاں مل گئے مجھے پیچھلی باتیں نہیں دہرانی لیکن اگر تم چاہتے ہو کہ میں وہ سب کچھ

بھول جاؤں جو ہم دونوں کے درمیان ہوا تو تمہیں میرا ایک کام کرنا ہو گا۔ زائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کون سا کام زوہیب نے بھی گہرا سانس لیتے کہا۔

اس سے پہلے زائشہ کچھ بولتی کہ اس کی نظر کیفے میں داخل ہوتے ابتہاج اور صنان پر پڑی تھی۔

وہ سامنے بلیک شلوار قمیض میں کھڑے انسان کو دیکھ رہے ہو؟ زائشہ نے صنان کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

وہ میرا شوہر ہے۔ جب تم بھاگ گئے تھے تو میں نے اس سے نکاح کیا تھا زائشہ نے کہا۔

لیکن جب زوہیب نے صنان کو دیکھا تو جلدی سے اپنا چہرہ چھپایا اور زائشہ کو لے کر وہاں سے نکل گیا۔

تمہیں کیا ہوا؟ زائشہ نے حیرانگی سے پوچھا۔ وہ صنان میری خالہ کا بیٹا ہے اور تمھارا نکاح صنان سے ہوا ہے لیکن اُس کا نکاح تو پہلے ہی ہو چکا ہے نوال کے ساتھ اور عید کے دوسرے دن دونوں کی رخصتی بھی ہے۔ زوہیب نے بے یقینی سے زائشہ کو دیکھتے پوچھا۔

ارے واہ میرا تو کام اور بھی آسان ہو گیا ہے۔ اب تم میرا پلان سنو اور تمہیں میرا ساتھ دینا ہو گا ورنہ میں سب کو سچ بتا دوں گی۔ زائشہ نے دھمکانے والے انداز میں کہا۔

میں نے کب منع کیا تم بس مجھے پلان بتاؤ زوہیب نے چہرے پر مکروہ سی مسکراہٹ لاتے کہا۔ تو زائشہ اسے پلان بتانے لگی جو یقیناً دونوں کی زندگیاں خراب کرنے والا تھا۔

URDUNovelians

حاکم نے کافی کچھ دعا کو سنا دیا تھا وہ ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن غصے میں وہ کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ اس کے الفاظ نے دعا کو تکلیف دی ہے لیکن وہ بھی کیا کرتا جس طرح اس کی پہلی بیوی نے اسے دھوکہ دیا تھا۔ اس کا ہر عورت سے اعتبار اٹھ گیا تھا۔ لیکن دعا کی بھی اس میں غلطی نہیں تھی۔

وہ سارا دن کمرے میں بند رہی تھی۔

گڑیا کے رونے پر دعا اپنے کمرے سے باہر آئی تھی۔

حاکم نے دعا کے چہرے کی طرف دیکھا جسے دیکھ کر صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ سارا دن روتی رہی ہے۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ حاکم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

URDUNovelians

دعا نے جھک کر گڑیا کو اٹھایا لیکن حاکم نے اسے کے بازو کو پکڑ کر اسے روکا تھا۔ لیکن دعا کے بازو کو پکڑتے ہی اسے لگا کہ اس نے کسی دہکتے کوئلے کو پکڑ لیا ہے۔

دعا نے نظریں اٹھا کر حاکم کی طرف دیکھا۔

تمہیں تو بہت تیز بخار ہے حاکم نے پریشانی سے کہا۔

میں ٹھیک ہوں میرا ہاتھ چھوڑیں دعا نے سرد لہجے میں کہا۔ لیکن حاکم نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔

چلو کمرے میں جا کر آرام کرو میں ڈاکٹر کو فون کرتا ہوں حاکم نے دعا کو دیکھتے آرام سے کہا۔

آپ کیوں میرے ساتھ ایسا کرتے ہیں پہلے ٹھکرا دیتے ہیں تکلیف دیتے ہیں پھر ہمدردی بھی ظاہر کرتے ہیں کیوں کرتے ہیں آپ ایسا؟

آپ مجھے ایک بات بتائیں کیا میں نے آپ سے محبت کر کے اتنی بڑی غلطی کی جو آپ مجھے تکلیف پہنچاتے ہیں اور اپنی باتوں سے ظاہر کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے محبت کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے؟

میرا کیا قصور ہے دعا نے حاکم کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے بے بسی سے کہا۔

اور دیکھیے آپ نے مجھے کتنا کچھ کہا میری تذلیل بھی کی لیکن میں بے شرموں کی طرح پھر منہ اٹھائے آپ کے سامنے ذلیل ہونے آجاتی ہوں۔ دعا نے کھولی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

دعا آرام کرو تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے حاکم نے اس بار پیار سے دعا کے ہاتھ کو پیچھے کرتے کہا۔

کچھ نہیں ہوا مجھے مر نہیں گئی زندہ ہوں آپ کو سمجھ میں کیوں نہیں آتا دعا نے حاکم کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے دھکا دیتے غصے سے کہا۔

دعا ابھی تم ہوش میں نہیں ہو ہم بعد میں بات کریں گئے ابھی تم آرام کرو حاکم نے دعا کی طبیعت کے زیرِ اثر کہا۔

اس وقت اسے دعا کی حالت پر ترس آرہا تھا چاہتے ہوئے بھی اس وقت وہ سامنے کھڑی معصوم لڑکی سے سخت رویہ نہیں اپنا پارہا تھا۔

مجھے آج بات کرنی ہے بلکہ ابھی بات کرتی ہے۔میں ابھی بات کروں گی۔ آپ کو میری شکل سے میرے وجود سے نفرت ہے ناتو ابھی کہ ابھی مجھے طلاق دیں دعا نے بھاری لہجے میں حاکم کو دیکھتے کہا۔

جس نے سرخ آنکھوں سے دعا کو دیکھا تھا۔

اس نے دعا کو دونوں بازوں سے پکڑ کر خود کے قریب کیا۔دعا کو حاکم کی انگلیاں اپنے بازو میں دھنستی ہوئی محسوس ہورہی تھیں۔

اگر تمھاری فضولیات سن رہاہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم کچھ بھی بولتی جاؤ

سوچ سمجھ کر بولا کرو۔ اور اتنی جلدی ہار مان گئی تم؟

حاکم نے دعا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

جیسے اچانک ہی اپنا دماغ ماؤف ہوتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ آپ بہت برے ہیں ہمیشہ مجھے تکلیف دیتے ہیں دعا نے آہستگی سے آنکھیں بند کرتے کہا اور وہی حاکم کی بانہوں میں جھول گئی۔

حاکم نے پریشانی سے دعا کی گال کو تھپتھپایا اور اسے اٹھا کر کمرے میں لے گیا اور بیڈ پر لیٹایا۔

حاکم نے جلدی سے ڈاکٹر کو فون کیا اور دوبار دعا کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ گڑیا بھی پاس ہی بیٹھی کھیل رہی تھی۔

اس نے گہرا سانس لیتے دعا کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔

میں تمھارے قابل نہیں ہوں دعا تم کیوں نہیں سمجھتی تمہیں ایک ایسا ہمسفر چاہیے جو تمھاری عزت کرے تمہیں ہمیشہ خوش رکھے میں تمہیں کبھی خوش نہیں رکھ سکتا۔ حاکم نے بے بسی سے دعا کے چہرے کو دیکھتے کہا۔

لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ دعا کی خوشی تو اس میں ہے اور وہ کیسے کسی دوسرے کے ساتھ خوش رہ سکتی ہے۔

یہ کیا ہے ؟ رباب نے ابتہاج کے ہاتھ میں ایک باکس دیکھا تو حیرانگی سے پوچھا۔

یہ دونوں جب گھر آئے تو سب نے رباب کو کہا تھا کہ وہ اب سے کوئی کام نہیں کرے گی کیونکہ اسکا ہاتھ کچھ زیادہ ہی جل گیا تھا۔

کھول کر دیکھو ابتہاج نے مسکراتے ہوئے کہا۔

نہیں رہنے دو میں ہی کھول دیتا ہوں۔

ابتہاج نے رباب کے ہاتھ کو دیکھتے کہا۔

اور خود باکس کو کھولنے لگا۔ ابتہاج نے اندر سے سکن کلر کی لانگ میکسی نکالی تھی۔ جس پر گرین کلر کا کام ہوا تھا ساتھ گرین ہی ڈوپٹہ تھا۔

ابتہاج رباب کو بازو سے پکڑ کر شیشے کے سامنے لے گیا تھا۔

اور خود میکسی کو رباب کے ساتھ لگایا جو سچ میں رباب پر بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

تمہیں پسند آیا؟ ابتہاج نے جھک کر رباب کے کان کے پاس سرگوشی نما انداز میں گہرے لہجے میں پوچھا۔

رباب نے سامنے آئینے میں ابتہاج کے عکس کو دیکھا تھا۔

بہت خوبصورت ہے رباب نے سوٹ پر ہاتھ پھیرتے کہا۔

بلکل تمھاری طرح ابتہاج نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

اور مسز آئندہ مجھ سے کوئی بھی بات مت چھپانا زوہیب کی وجہ سے تمھارا ہاتھ جلا تھا نا؟

ابتہاج نے رباب کا رخ اپنی طرف کرتے پوچھا۔

رباب نے نظریں جھکالیں تھیں۔ اسے حیرانگی نہیں ہوئی تھی کہ کیونکہ ابتہاج کو کہی نا کہی سے پتہ چل ہی جاتا ہے۔

مجھے اُسی وقت پتہ چل گیا تھا جب تم نے مجھ سے جھوٹ بولا کیونکہ اگر تم کسی اور کے لیے چائے بنا رہی ہوتی تو مجھے بتا دیتی۔ اُس وقت خالہ اور ماہا گھر پر نہیں تھیں تو زوہیب ہی ہو سکتا ہے۔ مجھے اُس کے ارادے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے بلکہ مجھے خالہ کے ادارے بھی ٹھیک نہیں لگ رہے تو اپنا خیال رکھنا اور اب اُن لوگوں کی وجہ سے تمہیں زرا سی

بھی تکلیف پہنچی تو میں بہت برا پیش آؤں گا میری بات کو اچھی طرح اپنے ننھے سے دماغ میں بیٹھالو ابتہاج نے رباب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ میں نے آپ سے اس لیے جھوٹ بولا کیونکہ آپ زوہیب کا نام سن کر غصہ کرتے رباب نے آہستگی سے کہا۔

بلکل میں نے غصہ کرنا تھا بلکل اگر اُسی وقت مجھے پتہ چلتا تو اس کی جان لے لیتا۔ کیونکہ اُس نے یقیناً جان بوجھ کر یہ سب کیا ہو گا۔

ابتہاج نے سنجیدگی سے کہا۔

لیکن وہ یہ سب کچھ کیوں کرے گا اُسے کیا فائدہ ہو گا؟ رباب نے ناسمجھی سے پوچھا۔

ابتہاج کچھ سیکنڈ رباب کے چہرے کو دیکھتا رہا پھر بولا۔

میں سب سنبھال لوں گا تم بس اپنا خیال رکھو اور ابھی آرام کرو ابتہاج نے رباب کو بیڈ کے پاس لاتے ہوئے کہا۔

رباب جب بیڈ پر لیٹ گئی تو ابتہاج نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور کمرے سے نکل گیا۔

اس کے دماغ میں ابھی بھی صنان کی کہی ہوئی باتیں چل رہی تھیں اسے خود سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کرے۔

💔💔💔💔💔

تم سب لوگ چھت پر کیا کر رہے ہو؟ زوہا نے حیرانگی سے عمیر، براق اور عدن کو چھت پر دیکھا تو پوچھا۔

آپی جی آپ کو معلوم نہیں ہے؟ کہ آج چاند نظر آنا ہے؟ عدن نے سنجیدگی سے زوہا کو دیکھتے کہا۔

تو؟تم لوگوں کو دیکھ کر کیا چاند جلدی نظر آجائے گا؟زوہانے حیرانگی سے پوچھا۔

اس سے پہلے عدن کوئی جواب دیتی نوال بھی وہاں آگئی تھی۔

چاند نظر آگیا ہے؟نوال نے بے تابی سے پوچھا۔

جی اور آپ کا چاند نیچے کمرے میں ہے جائیں اور دیکھ لیں عمیر نے آسمان کی طرف دیکھتے کہا۔

نوال نے زور سے اپنے ہاتھ کا مکا بنا کر عمیر کے کندھے پر دے مارا تھا۔

اللہ لڑکی کچھ تو خوف کرو اور تمھارے ہاتھ اچھے خاصے مردانہ ہیں تھوڑا ہاتھ ہولا رکھا کرو عمیر نے اپنے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔

اگر اب تمھارا منہ بند نہیں ہوا تو اگلا مکا تمھارے دانت توڑ دے گا۔نوال نے دھمکی دیتے کہا۔

ظالم لڑکی عمیر نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

تم لوگ کتنی دیر ایسے ہی کھڑے رہو گئے چاند نظر آئے گا تو پتہ چل جائے گا جاؤ جا کر تیاریاں کرو زوہا نے سنجیدگی سے کہا۔

ارے ایسے کیسے مجھے چاند کی تصویر لینی ہے اور سٹیٹس لگانا ہے عدن نے جلد سے کہا۔

ویسے زوہا جی کہہ تو ٹھیک رہی ہیں اور میں کیسے ان کی بات ٹال سکتا ہوں براق نے مسکراہٹ دباتے کہا۔اور وہاں سے چلا گیا زوہا کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی اور خود بھی وہاں سے چلی گئی۔

اوکے عدن تم مجھے بھی تصویر سینڈ کر دینا میں بھی جا رہا ہوں مجھے دادا جان نے بلایا تھا۔عمیر نے عدن کو دیکھتے کہا۔

تم سب لوگ بہت زیادہ مطلبی ہو بس نوال میری اچھی بہن ہے عدن نے نوال کو. دیکھتے کہا۔

نہیں نہیں یار میں تو ساتھ والی آنٹی کے پاس جا رہی انہوں نے ابھی تک میرا سوٹ سی کر نہیں دیا۔نوال نے کہا اور عمیر کے ساتھ ہی نیچے چلی گئی۔

میں تو چاند کی تصویر لے کر ہی نیچے جاؤں گی عدن نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی جب ہیزام بھی چھت پر آگیا۔

لو ان کی کمی رہتی تھی عدن نے ہیزام کو دیکھتے کہا جس نے اپنی پاکٹ سے سگریٹ نکالا تھا۔عدن حیرانگی سے ہیزام کو دیکھ رہی تھی۔جو سگریٹ کو سلگا رہا تھا۔

تم سگریٹ بھی پیتے ہیں؟عدن نے حیرانگی سے پوچھا۔

میں اور بھی بہت کچھ کرتا ہوں میڈم ہیزام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اُف پتہ نہیں مردوں کو اس گندی سگریٹ میں ایسا کیا نظر آتا ہے جو اسے پیتے ہیں اس کی تو سمل ہی اتنی گندی ہوتی ہے۔عدن نے منہ بسوڑتے کہا۔

ہیزام نے اُسی وقت سگریٹ کو زمین پر پھینکا اور اس کو اپنے شوز کے ساتھ مسل کر عدن کے قریب آیا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اس نے تھوڑی سے پکڑ کر عدن کا چہرہ آسمان کی طرف کیا جہاں چاند نظر آ گیا تھا۔

چاند نظر آ گیا عدن نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔اور اپنے موبائل سے تصویر لینے لگی۔

دیکھا میں نے کہا تھا کہ چاند کی تصویر لے کر ہی میں نیچے جاؤں گی۔عدن نے خوشی سے کہا۔ہیزام گہری نظروں سے عدن کو دیکھ رہا تھا۔

عدن کی نظر ہیزام پر پڑی تو اس کی زبان کو بریک لگی تھی۔

مجھے ناگندی نظروں سے مت گھورا کرو عدن نے گھورتے ہوئے ہیزام کو کہا اور وہاں سے بھاگ گئی پیچھے ہیزام قہقہہ لگائے ہنس پڑا تھا۔

🖤🖤🖤🖤

سب کو بہت بہت مبارک ہو عید کا چاند نظر آگیا ہے۔صاقب صاحب نے خوشی سے دادا جن کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

تمہیں بھی اور باقی سب بچیاں کدھر ہیں؟ نظر نہیں آرہی دادا جان نے نمرہ بیگم سے پوچھا۔

وہ ساری تو ساتھ والے گھر گئی ہیں مہندی لگوانے واپسی کا کچھ کہہ نہیں سکتے نمرہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

چلو یہ بھی اچھا ہے۔اور تمھاری نظر میں کوئی ہال ہے؟ دادا جان نے راشد کو دیکھتے پوچھا۔

ابو جان سارے ہال بند ہیں اور میں تو سوچ رہا تھا اپنی حویلی بھی تو اتنی بڑی ہے وہاں دونوں بچوں کا ولیمہ رکھ لیتے ہیں۔

راشد صاحب نے دادا جان کو دیکھتے مشورہ دیتے کہا۔

URDUNovelians

یہ تو بہت اچھی بات ہے جب اپنی حویلی ہے تو ہم ہال میں اپنے بچوں کا ولیمہ کیوں کریں دادی جان نے بھی کہا۔

تو ٹھیک ہے پھر تم ایسا کرو جلدی سے حویلی کی صفائی وغیرہ کروالو اور کسی چیز کی کمی نہیں ہونی چاہیے۔

داداجان نے اپنے تینوں بیٹوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جی ابو جان آپ فکر ہی مت کریں سب کچھ ہم سنبھال لیں عرفان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

چلیں میں چلتی ہوں کچن میں بچوں نے بہت ساری فرمائشیں کی ہیں جن کو پورا کرنے میں صبح ہو جائے گی۔ نمرہ بیگم نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا۔

بہو ساتھ ملازمہ کو بھی لگا لینا ورنہ تھک جاؤ گی دادی جان نے نمرہ بیگم کو دیکھتے کہا۔ جو مسکرا پڑی تھی۔

جی امی جان اور راحیلہ بھی میرے ساتھ ہی ہے ہم. مل کر لیں گئے نمرہ نے کہا۔

ایسا ساس بہو کا پیار مجھے لگتا ہے صرف ہمارے گھر میں ہی دیکھنے کو ملتا ہے کیوں بھائی جان راشد صاحب نے صاقب کو دیکھتے پوچھا۔

بلکل ٹھیک کہہ رہے ہو تم اللہ نظر سے بچائے صاقب صاحب نے مسکراہٹ دباتے کہا۔ دادا جان ہنس پڑے تھے۔

میرے لیے میری تینوں بہویں میری بیٹیوں کی طرح ہیں اور مجھے بہت عزیز بھی ہیں خبر دار اگر تم لوگوں نے نظر لگائی تو دادی جان نے اپنا چشمہ درست کرتے کہا۔

URDUNovelians

ارے امی جان ہم تو تعریف کر رہے آپ ساس بہو کی عرفان نے جلدی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں ہاں جانتی ہوں تم لوگوں کی تعریف کو بھی دادی جان نے کہاتو وہاں موجود ہر ایک کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

نمرہ بیگم بھی مسکرا کر وہاں سے چلی گئی اور دادی جان کا ایک ایک لفظ درست تھا انہوں نے کبھی اپنی بہوؤں کے ساتھ ناانصافی نہیں کی۔اور یہی وجہ تھی کہ راشدہ اور نمرہ کے ساتھ صفیہ کو بھی اپنی ساس بہت عزیز تھی اور اُنکی کافی عزت بھی کرتی تھیں۔

♥ ♥ ♥ ♥

اللہ میری مہندی کا کلر کتنا گاڑھا آیا ہے یہ دیکھو نوال

عدن نے اپنے ہاتھ نوال کے سامنے کرتے خوشی سے کہا۔یہ لوگ رات کافی لیٹ گھر آئی تھیں اور آتے ہی سو گئیں تھیں۔

واؤسچ میں اور میں نے سنا تھا کہ جس کی مہندی کا کلر ڈارک آتا ہے اُس لڑکی کی ساس اُسے بہت محبت کرتی ہے۔نوال نے چہکتے ہوئے کہا۔

لو یہ کیا بات ہوئی میں نے تو شوہر کا سنا تھا۔ کہ وہ زیادہ محبت کرتا عدن نے منہ پھلائے کہا۔

نوال عدن کے چہرے کو دیکھ کر ہنس پڑی تھی۔

یار کیا فرق پڑتا ہے میرے خیال سے دونوں بہت محبت کرتے ہیں نوال نے بات ختم کرتے کہا۔

ہاں یہ ٹھیک ہے اور ماما نے شیر خرما بنایا؟عدن نے جلدی سے پوچھا۔

URDUNovelians

ہاں بنایا تو ہے اور بھی ساتھ بہت کچھ بنایا ہے۔نوال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

گرلز ے م لوگ میری تھوڑی سی مدد کر سکتی ہو؟ماریہ نے کمرے میں داخل ہوتے پوچھا۔

جس نے ڈارک بلو کلر کا لانگ فراق پہنا تھا جس پر گولڈن کام ہوا تھا بے شک ماریہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

عدن اور نوال دونوں ماریہ کو اپنے کمرے میں دیکھ کر حیران ہوئی تھیں کیونکہ ماریہ اپنے کام سے کام رکھنے والی بندی تھی۔

میں اس کے ساتھ ایئر رنگز لائی تھی لیکن مجھے اب مل نہیں رہے کیا تم لوگوں کے پاس ہیں گولڈن کلر میں؟ماریہ نے دونوں کے چہروں کی طرف دیکھتے پوچھا۔

ہاں ہمارے پاس تو بہت سے ہوں گئے ایک منٹ میں لاتی ہوں نوال نے ہوش میں آتے کہا۔

اور ائیر رنگز لینے چلی گئی۔

میں کہی خواب تو نہیں دیکھ رہی عدن نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن ماریہ نے اس کی بات سن لی تھی اور آگے بڑھ کر زور سے عدن کو چٹکی کاٹی

آہ ظالم لڑکی وہ لاتو رہی ہیں ایئر رنگز عدن نے ماریہ کو دیکھتے کہا۔

یقین آگیا کہ خواب نہیں ہے ماریہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

عدن اس بار ماریہ کی بات پر کھکھلا کر ہنس پڑی تھی۔

یار تم کبھی ہم سے بات نہیں کرتی تو اس لیے مجھے عجیب لگا کہ میں کہی خواب تو نہیں دیکھ رہی عدن نے بتیسی دکھاتے ہوئے کہا۔ جس پر ماریہ بھی ہنس پڑی تھی۔

اسے کچھ ہی وقت میں ریحان نے بہت کچھ سیکھا دیا تھا۔ سب سے اہم چیز کہ اپنے ارد گرد کے لوگوں سے پیار کرنا جن کو آپ کی قدر ہے اور ماریہ کو دکھ بھی ہوا تھا کہ اتنے سال وہ سب سے الگ رہی نا کسی سے بات کرتی اپنی کزن ہونے کے باوجود اس نے باہر دوست بنائے تھے۔ اور ان سب کی وجہ بھی صفیہ ہی تھی جو اپنی بیٹی کو ہر ایک سے دور رکھتی تھی۔

اتنے میں نوال بھی وہاں آ گئی تو تینوں ایئر رنگز سیلیکٹ کرنے لگیں۔

مارَیہ کمرے سے باہر آئی تو اسے سامنے ہی ریحان نظر آ گیا تھا۔ جس نے بلیو کُرتا اور ساتھ سفید شلوار پہنی تھی۔

ماریہ ریحان کے کُرتے کا رنگ دیکھ کر حیران ہوئی تھی جو شاید اتفاق ہی تھا۔

ریحان کی نظر ماریہ پر پڑی تو پلٹنا بھول گئی۔

ریحان چلتا ہوا ماریہ کے پاس آیا۔ آج لگتا ہے بندے کی جان لینے کا ارادہ ہے ریحان نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے گہرا سانس لیتے کہا۔

میں کیوں تمھاری جان لینے لگی ماریہ نے گھورتے ہوئے پوچھا۔

جان ہی تو لے رہی ہو اور چونکہ اب تم میری بیوی ہو تو تم اس سے پہلے مجھ سے عیدی مانگو میں خود ہی تمہیں عیدی دے دیتا ہوں ریحان نے ماریہ کو دیکھتے کہا۔

اس سے پہلے ماریہ کچھ کہتی ریحان نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش کروایا تھا۔

اس نے اپنی پاکٹ سے ایک ڈبیہ نکالی جس میں خوبصورت سے گولڈن کلر کے بینگلز تھے۔ریحان نے ماریہ کا ہاتھ پکڑا جس نے گھبرا کر ارد گرد دیکھا تھا۔

بہت پیار سے ریحان نے ماریہ کو بینگلز پہنائے تھے۔ماریہ نے جلدی سے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔

کیسے ہیں؟ ریحان نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔

بہت پیارے ہیں اب تم یہاں سے جاؤ ماریہ نے پریشانی سے کہا۔

تمھاری موم نے دوبارہ کچھ کہا؟ ریحان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

میں نے اُن کو سمجھا دیا ہے۔ماریہ نے کہا۔

کیا سمجھایا؟ ریحان نے گہری نظروں سے ماریہ کو دیکھتے پوچھا۔

کچھ نہیں تم بس جاؤ یہاں سے ماریہ نے غصے سے کہا اسے ایک بات کا ہی ڈر تھا اگر کسی نے دیکھ لیا تو اچھا نہیں ہو گا۔

ٹھیک ہے جا رہا ہوں ویسے میرے پسندیدہ رنگ میں تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو ریحان نے ماریہ کے کان کے پاس جھک کر کہا اور وہاں بوسہ دیتے ہی پیچھے ہٹا اور وہاں سے چلا گیا۔

ماریہ ابھی بھی آنکھیں پھاڑے وہی کھڑی تھی۔ہوش میں تو کچھ دیر بعد زوہا کی آواز لائی تھی۔

تم ٹھیک ہو؟ زوہا نے ماریہ کو دیکھا تو پوچھا۔

جی میں ٹھیک ہوں ماریہ نے جلدی سے کہا۔

ماشاء اللہ تم بہت پیاری لگ رہی ہو زوہا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ماریہ کی گال کو تھپتھپا کر چلی گئی۔ ماریہ کے چہرے پر بھی مسکرا آگئی تھی۔

♥♥♥♥

تم نے وہ سوٹ کیوں نہیں پہنا جو میں نے لے کر دیا تھا؟ صنان نے نوال کو دیکھتے پوچھا۔

جس نے سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنی تھی۔ لیکن جو سوٹ صنان نے اسے لے کر دیا تھا وہ سبز رنگ کا تھا۔

URDUNovelians

اُس کا گلہ بہت بڑا تھا صنان پہلے میں نے وہی پہنا تھا لیکن مجھے اچھا نہیں لگا۔ اور شکر ہے دوسرا سوٹ میرے پاس موجود تھا۔ نوال نے صنان کو دیکھتے کہا۔

تو میڈم آپ کو لینے سے پہلے دیکھنا چاہیے تھا۔ خیر یہ سوٹ بھی تم پر بہت جچ رہا ہے۔ صنان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں میں جانتی ہوں نوال نے گردن اکڑا کر اپنے بالوں کو پیچھے جھٹکتے ہوئے کہا۔

صنان نے نفی میں سر ہلایا اور مسکرا پڑا۔

تم نے مہندی اتنی کم کیوں لگائی؟ صنان نے نوال کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے پوچھا۔

وہ مجھے اس طرح کی مہندی پسند ہے زیادہ بھری ہوئی مجھے اچھی نہیں لگتی نوال نے اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

چلو صنان صاحب جلدی سے عیدی دو پھر مجھے باقی سب سے بھی لینی ہے اس عیدی سے میں نے بہت ساری شاپنگ کرنی ہے تو کنجوسی مت کرنا نوال نے کہا تو صنان نے اپنا کریڈٹ کارڈ نوال کے ہاتھ میں تھما دیا تھا۔

جتنی شاپنگ کرنی ہو کر لینا صنان نے مسکراتے ہوئے کہا۔اور جھک کر نوال کے مہندی لگے ہاتھوں کو باری باری چوم لیا۔نوال صنان کے لمس پر خود میں سمٹ سی گئی تھی۔

میں جا رہی ہوں نوال نے جلدی سے کہا اور سے جانے لگی لیکن پھر اسنے مڑ کر صنان کی طرف دیکھا۔

ویسے تم بھی آج اچھے لگ رہے ہو نوال نے شرارتی لہجے میں کہا اور وہاں سے بھاگ گی پیچھے صنان ہنس پڑا تھا۔

رباب نے ایک ہاتھ پر مہندی لگوائی تھی کیونکہ اس کا دوسرا ہاتھ چلا ہوا تھا۔ اس نے بہت منع کیا زوہا کو لیکن پھر بھی اُس نے ہلکا پھلکا رباب کو میک اپ کر دیا تھا۔

رباب نے پرپل کلر کا شارٹ فراک پہنا تھا ساتھ اس کے کیپری تھی۔ اور یہ نوال میڈم کی پسند کا تھا۔ ہلکے سے میک اپ میں رباب بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

بیٹا اب تمھارا ہاتھ کیسا ہے سکینہ بیگم نے کمرے میں داخل ہوتے پوچھا۔

پھپھو جان آئیں اور اب کافی ٹھیک ہے رباب نے سکینہ کو دیکھتے جلدی سے کہا۔

بیٹا جی اپنا خیال رکھا کرو اور ماشاء اللہ سے میری بچی تو بہت خوبصورت لگ رہی ہے اللہ نظرِ بد سے بچائے سکینہ بیگم نے پیار سے رباب کا ماتھا چومتے کہا۔ جو مسکرا پڑی تھی۔

چلو باہر سب بیٹھے ہیں تم ابھی تک کمرے میں ہو۔ سکینہ نے کہا اور رباب کو اپنے ساتھ لے گئی۔

موم کہاں لے کر جارہی ہیں آپ میری خوبصورت بیوی کو؟ کیا میں اس سے بات کر سکتا ہوں ابتہاج نے رباب کو اپنی ماں کے ساتھ آتے دیکھا تو جلدی سے اپنی ماں کے پاس آتے کہا۔

بیٹا جی آپ کی خوبصورت بیوی کو میں اندر لے کر جارہی تھی اور بلکل آپ دونوں بات کر سکتے ہو اور جلدی اندر آجانا عمیر بے چارہ کب سے بیٹھا اپنی عیدی کا انتظار کر رہا ہے سکینہ بیگم نے مسکرا کر کہا اور خود وہاں سے چلی گئ۔ان خوشی تھی کہ ان کے بیٹے نے فضول کی ضد چھوڑ دی ہے۔

یہ رنگ تو تم پر بہت جچ رہا ہے ابتہاج نے آنکھوں میں چمک لیے سر سے پاؤں تک رباب کو دیکھتے کہا۔

رباب نے سنجیدگی سے ابتہاج کو دیکھا تھا۔

آپ اس طرح مجھے مت گھورا کریں عجیب لگتا ہے رباب نے کہا تو ابتہاج ہنس پڑا۔

جس نے سفید شلوار قمیض پہنی تھی۔

صنان اور ہیزام نے بھی سیم ابتہاج جیسی شلوار قمیض پہنی تھی۔

پھر مجھے کیسے دیکھنا چاہیے مسز؟ ابتہاج نے رباب کے جلے ہوئے ہاتھ کو پکڑتے پوچھا۔

اگر مجھے تمھاری فکر نا ہوتی تو کب کا زوہیب کو سبق سکھا چکا ہوتا۔

ابتہاج نے ایک نظر رباب کے چہرے کو دیکھتے کہا اور اس کے دوسرے ہاتھ پر لگی مہندی کی خوشبو کو جھک کر سونگھنے لگا۔

ابتہاج کوئی آ جائے گا رباب نے جلدی سے کہا۔

تم. ہمیشہ ایسے ہی کہتی ہو مسز لیکن آتا کوئی نہیں ہے۔

خیر عید مبارک ابتہاج نے کہتے ہی رباب کو گلے لگالیا جس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ابتہاج رباب سے الگ ہوا اور اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا

میں نے عید مبارک بولا ہے مسز ابتہاج نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

عید مبارک رباب نے آہستگی سے کہا۔

تمھارا یہ شرمانا کسی دن میری جان لے لیں گا اور چلو اندر سب انتظار کر رہے ہوں گئے

اور ہاں گفٹ میں تمہیں کل ہی دوں گا ابتہاج نے رباب کے کان کے پاس سر گوشی

کرتے کہا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے گیا۔

اللہ کا کوئی نیک بندہ میری تصویر لے دے گا۔یہ عمیر کے بچے کو عیدی کی پڑی ہے میں نے توسب کو منع کر دینا کہ کوئی ایسے عیدی نا دے عدن نے غصے سے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اس نے عمیر کو کہا تھا کہ اس کی تصویر کھینچ دے لیکن اُسے تو اندر جانے کی جلدی تھی۔

میں کھینچ دیتا ہوں ہیزام نے عدن کو غصے میں دیکھا تو کہا۔

رہنے دو تم نے تصویر بھی اپنے موبائل سے لینی اور مجھے سینڈ بھی نہیں کرنی عدن نے کھا جانے والے انداز میں کہا۔

تم تو بہت. اچھی طرح مجھے جان گئی ہو۔ویسے تم نے عید کے لیے کوئی نیا سوٹ نہیں بنوایا؟ہیزام نے حیرانگی سے پوچھا۔

کیا مطلب ؟عدن نے اپنے نئے سوٹ کہ طرف دیکھتے ناسمجھی سے پوچھا۔

تم نے ابتہاج کے نکاح پر بھی تو یہی سوٹ پہنا تھا۔ہیزام نے یاد کرتے کہا۔

وہ وائٹ تھا اور یہ اُوف وائیٹ ہے تمہیں تو کلرز کا بھی معلوم نہیں ہے ویسے تمھاری غلطی نہیں ہے نا تو لڑکوں کے کپڑوں کے زیادہ کلر ہوتے ہیں نا ورائٹی تو تمہیں کیسے پتہ ہو گا۔عدن نے مزے سے کندھے اچکاتے کہا۔

چلو اچھا ہے نا لڑکوں میں کم از کم عقل تو ہوتی اور وہ اس طرح کی فضول چیزوں میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتے ہیزام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوہ ہیلو مسٹر لڑکیوں میں زیادہ عقل ہوتی ہے عدن نے گھورتے ہوئے کہا۔

بلکل ہوتی ہے لیکن بے چاری لڑکیاں بس اُس عقل کو استعمال نہیں کرتی

ہیزام نے طنزیہ لہجے میں کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

تمھیں تو میں بعد میں بتاؤں گی کہ کس میں زیادہ عقل ہوتی بھاڑ میں جائے تصویر سیلفی لے لی وہی کافی ہے۔عدن نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور خود بھی اندر چلی گئی۔

حاکم کو اب احساس ہو رہا تھا کہ کیوں دعا مارکیٹ جانا چاہتی تھی۔کیونکہ اُس نے عید کی شاپنگ کرنی تھی اور اب حاکم کو اکیلے ساری شاپنگ کرنی پڑی تھی۔

دعا اب بہتر تھی بخار بھی اتر چکا تھا لیکن اپنے کمرے میں ہی بند تھی۔

حاکم دعا کے کمرے میں داخل ہوا تو دعا گڑیا کے ساتھ کھیل رہی تھی۔

حاکم کو دیکھتے ہی دعا کا چہرہ سیرس ہو گیا تھا۔

حاکم نے شاپنگ بیگ بیڈ پر رکھے۔

عید ہے آج اور تم دونوں تیار ہو جاؤ نانو کی طرف جانا ہے اُنکی کال آئی تھی۔حاکم نے دعا تو دیکھتے کہا۔

مجھے کہی نہیں جانا دعا نے سنجیدگی سے کہا۔

دعا فضول کی ضد مت کرو جلدی سے دونوں تیار ہو جاؤ اپنا غصہ بعد میں نکال لینا میں تمھارے پاس ہی ہوں حاکم نے کہا اور گڑیا کو اٹھائے باہر چلا گیا۔

سمجھتے کیا ہیں خود کو جب دل کیا ذلیل کر لیا جب دل کیا ہمدردی دکھا دی۔

میں کہی نہیں جا رہی دعا نے غصے سے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن کل تو نوال کا ولیمہ بھی ہے اللہ میں کیا کروں اب تو جانا پڑے گا۔

دعا نے اپنا سر پکڑتے کہا۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد دعا نے شاپنگ بیگ سے سوٹ نکالا جو سرخ رنگ کا تھا۔ اور سیم ویسا ہی گڑیا کا بھی سرخ رنگ کا سوٹ تھا اور گڑیا کا سوٹ دیکھ کر تو نا چاہتے ہوئے بھی دعا کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔

حاکم اور دعا کب تک آئے گئے؟ غزالہ نے پوچھا تو نمرہ بیگم نے جواب دیا۔

حاکم کہہ رہا تھا کہ شام تک وہ لوگ آ جائیں گئے۔

سب لوگ کیوں نہیں آ رہے ہے مجھے عیدی لینی ہے عمیر نے منہ پھلائے سب کے چہروں کی طرف دیکھتے کہا۔

تم ہم سے تو عیدی لو اپنے بھائیوں سے بعد میں لے لینا صاقب صاحب نے کہا۔ اتنے میں نوال اور صنان بھی وہاں آ گئے تھے۔ صنان کو دیکھتے ہی زوہیب کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔

Urdu Novelians

زوہیب تمہیں میں نے ایک کام دیا تھا جو تم نے کیا نہیں بس رباب کا ہاتھ جلا دیا۔ غزالہ نے جھک کر زوہیب کے کان کے پاس کہا۔

URDUNovelians

موم یار آپ ابتہاج اور رباب کو چھوڑ دیں ابتہاج بہت عقلمندی ہے وہ کبھی آپ کے جال میں نہیں پھنسے گا لیکن کل بہت بڑا دھماکا ہونے والا ہے زوہیب نے مسکراتے کہا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

غزالہ نے نا سمجھی سے زوہیب کو دیکھا تھا۔ تم سے تو میں بعد میں پوچھتی ہوں۔ غزالہ نے دل میں سوچا۔

بڑوں نے سب کو عیدی دے دی تھی۔ سب لوگ یہی پر موجود تھے بس کمی تھی تو حاکم اور دعا کی۔

اب خوش ہو؟ ابتہاج نے عمیر کو دیکھتے پوچھا۔

بلکل اللہ نے مجھے اتنے اچھے بھائی دیے ہیں مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا عمیر نے شرارتی لہجے میں کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ آگئی۔

تو آج تمہیں معلوم ہوا کہ ہم اچھے ہیں؟ ریحان نے چہرے پر مصنوعی غصہ لاتے کہا۔

ارے بلکل عمیر نے بتیسی دکھاتے کہا۔

تو پھر ٹھیک ہے اب ہم نے عید کے عید ہی اچھے بننا ہے عمیر اگر اب جب تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو میرے پاس مت آنا صنان نے ہنستے ہوئے کہا۔

ارے بھائی میرا وہ مطلب نہیں تھا میں تو کہہ رہا تھا آپ سب سچ میں بہت اچھے ہیں عمیر نے جلدی سے کہا۔

کیوں بچے کو تنگ کر رہے ہو؟ دادا جان نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

دادا جان آپ کا یہ بچہ سب کی ناک میں دم کیے رکھتا ہے۔ براق نے دادا جان کو دیکھتے مسکراہٹ دباتے کہا۔

اچھی بات ہے نا گھر میں رونق لگی رہتی ہے۔ راشدہ بیگم نے پیار سے کہا۔

یہ سب لوگ تو ایسے اس کی تعریف کر رہے جیسے پتہ نہیں کون سا کارنامہ سرانجام دے کر آیا ہے ماہا نے نحوست سے عمیر کو دیکھتے کہا۔ اس کے پاس زوہا کھڑی تھی۔

کارنامہ تو اس نے کوئی بھی سرانجام نہیں دیا لیکن یہ سب کا عمیر کے لیے پیار ہے۔

گھر کا لاڈلہ اور چھوٹا بیٹا ہے۔ اور سب کو بہت عزیز بھی ہے زوہا نے سامنے دیکھتے کہا۔

اور رباب کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔

ایسے ہی سارے ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچ رہے تھے اور بڑے بیٹھ کر اپنے بچوں کو خوش دیکھ کر مطمئن تھے لیکن کوئی نہیں جانتا تھا کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔

♥♥♥♥

مجبوراً دعا کو تیار ہونا پڑا تھا کیونکہ اس کی بہن کا ولیمہ تھا تو اپنی ضد میں اپنی بہن کے ولیمے کو اگنور نہیں کر سکتی تھی۔

دعا نے گڑیا کو بھی تیار کر دیا تھا جو سرخ رنگ کے فراق میں بہت پیاری لگ رہی ہے تھی۔

حاکم نے بلیک کلر کی شلوار قمیض پہنی تھی۔

دعا گڑیا کو اٹھائے باہر آئی تو حاکم جو دونوں کا انتظار کر رہا تھا دعا کو دیکھتے ہی پلکیں جھپکانا بھول گیا۔ دعا نے فل میک اپ کیا تھا پتہ نہیں کیوں شاید وہ حاکم کو اپنی خوبصورتی سے متاثر کرنا چاہتی تھی یا اُسے تنگ کرنا چاہتی تھی۔

بعد میں مجھے گھور لیجیے گا ابھی گڑیا کو پکڑ لیں نا جانے کب آپ پر جن آجائے اور پھر سے مجھے ڈانٹنے لگ جائیں دعا نے منہ میں بڑبڑاتے کہا تو حاکم نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

کیا کہا تم نے؟ حاکم نے گڑیا کو پکڑتے سنجیدگی سے پوچھا۔

سن تو آپ نے لیا ہے پھر دوبارہ کیوں پوچھ رہیں ہیں؟ اب جلدی چلیں اب دیر نہیں ہو رہی؟ دعا نے کہا اور اپنا بیگ اٹھائے باہر چلی گئی۔

URDUNovelians

حاکم کو تو آج دعا کے تیور ہی سمجھ ہی نہیں آرہے تھے۔

میری بیوی تو بھیگی بلی سے شیرنی بن گئی ہے۔ حاکم نے دل میں سوچا اور خود بھی باہر چلا گیا۔

تم کیا بول رہے تھے؟ کیا کرنے والے ہو تم؟ غزالہ نے زوہیب کو دیکھتے پوچھا۔

موم کل دھماکا ہونے والا ہے۔ زوہیب نے ہنستے ہوئے کہا۔

کیا مطلب صاف صاف لفظوں میں بتاؤ غزالہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔

موم یار سرپرائز ہے آپ کل کے ڈرامے کے لیے بس تیار رہنا۔

کسی اور کو مزہ آئے یا نا آئے ہمیں ضرور آئے گا۔ زوہیب نے غزالہ کو دیکھتے کہا۔

چلو کل بھی دیکھ لیتے ہیں۔ کیا کرنے والے ہو تم غزالہ نے کہا تو اتنے میں ماہا وہاں آئی۔

موم میں نے نانا جان سے بات بھی کی تھی کہ میں ہیزام کو پسند کرتی ہوں اور اُس سے شادی کرنا چاہتی ہوں لیکن وہ پھر ہنس ہنس کر اُس عدن کی بچی سے بات کر رہا ہوتا ہے اور جب میں بات کرتی ہوں تو ایسے سیریس ہو جاتا جیسے پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔

مجھے ہیزام سے ہی شادی کرنی ہے میں اُسے پسند کرتی ہوں اگر اُس نے عدن کے ساتھ شادی کی تو اُس چڑیل کی میں جان لے لوں گی۔ماہا نے غصے سے اپنی ماں کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

ارے ایسے کیسے ہیزام کی شادی اُس عدن سے ہو گی؟ میں بھی دیکھتی ہوں کیسے وہ اُس سے شادی کرتا۔ بس مجھے ابو جان کے فیصلے کا انتظار ہے اگر انہوں نے منع کر دیا تو دیکھنا کیسا تماشا لگاتی ہوں میں غزالہ نے غصے سے کہا تو ماہا کو تھوڑا حوصلہ ہوا تھا۔

آپ نانا جان سے بات کریں گی نا؟ ماہا نے جلدی سے پوچھا۔

بلکل کروں گی بلکہ ہاں کروا کر ہی دم لوں گی تم بس دیکھتی جاؤ اور تیار ہو جاؤ حاکم کے آتے ہی حویلی کے لیے نکلنا ہے غزالہ نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا۔

ماہا اور زوہیب بھی اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔

چل عمیر لگ جا کام پر پتہ نہیں اب یہ پھپھو اور ان کے دونوں بچے کیا کرنے والے ہیں ہائے ہیزام بھائی چڑیل آپ کے پلے پڑنے والی ہے۔ عمیر جو غزالہ اور ماہا کی باتیں سن چکا تھا اس نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

چلو یہ سیڈ خوشخبری میں بھائی کو بھی دے دیتا ہوں ویسے غزالہ پھپھو سہی پھپھو ہونے کا کام سرانجام دے رہی ہیں۔ عمیر نے خود سے کہا اور ہیزام کے کمرے کی طرف چلا گیا۔

عمیر نے ابھی دروازے کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دروازہ کھل گیا اور عمیر سیدھا ہیزام کے سینے سے جا ٹکریا۔

عمیر نے پہلے حیرانگی سے پھر شرما کر ہیزام کی طرف دیکھا جو حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

تمھارا دماغ ٹھیک ہے؟ یا تمھاری دلچسپی لڑکوں میں ہونے لگی ہے؟ ہیزام نے گھورتے ہوئے کہا۔

استغفر اللہ کیسی باتیں کر رہے ہیں بھائی آپ میں تو سوچ رہا تھا اگر یہ فلم کا سین ہوتا سامنے کوئی حسین لڑکی ہوتی اور سیدھی آپ سے ٹکراتی واہ کیا سین ہوتا۔ عمیر نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

شٹ اپ عمیر اور فلمیں کم دیکھا کرو ہیزام نے سنجیدگی سے کہا۔

اوکے سوری بھائی مجھے نا آپ کو سیڈ خوشخبری دینی تھی۔ عمیر نے جلدی سے دروازہ بند کرتے ہیزام کو دیکھتے کہا۔

یہ سیڈ خوشخبری میں نے پہلی بار سنا ہے یہ کیا ہوتا ہے؟ ہیزام نے حیرانگی سے پوچھا۔

بھائی آپ کے لیے سیڈ اور باقی سب کے لیے خوشخبری تو ہوئی ناسیڈ خوشخبری عمیر نے بتیسی دکھاتے کہا۔

عمیر تم اتنا فضول کیسے بول لیتے ہو یار اگر کوئی کام کی بات ہے تو کرو ورنہ مجھے بہت کام ہیں۔

ہیزام نے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھتے کہا۔

جی بھائی ایک چڑیل آپ کے پلے پڑنے والی ہے میرا مطلب کے اُس سے آپ کی شادی ہونے والی ہے عمیر نے رازداری سے کہا۔

ہیزام کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔ تم عدن کو چڑیل کہہ رہے ہو؟ ہیزام نے غصے سے پوچھا۔

ہیں؟عدن کہاں سے آگئی؟

ایک منٹ آپ سچ میں عدن سے شادی کرنے والے ہو مجھے لگاماہا کو غلط فہمی ہوئی ہے عمیر نے جلدی سے کہا۔

کیا مطلب؟تم عدن کی بات نہیں کر رہے؟ہیزام نے نا سمجھی سے عمیر کو دیکھتے پوچھا

ارے بھائی آپ کے خلاف سازش ہو رہی ہے جیسے ہمارے پرائم منسٹر کے خلاف ہوئی بے چارہ عمیر نے افسوس سے کہا۔

عمیر اب میرا صبر جواب دے رہا ہے۔ہیزام نے عمیر کو گھورتے ہوئے کہا۔

اچھا اچھا بھائی بتا رہا ہوں وہ ناماہا کہہ رہی تھی کہ وہ صرف آپ سے شادی کرے گی۔اور اُس نے دادا جان سے بھی بات کی ہے اگر اُس کی شادی آپ سے نا ہوئی تو وہ عدن کو جان

سے مار دے گی کیونکہ اُسے لگتا ہے آپ عدن کو پسند کرتے ہو ویسے یہ سچ بھی ہے آگے آپ خود دیکھ لینا مجھے اور بھی بہت کچھ معلوم کروانا ہے میں چلتا ہوں عمیر نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

پیچھے ہیزام کو وہ پریشانی میں ڈال گیا تھا۔

تمھارا کچھ نا کچھ کرنا پڑے گا۔ہیزام نے کہا۔

کیسا ہے میرا بچہ ؟ دادی جان نے پیار سے حاکم کا ماتھا چومتے ہوئے پوچھا۔

یہ لوگ ابھی تھوڑی دیر پہلے پہنچے تھے۔

میں ٹھیک ہوں نانو آپ کیسی ہیں ؟ حاکم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

میں بھی ٹھیک ہوں اور تو لگتا ہے روزے رکھ کر کچھ زیادہ ہی کمزور ہو گئی ہے اب یہاں آگئی نا تو میں تجھے دیسی گھی کھلاؤ گی اور تجھے موٹا کر دوں گی۔ دادی جان نے پیار سے دعا کے سر پر بوسہ دیتے کہا۔

نہیں نانو آپکو پتہ ہے نا مجھے موٹا ہونا اچھا نہیں لگتا اور دیسی گھی تو مجھے بلکل بھی اچھا نہیں لگتا دعا نے منہ بسوڑتے کہا۔

یہاں آتے ہی اس کی ٹون تبدیل ہو گئی تھی کیونکہ وہ اپنی وجہ سے اپنے گھر والوں کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

دعا کی بات ہر جہانگیر اور سکینہ بیگم ہنس پڑے تھے باقی سب بھی یہی موجود تھے اور دونوں سے مل چکے تھے۔

ارے واہ گڑیا نے تو سیم ماما جیسا سوٹ پہنا ہے سکینہ بیگم نے پیار سے گڑیا کے دونوں پھولے ہوئے گال کو چومتے کہا۔

جی موم حاکم ہم دونوں کے لیے بہت پیار سے لائے تھے میں نے تو ان کو کہا کہ ہم. دونوں کے لیے سیم سوٹ لانا بے چارہ پتہ نہیں کہاں سے ڈھونڈ کر لائے تھے۔ دعا نے اپنی ماں دیکھتے مسکرا کر کہا۔

حاکم تو دعا کو دیکھ کر جتنا حیران ہوتا اتنا ہی کم تھا۔

اپنی ماں سے بھی مل لو سگی ماں ہوں تمھاری غزالہ نے حاکم کے پاس آتے کہا۔

اسے دعا کی بات بلکل بھی پسند نہیں آئی تھی کہ ان کا بیٹا دعا کا اتنا خیال رکھ رہا ہے لیکن وہ سچائی سے ابھی ناواقف تھیں۔

حاکم نے کچھ نہیں کہا اور اپنی ماں سے ملا اب تم لوگوں کو میں جلدی واپس جانے نہیں دوں گی سمجھے دادی جان نے اپنے تختے پر بیٹھتے کہا۔

جس پر حاکم مسکرا پڑا جیسی آپ کی مرضی حاکم نے کہا اور ایک نظر دعا کی طرف دیکھا جو اسے فل اگنور کر رہی تھی۔

چلو سب لوگ تیار ہو جاؤں پھر حویلی کے لیے نکلنا ہے سب تم لوگوں کا ہی انتظار کر رہے تھے راحیلہ بیگم نے کہا تو سب لوگ اپنے کمروں میں چلے گئے دعا بھی باقی سب ملنے چلی گئی تھی۔

واہ یار کتنی بڑی حویلی ہے جب میں چھوٹا تھا تو یہاں آیا تھا۔ عمیر نے حویلی کو دیکھتے کہا۔ براق بھی اس کے پاس ہی کھڑا تھا۔

حویلی تو سچ میں بہت بڑی اور خوبصورت بھی ہے اور میں تو یہاں کا سب سے اچھا کمرہ لوں گا براق نے جلدی سے کہا۔ اور سیڑھیاں چڑھتا اوپر چلا گیا۔

یہاں کے سارے کمرے ہی خوبصورت ہیں میرے بھائی عمیر نے پیچھے ہانگتے ہوئے کہا۔

اتنے میں دعا اور حاکم بھی وہاں پہنچ گئے تھے۔ عمیر دعا سے پہلے نہیں ملا تھا۔

واہ بڑے بڑے لوگ آئے ہیں عمیر نے دونوں کو دیکھتے کہا۔

اور حاکم سے ملا بھائی بس آپ رہ گئے ہیں عمیر نے حاکم کو دیکھتے کہا۔

حاکم نے نا سمجھی سے عمیر کو دیکھا۔

بھائی یار عیدی دے دو عمیر نے مسکراتے کہا۔

حاکم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی اور اس نے عمیر کو عیدی دی۔

ٹھیک یو سو مچ بھائی عمیر نے خوشی سے کہا۔ حاکم عمیر کے بال بکھیرتے وہاں سے چلا گیا تھا۔

کیسی ہو؟ عمیر نے اپنی جیب میں پیسے رکھتے پوچھا۔

کیسی لگ رہی ہوں؟ دعا نے الٹا سوال کیا۔

مجھے کیا سچ بولنا ہے؟ عمیر نے سنجیدگی سے پوچھا۔

دعا نے نظریں چرائی تھیں۔

تو مجھے جھوٹ بولنا ہے سو مس دعا مجھے تو آپ اچھی بھلی لگ رہی ہو اور لگتا ہے حاکم بھائی نے کچھ زیادہ ہی اچھے سے تمہیں رکھا ہوا ہے عمیر نے کہا تو دعا نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

تم سے تو بات کرنا ہی بیکار ہے دعا نے کہا اور وہاں سے جانے لگی۔

ہاں کیونکہ سچ تم سن نہیں سکتی عمیر کہتے ہی وہاں سے چلا گیا۔

عجیب انسان ہے پتہ نہیں اس نے جن چھوڑے ہوتے ہیں جو اسے ساری خبریں دیتے ہیں۔ دعا نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

سب لوگ باری باری یہاں آ رہے تھے۔

بڑوں نے تو صاف منع کر دیا تھا کہ ولیمے سے پہلے ابتہاج اور صنان اپنی بیویوں سے نہیں ملیں گئے بلکہ اب ولیمے پر ہی ان دونوں کو دیکھیں گئے۔ دونوں اور کچھ کر بھی نہیں سکتے تھے اس لیے بڑوں کی بات ماننی پڑی۔

پوری حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا خاور صاحب کے پوتے اور نواسے کی شادی تھی تو کیسے نا حویلی کو سجاتے۔

🖤🖤🖤🖤

رات تک سب لوگ حویلی آ گئے تھے۔ رات کا کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا تھا۔ اور اب سب اپنے کمروں میں تھکے ہارے لیٹے تھے۔

دعا اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو حاکم بیڈ پر بیٹا کسی سوچ میں غرق تھا۔ گڑیا سو چکی تھی۔

تم نے گھر والوں سے جھوٹ کیوں بولا حاکم نے سنجیدگی سے دعا کو دیکھتے پوچھا۔

کون سا جھوٹ؟ دعا نے ناسمجھی سے حاکم کو دیکھتے پوچھا۔

یہی جھوٹ کہ ہم دونوں اس نکاح سے بہت خوش ہیں؟ حاکم نے کہا تو دعا اس کی بات پر ہنس پڑی تھی۔

بہر حال ایسا میں نے کچھ نہیں کہا اور دوسری بات میری زبان میری مرضی میں جو کچھ مرضی بولوں دعا نے کندھے اچکاتے کہا۔

تم کچھ زیادہ ہی بدتمیز نہیں ہو گئی؟ حاکم نے دعا کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

واہ شکر ہے آپ کو پتہ چل گیا مسٹر حاکم شاید آپ کو اب پتہ چلا ہے لیکن میں بہت بدتمیز ہوں آپ کو اب اندازہ ہوا ہے دعا نے کہا اور الماری سے نائٹ سوٹ نکال کر چینج کرنے چلی گئی۔

کچھ ہی دن میں میری بیوی تو بہت زیادہ ہی بدل گئی ہے۔حاکم نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔اور کتاب کھول کر پڑھنے لگا۔

🖤🖤🖤🖤

اگلے دن سب لوگ تیاریوں میں مصروف تھے۔پارلر والیوں نے حویلی آنا تھا اور وہ نوال اور رباب کو تیار کر رہی تھیں۔ابتہاج تو بہت بے چین تھا اور رباب کو دیکھنا چاہتا تھا جو اسے کل سے نظر نہیں آئی تھی۔

کسے تلاش کر رہے ہیں آپ؟ ماہا نے ہیزام کے سامنے آتے مسکرا کر پوچھا۔

جس نے سرخ رنگ کا لہنگا پہنا ہوا تھا لیکن اس کی شرٹ گھٹنوں تک تھی گہرے گلے اور فل میک اپ میں اس وقت وہ ہیزام کے سامنے کھڑی تھی۔

تمہیں اس سے مطلب؟ ہیزام نے سرد لہجے میں کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

مطلب تو بہت سارے ہیں لیکن تم پورے نہیں کرتے ماہا نے سرد آہ بڑھتے ہوئے کہا۔

ہیزام نے شلوار سوٹ کے ساتھ واسکٹ پہنی تھی۔

وہ کیا کہہ رہی تھی تمہیں؟ عدن نے ہیزام کے سامنے آتے گھورتے ہوئے پوچھا۔

ماشاءاللہ عدن کو. دیکھتے ہی ہیزام کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔ جس نے پنک کلر کی لانگ میکسی پہنی ہوئی تھی۔

عدن نے حیرانگی سے ہیزام کو دیکھا۔

اپنی نظر اتار لینا ہیزام نے گہرے لہجے میں عدن کو دیکھتے کہا۔

بات کو تبدل کرنے کی کوشش مت کرو۔ کیا کہہ رہی تھی وہ چڑیل؟ عدن نے غصے سے ہیزام کو دیکھتے پوچھا۔

وہ کہہ رہی تھی کہ مجھ سے شادی کر لو ہیزام نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

اس کمینی کی تو میں جان لے لوں گی عدن نے کہا اور غصے سے ماہا کی طرف جانے لگی۔

اُف جذباتی لڑکی مزاح کر رہا ہوں ہیزام نے عدن کو بازو سے پکڑ کر روکتے ہوئے کہا۔

اس طرح کا مزاح دوبارہ میرے ساتھ مت کرنا اور شکریہ میری تعریف کرنے کا آخری بات عدن نے مسکرا کر کہی اور وہاں سے بھاگ گئی۔ ہیزام کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

URDUNovelians

مہمان آنا شروع ہو گئے تھے۔صنان نے بلیک تھری پیس سوٹ پہنا تھا لیکن اس نے کوٹ کی جگہ واسکٹ پہنی تھی سیم اسی طرح کی ڈریسنگ ابتہاج نے کی تھی لیکن اُس کی واسکٹ کا کلر ڈارک گرین تھا کیونکہ رباب کا سوٹ بھی سکن اور گرین کلر کا تھا۔

دونوں بہت خوبصورت لگ رہے تھے اور مہمانوں سے مل رہے تھے دادا جان بہت خوش تھے۔

تم نے تو کہا تھا تماشہ ہو گا ابھی تک تو ایسا کچھ نہیں ہوا غزالہ نے زوہیب کو دیکھتے پوچھا۔

موم یار تھوڑا تو صبر کریں ابھی نوال نہیں آئی زوہیب نے ہنستے ہوئے کہا۔غزالہ خاموش ہو. گئی تھی۔

زوہا بیٹا جاؤ دیکھو رباب تیار ہو گئی ہے؟اور ماریہ بیٹا تم نوال کو دیکھنا نمرہ بیگم نے پیار سے دونوں کو. دیکھتے کہا۔جو کھڑی باتیں کر رہی تھی۔

جی ہم دیکھتے ہیں زوہا نے کہا اور دونوں وہاں سے چلی گئی۔

زوہار باب کے کمرے میں چلی گئی اور ماریہ نوال کے کمرے کی طرف جا ہی رہی تھی جب کسی نے اس کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھنچا۔

اس کی چوڑیوں کی آواز وہاں گونجی تھی۔

تمہیں سکون نہیں ہے ہمیشہ مجھے ڈرا دیتے ہو ماریہ نے سامنے ریحان کو دیکھا تو دانت پیستے پوچھا۔

سکون ہی تو نہیں ہے مسز ویسے تم نے قسم کھائی ہے مجھے تڑپانے کی ریحان نے گہرے لہجے میں ماریہ کے ہونٹوں کو. دیکھتے کہا۔

کیا مطلب؟ ماریہ نے چہرے پر نا سمجھی کے تاثرات لاتے پوچھا۔

ریحان ہلکا سا مسکرایا اور بنا ماریہ کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر جھک کر ماریہ کے ہونٹوں کو ہلکا سا چھوا۔

ماریہ کی آنکھیں باہر آ گئی تھیں۔ ریحان نے ماریہ کا چہرہ دیکھا تو ہنس پڑا۔

اس نے جھک کر باری باری ماریہ کی دونوں گال پر بوسہ دیا تھا۔ بہت پیاری لگ رہی ہو مسز ریحان نے مسکراہٹ دباتے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

زوہیب جو وہاں سے گزر رہا تھا اس نے دونوں کی تصویر لی اور چپ کر کے وہاں سے نکل گیا۔

واہ اب تو اور زیادہ مزہ آئے گا زوہیب نے دل میں سوچا تھا۔

ماریہ تھوڑی دیر بعد ہوش میں آئی اور اس نے ارد گرد دیکھا۔ پھر گہرا سانس لیتے نوال کے کمرے کی طرف چلی گئی۔

دو سٹیج بنوائے گئے تھے۔ پہلے رباب وہاں آئی تھی۔ ابتہاج تو رباب کو دیکھتے ہی کھڑا ہو گیا۔ جس کے چہرے پر گھبراہٹ بھی تھی اس کے دائیں جانب زوہا اور بائیں جانب عدن چلتی آرہی تھیں۔

مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ سوٹ اس پر اس قدر جچے گا ابتہاج نے رباب کو دیکھتے دل میں سوچا تھا۔

اتنے میں رباب سٹیج کے پاس پہنچ گئی تھی۔ ابتہاج نے رباب کے آگے ہاتھ بڑھایا جس نے تھوڑا جھجکتے ہوئے تھام لیا تھا۔

دادی جان تو اپنے نواسے کے صدقے واری جارہی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد نوال توصنان کی بانہوں میں بانہیں ڈالے وہاں آئی تھی اُن دونوں کو دیکھتے ہی عمیر اور براق نے ہوٹنگ کی تھی۔

وہاں پر موجود مہمان دونوں جوڑیوں پر ناز کر رہے تھے جو ایک دوسرے کے لیے بلکل پرفیکٹ تھے۔

🖤🖤🖤🖤

تم نے بہت تنگ کیا ہے مجھے مسز ابتہاج نے جھک کر رباب کے کان کے پاس کہا۔

میں نے کیا کیا؟ رباب نے حیرانگی سے پوچھا۔

وہ تمہیں میں روم میں جا کر بتاؤں گا۔ ابتہاج نے مسکراہٹ دباتے کہا۔ تو رباب نے اپنا حلق تر کیا تھا۔

ابتہاج رباب کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر مسکرا پڑا تھا۔

دوسری جانب سٹیج پر بیٹھی بلیک کلر کی ساڑھی میں نوال ہر ایک کی آنکھ کا مرکز بنی ہوئی تھی۔ صنان کی نظریں اپنی خوبصورت بیوی سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں۔

سب لوگ خوش تھے جب وہاں بپت زائشہ کی آواز گونجی۔

صنان!!!!زائشہ کی آواز نے وہاں بیٹھے ہر انسان کو اس کی طرف متوجہ کیا تھا۔

نوال کے ساتھ صنان نے بھی سامنے کھڑی زائشہ کو ماتھے پر تیور لیے دیکھا تھا۔

یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟ صنان نے پاس کھڑے ہیزام سے پوچھا جو خود زائشہ کو اس وقت یہاں دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔

باقی سب کے چہروں پر الجھن نمایا تھی۔ لیکن باتطکو سمجھ گیا تھا۔ لیکن ایک بات کی حیرت تھی کہ اس وقت یہاں پر زوہیب موجود نہیں تھا نا جانے طعہ کہاں پر چلا گیا تھا۔

صنان خاور تم میرے ساتھ ناانصافی کیسے کر سکتے ہو؟ بڑے حقوق کی بات کرتے تھے اور آج اپنے ولیمے پر اپنی دوسری بیوی کو انوائیٹ بھی نہیں کیا؟ بلکہ بتانا گوارا نہیں سمجھا اور مجھے اس حالت میں چھوڑ کر تم کیسے جا سکتے ہو جبکہ تم بھی اس بات سے اچھی طرح واقف ہو کہ میں تمھارے بچے کی ماں بننے والی ہوں۔

زائشہ کی بات پر نوال نے بے یقینی سے صنان کی طرف دیکھا تھا۔ بچے کی بات پر تو صنان کے چہرے پر بھی ایک سایہ سا آکر گزرا تھا۔ اسے امید نہیں تھی کہ زائشہ اس حد تک گر جائے گی۔

برخوردار یہ لڑکی کیا بول رہی ہے؟ داداجان کی سرد آواز نے صنان کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔

داداجان میں آپ کو سب سچ بتاتا ہوں صنان نے سٹیج سے نیچے اتر کر داداجان کے پاس آتے کہا۔

صنان خاور کیا یہ لڑکی تمھاری بیوی ہے؟ہاں یا نا میں جواب دو دادا جان نے ہاتھ کے اشارے سے صنان کو کچھ بھی بولنے سے منع کرتے کرخت لہجے میں پوچھا۔

نوال کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا اس کے دل سے دعا نکلی تھی کہ صنان انکار کر دے لیکن ہر دعا قبول نہیں ہوتی۔

وہاں کھڑے باقی کے لوگ بھی صنان کے جواب کا انتظار کر رہے تھے۔

دادا جان!!!

صنان خاور!!!دادا جان کی بلند آواز نے صنان کو بھی بے بس کر دیا تھا۔

جی دادا جان یہ لڑکی میری بیوی ہے۔

صنان نے نظریں جھکائے کہا۔جیسے اپنے جرم کا اعتراف کر رہا ہو۔

داداجان کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا تھا اور صنان کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا۔ آج ان کے لاڈلے پوتے نے سب کے سامنے ان کو ذلیل ورسوا کر دیا تھا۔

نوال نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور وہی صوفے پر ڈھ گئی۔

نوال!!!عدن نے نوال کو گرتے ہوئے دیکھا تو بھاگتی ہوئی نوال کے پاس آئی تھی۔نوال کو اپنا دماغ گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

آنکھیں بند ہونے سے پہلے اس نے جس کے چہرے کو دیکھا تھا وہ صنان کا تھا۔

پل بھر کا کھیل تھا۔اور پل بھر میں ہی سب ختم ہو گیا۔

صنان جلدی سے نوال کو اپنی بانہوں میں اٹھائے اسے ہسپتال لے گیا تھا۔

اور اس وقت تابی سے آپریشن تھیٹر کے باہر چکر لگا رہا تھا۔ابتہاج اس کے ساتھ ہی تھا۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا۔

صنان نے بے تابی سے نوال کا پوچھا۔

شکر ہے کہ آپ انہیں وقت پر یہاں لے آئے ورنہ انکی جان بھی جا سکتی تھی۔

انکا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا اور ابھی وہ بے ہوش ہے لیکن آپ دعا کریں کہ انہیں جلدی ہوش آ جائے اور اُن کو ٹینشن والی باتوں سے دور رکھنے کی کوشش کریں۔ وہ کافی حساس ہیں ڈاکٹر ایک دوا اور ہدایت دینے کے بعد وہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا۔

ابتہاج نے سنجیدگی سے صنان کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر بارہ بجے ہوئے تھے۔

تم جانتے ہو نا تمھاری وجہ سے میری بہن کی جان بھی جا سکتی تھی۔ ابتہاج نے تھوڑا سرد لہجے میں کہا۔ اسے بھی لگا تھا کہ صنان سب سنبھال لے گا۔

تمھاری بہن میری بیوی بھی ہے اور یہ مت بھولو کہ تم میرے دوست بھی ہو اور تم بھی مجھے اچھی طرح جانتے ہو کہ میں نے کچھ غلط نہیں کیا اور میں بہت جلدی سب ٹھیک کر دوں گا۔ صنان نے سنجیدگی سے ابتہاج کو دیکھتے کہا۔

اتنے میں صاقب صاحب اور جہانگیر صاحب بھی وہاں آ گئے تھے۔ان دونوں کو دیکھتے ہی صنان وہاں سے نکل گیا۔

نوال اب خطرے سے باہر تھی اس کے لیے یہی کافی تھا۔

لیکن سب سے پہلے اسے زائشہ کا دماغ درست کرنا تھا۔

ابتہاج صنان کو دیکھ رہا تھا۔جو مدد کر کے مصیبت میں پڑ گیا تھا۔

بیٹا نوال کیسی ہے ؟صاقب صاحب نے جلدی سے پوچھا تو ابتہاج نوال کی حالت کے بارے میں دونوں کو بتانے لگا۔

♥ ♥ ♥ ♥

صنان سیدھا حویلی آیا تھا۔

زائشہ دادی جان اور نمرہ بیگم کے پاس بیٹھی آنسو بہا رہی تھی اور غزالہ کو تو موقع مل گیا تھا۔

کتنا شریف سمجھتے تھے ہم صنان کو اور کیسا نکلا اس نے اپنے نکاح کا کسی کو بتایا بھی نہیں اور پتہ نہیں کتنی کے ساتھ اس کا تعلق ہو گا ابھی تو ایک سامنے آئی ہے غزالہ نان سٹاپ بولتی جارہی تھی جب حاکم نے اپنی ماں کو دیکھا اور وہاں آیا۔

موم آپ سے کسی نے مشورہ نہیں مانگا پہلے ہی سب پریشان ہیں تو آپ سب کو مزید پریشان نا کریں حاکم نے اپنی ماں کو دیکھتے کہا۔

صنان پیچھے ہی کھڑا تھا اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر آنسو بہاتی زائشہ گھبرا سی گئی تھی۔ اس وقت اسے صنان سے ڈر محسوس ہو رہا تھا۔

ارے تم مجھے کیوں چپ کروا رہے ہو میں تو سچ ہی بول رہی ہو اور سچی بات تو سب کو کڑوی لگتی ہے غزالہ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

پھپھو جان فکر مت کریں جن لڑکیوں کے ساتھ میرے تعلق تھے اُن سب کے بارے میں آپ کو بتادوں گا لیکن پہلے آپ اپنے بیٹے پر نظر رکھے کہی اُس نے میرے سے زیادہ باہر کہی لڑکیوں کے ساتھ تعلق نا بنائے ہوں صنان نے سرد لہجے میں کہا۔ایک پل کے لیے وہاں خاموشی چھاگئی تھی۔

صنان مجھے تم سے بات کرنی ہے دادا جان نے صنان کو دیکھتے سنجیدگی سے کہا۔

دادا جان جب تک سچ سب کے سامنے نہیں آجاتا آپ میں سے کیسی نے میری بات کا یقین نہیں کرنا اور میں ہر ایک کو صفائی بلکل بھی نہیں دوں گا میں آپ کے سامنے اب ثبوت کے ساتھ آؤں گا لیکن ابھی مجھے ان میڈم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے صنان نے سرد لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر زائشہ کو بازو سے پکڑا اور اسے گھسیٹتے ہوئے کمرے کی طرف لے جانے لگا۔

سب لوگ وہاں کھڑے صنان کو دیکھ رہے تھے۔

داداجان اپنا سر پکڑے وہی بیٹھ گئے تھے۔

صنان نے کمرے میں داخل ہوتے ہی زور سے دروازہ بند کیا جس سے زائشہ ڈر گئی تھی۔

یہاں کیا کر رہی ہو؟اور تمہیں یہاں کا ایڈریس کس نے دیا؟

صنان نے دھاڑتے ہوئے پوچھا۔زائشہ خاموش رہی تھی۔

تم سے بات کر رہا ہوں۔صنان نے اپنے قدم زائشہ کی طرف بڑھاتے کرخت لہجے میں کہا۔

تمہیں کیا لگتا ہے؟میں تمھاری محبت میں پاگل تھا اس لیے تم سے نکاح کیا؟ ''

تمھارے ساتھ نکاح میں نے صرف تمھارے باپ کی وجہ سے کیا تھا ورنہ میں جس لڑکی کو پسند کرتا ہوں بہت سال پہلے میرا نکاح اُس سے ہو چکا ہے۔

اور یہ بچہ ؟ یہ بچہ کس کا ہے ؟اج تک میں نے نہیں پوچھا لیکن اب تمہیں جواب دینا ہو گا۔صنان نے سختی سے زائشہ کو کندھوں سے پکڑتے غرا کر پوچھا۔

یہ آپ کا بچہ ہے زائشہ نے آنکھیں بند کیے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

جھوٹ!!! جھوٹ بول رہی ہو تم اور کیا بکواس کی تم نے میری فیملی کے سامنے کہ یہ میرا بچہ ہے جبکہ تم بھی اچھی طرح جانتی ہو نکاح سے پہلے تو کیا نکاح کے بعد بھی میں نے تمہیں ہاتھ تک نہیں لگایا تو یہ بچہ میرا کیسے ہو سکتا ہے ؟تم میرے سامنے جھوٹ کیسے بول سکتی ہو تم بھی جانتی ہو اس بچے کی وجہ سے میں نے تم سے نکاح کیا اور تم مجھ پر ہی الزام لگا رہی کہ یہ میرا بچہ ہے ؟

جواب دو؟ آج تمھارے جھوٹ کی وجہ سے میری بیوی کی آنکھوں میں میں نے اپنے لیے بے اعتباری دیکھی تمھاری وجہ سے پورے خاندان کے سامنے مجھے جھوٹا بننا پڑا۔ تمھاری وجہ سے میری بیوی موت کے منہ سے واپس آئی ہے۔

کیوں کیا تم نے ایسا جواب دو؟ صنان نے زائشہ کو مزید اپنے قریب کرتے کہا۔

زائشہ کو لگ رہا تھا صنان کے ہاتھ کی انگلیاں اس کے بازو میں دھنستی جا رہی ہیں۔

میں آپ سے محبت کرنے لگی ہوں صنان میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں میں طلاق نہیں لینا چاہتی!!!زائشہ نے آنکھیں بند کیے بے بسی سے کہا جبکہ آنسو نا چاہتے ہوئے بھی اس کے گال بھگو گئے تھے۔

کیا؟؟ محبت صنان نے منہ میں بڑبڑایا

تھوڑی دیر تک زائشہ صنان کے رد عمل کا انتظار کرتی رہی پھر آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی جو بے یقینی سے سنایہ کو دیکھ رہا تھا۔

میں جانتی ہو صنان مجھ سے غلطی ہوئی ہے میں معافی مانگتی ہوں آپ سے میں خود نہیں جانتی میں کیسے آپ کی محبت میں گرفتار ہو گئی پلیز مجھے معاف کر دیں۔ پلیز مجھے اپنا لیں زائشہ نے گڑ گڑاتے ہوئے صنان کو دیکھتے کہا۔

غلطی؟ غلطی نہیں زائشہ تم نے گناہ کیا ہے۔

اور آج جو تم نے کیا اُس کے لیے میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔ میں اب خود تمھارے اس بچے کے باپ کو تلاش کروں گا۔ تم نے مجھ سے جھوٹ بولا کہ تم یہاں آکر اس بچے کے باپ کو ڈھونڈنا چاہتی ہو تم تو میرے گھر کو خراب کرنے یہاں آئی تھی۔

صنان نے زائشہ کے بازوں سے ہاتھ پیچھے کرتے سر نفی میں ہلاتے کہا۔

آنکھیں اس کی سرخ ہو رہی تھیں۔ آج اس کی وجہ سے بہت سے لوگوں کا دل دکھا تھا۔

کوشش کرنا کہ میری نظروں کے سامنے مت آؤ ورنہ اپنے ہاتھوں سے تمھارا گلہ دبا دوں گا۔

صنان نے زائشہ کو دیکھتے سرد لہجے میں کہا اور پھر ایک سیکنڈ بھی وہاں نہیں رکا تھا۔

پیچھے زائشہ وہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔ پورا چہرا آنسو سے تر ہو چکا تھا۔

میں آپ سے محبت کرتی ہوں صنان میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی زائشہ نے بے بسی ”
سے اپنے بالوں کو دبوچتے کہا۔

صنان کا اس سے دور جانے کا سوچ کر ہی اسے اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

یہ سب کچھ اس نے صنان کی محبت اور اس کے ساتھ رہنے کے لیے ہی تو کیا تھا لیکن کچھ الٹا ہو گیا تھا۔

ریحان زوہیب کو تصویر لیتے دیکھ چکا تھا۔

زوہیب اپنے کمرے میں گیا اور اس نے زائشہ کو آنے کا کہا اور کہہ کر جیسے ہی پیچھے مڑا

تو ایک دم سامنے کھڑے ریحان کو دیکھ کر ڈر گیا تھا جو ماتھے پر سخت تیور لیے کھڑا تھا۔

ریحان نے اپنے قدم زوہیب کی طرف بڑھائے زوہیب ڈر کے مارے اپنے قدم پیچھے کو لینے لگا تھا۔

آپ یہاں میرے کمرے میں کیا کر رہے ہیں کوئی کام تھا؟ زوہیب نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے پوچھا۔

ریحان نے کوئی جواب نہیں دیا اور ایک زور دار تھپڑ زوہیب کے چہرے پر دے مارا۔

جو لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے کھڑا ہوا تھا۔

ریحان نے اس پر بس نہیں کیا آگے بڑھا اور دوسرا تھپڑ بھی اسے دے مارا اور زمین پر گرے اس کے موبائل کو پکڑا۔

اگر آئندہ تم نے ایسی واہیات حرکت کی تو آج تو صرف تھپڑ ماریں ہیں نا اگلی بار تمہیں مار کر کتوں کے آگے ڈال دوں گا کوئی بھی تمہیں ڈھونڈ نہیں پائے گا۔ ریحان نے کرخت لہجے میں کہا۔

میں تم. دونوں کا نانا جان کو بتاؤں گا زوہیب نے بے شرمی سے ہنستے ہوئے کہا۔

شوق سے بتانا اور کل جس لڑکی کے ساتھ تم ہوٹل میں تھے وہ میرے دوست کا ہوٹل ہے اور میرے پاس تمھارے کمرے کی ساری فوٹج موجود ہے میں بھی دکھا دوں گا۔ میں پکے کام کرتا ہوں مجھے مزید غصہ مت دلانا ورنہ تمھارے لیے بہت برا ہو گا۔

ریحان نے جبڑے تانے زوہیب کو دیکھتے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

زوہیب کو تو سانپ سونگ گیا تھا۔

شٹ بنا بنایا کھیل خراب کر دیا لیکن کوئی بات نہیں زائشہ والا ڈرامہ تو ہو چکا ہے نا اُسی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

زوہیب نے ڈھٹائی سے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا اسے ریحان کے تھپڑ سے بھی کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

♥♥♥♥

موم نوال کیسی ہے؟ دعا نے سکینہ بیگم کو دیکھتے پوچھا۔

ابھی تک تو بے ہوش ہے تم دعا کرو جلدی ہوش میں آجائے پتہ نہیں ہمارے گھر کو کس کی نظر لگ گئی ہے سکینہ نے دکھی لہجے میں کہا۔

موم آپ پریشان مت ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ دعا نے کہا۔

پھپھو جان دعا ٹھیک کہہ رہی ہے آپ پریشان مت ہوں ورنہ آپ کی طبعیت خراب ہو جائے گی۔

ماریہ جو پاس بیٹھی تھی اس نے سکینہ بیگم کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے کہا۔عدن اور رباب تو ضد کر کے ہسپتال گئی تھیں۔

ان شاءاللہ بیٹا سکینہ بیگم نے کہا۔

پھپھو جان ابتہاج بھائی کی کال آئی تھی نوال کو ہوش آگیا ہے اب تو ٹھیک ہے براق نے وہاں آتے جلدی سے کہا۔

یہ تو بہت اچھی خبر ہے براق تم مجھے ہسپتال لے جاؤ سکینہ نے جلدی سے اٹھتے ہوئے کہا۔خالہ جان میں وہی جا رہا ہوں آپ میرے ساتھ آجائیں حاکم نے کہا تو سکینہ نے اثبات میں سر ہلایا اور حاکم کے ساتھ چلی گئی۔

یہ سب اچانک کیا ہو گیا۔ سب لوگ کتنا خوش تھے کوئی تو ہے جس سے ہماری خوشیاں برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ براق نے سنجیدگی سے کہا۔

ماہا جو خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی ہنس پڑی تھی۔

جو چھپ کر تمھارے بھائی نے کارنامہ سرانجام دیا ہے وہی سب کے سامنے آیا ہے اتنا ہی وہ سچا تھا تو سب کو بتا دیتا اور اب سب کی ہمدردی لینے کی کوشش کر رہا ہے۔ ماہا نے اپنے ناخنوں کو دیکھتے کہا وہاں موجود کسی بھی انسان کو ماہا کی بات پسند نہیں آئی تھی۔

ویسے تو میں جاہلوں کے منہ نہیں لگتا لیکن تم جیسی سرپھیری لڑکی کو جواب دینا بھی ضروری ہے۔

ہمیں اپنے بھائی پر پورا یقین ہے نکاح بھی کیسی وجہ سے کیا ہو گا اور آئندہ صنان بھائی کے بارے میں سوچ سمجھ کر بات کرنا میں تو بلکل بھی برداشت نہیں کروں گا براق نے سنجیدگی سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

یہاں تو کیسی کو بھی تمیز نہیں ہے بات کرنے کی ماہانے پیر پٹخ کر کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

♥♥♥♥

ابتہاج گھر آ گیا تھا۔ اور اس وقت صنان کے کمرے میں موجود تھا۔ ہیزام اور ریحان بھی وہی آ گئے تھے۔

صنان سگریٹ پر سگریٹ پیے جا رہا تھا۔

یعنی کہ تم دونوں کو اس کے نکاح کا معلوم تھا؟ ریحان نے ابتہاج اور ہیزام کو دیکھتے پوچھا۔

تمھارے ڈیڈ کو بھی معلوم ہے ہیزام نے سنجیدگی سے کہا۔

واہ سب ک پتہ تھا بس مجھے نہیں معلوم تھا۔ ریحان نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

تم نے کون سا سب ٹھیک کت دینا تھا اگر تمہیں معلوم ہوتا؟ ابتہاج نے کہا تو صنان نے ابتہاج کی طرف دیکھا اور نوال کا پوچھا کہ وہ کیسی ہے۔

وہ ٹھیک ہے لیکن فلحال تمھاری ابھی شکل نہیں دیکھنا چاہتی ابتہاج نے کہا تو صنان چہرے پر تکلیف دہ مسکراہٹ لیے ہنس پڑا۔

صنان تمھاری دوسری بیوی کو کیسے پتہ چلا کہ کہ تمھارا اور نوال کا ولیمہ کس جگہ ہو رہا ہے ؟ ابتہاج نے سنجیدگی سے پوچھا۔

میری بیوی تو اُسے ہر گز مت کہو زائشہ نام ہے اُس کا تو اُس کا نام ہی لو تو زیادہ بہتر ہے۔ صنان نے سرد لہجے میں کہا۔

سچ کو تم بدل نہیں سکتے صنان جو بھی ہے وہ تمھاری بیوی ہے۔ ابتہاج نے صنان کو دیکھتے کہا۔ ریحان اور ہیزام بھی اسے سنجیدگی سے دیکھ رہے تھے۔

جو بھی ہے میں اُسے آج ہی طلاق دے رہا ہوں وہ اس قابل ہی نہیں ہے کہ اُس کی مدد کی جائے میں نے اس کے باپ کی خاطر اس سے نکاح کیا باپ بیٹے کا احسان اتارنا چاہتا تھا لیکن وہ لڑکی میرا ہی گھر خراب کرنا چاہتی ہے اس کی وجہ سے میرے گھر والے مجھ سے ناراض ہیں اور نوال وہ ہسپتال میں پڑی ہے۔

صنان نے اپنے ماتھے کو مسلتے ہوئے کہا۔ جس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔

کیا میں آپ لوگوں کی مدد کر سکتا ہوں؟ عمیر جو چھپ کر ان کی باتیں سن رہا تھا اس نے سامنے آتے کہا۔

تم چھپ کر ہماری باتیں سن رہے تھے؟ ریحان نے گھورتے ہوئے پوچھا۔

URDUNovelians

نہیں تو میں تو یہاں سے گزر رہا تھا تو میرے کان میں آپ لوگوں کی آوازیں پڑی تو یہاں آگیا۔ میں تو بس آپ لوگوں کی مدد کرنا چاہتا ہوں عمیر نے آہستگی سے کہا۔

کیسے مدد کرو گئے؟ ہیزام نے پوچھا۔

دیکھیے اگر کسی نے بھابھی کو جگہ کا اس سے پہلے عمیر اپنی بات مکمل کرتا صنان نے اسے ٹوک دیا تھا۔

زائشہ کہو تمھاری بھابھی نوال ہے صنان نے دانت پیستے کہا۔

اوکے اوکے زائشہ ان سب معاملے میں اکیلی شامل نہیں ہے۔ اگر اُسے حویلی کا پتہ کسی نے بتایا تو وہ اپنے گھر کا ہی انسان ہے یا کوئی ایسا ہے جو ہمارے بہت قریب ہے اُس نے زائشہ کی مدد کی ہے۔

اور اگر پتہ چل جائے کہ وہ بچہ کس کا ہے اور زائشہ کی مدد کون کر رہا تو صنان بھائی کے لیے آسانی ہو سکتی ہے۔ عمیر نے سنجیدگی سے کہا۔

سب لوگ اس کی بات سن رہے تھے۔ بات میں دم تو ہے ہیزام نے کہا تو ریحان چلتا ہوا صنان کے پاس آیا۔

صنان سچ میں زائشہ تمھارے بچے کی ماں نہیں بننے والی نا بھائی بعد میں ہمیں شرمندہ نا کر دینا اگر وہ تمھارا بچہ ہی نکلا تو ریحان نے اس سنجیدگی سے صنان کو دیکھتے پوچھا۔

آج میرے ہاتھوں تمھارا قتل پکا ہے ریحان

صنان نے کھا جانے والی نظروں سے ریحان کو دیکھتے کہا۔

تو اس کا مطلب میرا بھائی سو فیصد سچ بول رہا ہے وہ بچہ اس کا نہیں ہے۔ ریحان نے باقی سب کے چہروں کی طرف دیکھتے کہا۔

ہمیں تو یقین تھا بس تمہیں نہیں تھا ہیزام نے کہا تو ریحان نے اسے گھور کر دیکھا۔

کچھ سال پہلے

زوہیب ضد کر کے اپنے دوستوں کے ساتھ امریکہ گیا تھا۔اُس وقت زوہیب کا باپ بھی زندہ تھااور اُسی نے جانے کی اجازت دی تھی ورنہ حاکم اس کے باہر جانے کے حق میں نہیں تھا۔

وہاں کلب میں اسے زائشہ نظر آئی تھی۔

زوہیب ہر لڑکی کو تم متاثر کر لیتے ہو تو اُس لڑکی کے بارے میں کیا خیال ہے؟

زوہیب کے دوست نے وائن کا گلاس لبوں سے لگاتے زائشہ کی طرف اشارہ کرتے کہا جو نشے میں دھت ایک لڑکے کے ساتھ ڈانس کر رہی تھی۔

لڑکی تو پٹاخہ ہے اور خوبصورت لڑکیوں پر تو صرف تمھارے بھائی کا حق ہے. زوہیب نے آنکھوں میں ہوس لیے زائشہ کو دیکھتے کہا۔

جس نے بلیک کلر کی چست پنٹ شرٹ پہنی تھی۔گلہ بھی کافی گہرا تھا۔

تم بس دیکھتے جاؤ کہ اب تمھارا بھائی کیا کرتا ہے۔زوہیب نے ہنستے ہوئے کہا۔

کیا کرنے والے ہو تم؟اس کے دوسرے دوست نے دلچسپی سے زوہیب کو دیکھتے پوچھا۔

اُس کے لیے تم دونوں کو تھوڑاانتظار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ جلدی کا کام شیطان کا کام ہوتا ہے اور ہمارا کام تو ہے ہی شیطان کا لیکن پھر بھی ہم آرام سے کریں گئے زوہیب نے قہقہہ لگائے کہا اس کے دونوں دوست بھی ہنس پڑے تھے۔

رات کافی ہو گئی تھی کلب سے بھی لوگ جا رہے تھے۔ زائشہ ٹیبل پر سر رکھے بے ہوش پڑی تھی۔ زوہیب اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

جب سب لوگ وہاں سے چلے گئے تو زوہیب اُٹھ کر زائشہ کے پاس آیا۔

کیا میں آپ کی کوئی ہیلپ کر سکتا ہوں؟ زوہیب نے مودبانہ انداز میں زائشہ کو دیکھتے پوچھا جس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا کیونکہ وہ نشے میں دھت پڑی تھی۔

سر ان کے والٹ میں ان کے گھر کا ایڈریس موجود ہے آپ ان کو گھر چھوڑ دیجیے گا۔

ویٹر کہہ کر وہاں سے چلا گیا کیونکہ ایسا ہی ہوتا تھا کوئی نا کوئی لڑکا اسے گھر چھوڑ آتا تھا۔

زوہیب کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی اس نے زائشہ کو اٹھایا اور اسے کلب سے باہر لے گیا۔

اور اپنی گاڑی میں بیٹھایا۔

اس کے دوست جا چکے تھے۔ زوہیب زائشہ کو اپنے ہوٹل روم لے گیا تھا جہاں پر وہ خود ٹھہرا ہوا تھا۔

کمرے میں آتے ہی زوہیب نے زائشہ کو بیڈ پر لیٹایا اور اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

URDUNovelians

کتنی خوبصورت ہو تم زوہیب نے اپنے ہاتھ کی پشت سے زائشہ کی گال کو چھوتے ہوئے کہا۔

لیکن ابھی میں تمھارے ساتھ کچھ نہیں کروں گا۔ تمھارا اعتماد بھی تو جیتنا ہے۔ پھر خود تم میرے پاس آؤ گی۔ زوہیب نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہاں سے اُٹھ گیا۔

♥♥♥♥

صبح سورج کی کرنیں زائشہ کے چہرے پر پڑی تو کسمسا کر اس نے آنکھیں کھولی ابھی بھی اس کی آنکھیں پوری طرح نہیں کھلی تھیں۔

گڈ مارننگ زوہیب نے خوشگوار لہجے میں زائشہ کو دیکھتے کہا اور اس کے پاس کافی کا کپ رکھا جو اب اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اس کے چہرے پر گھبراہٹ نہیں تھی۔

تم مجھے میرے گھر کیوں نہیں لے کر گئے؟ زائشہ نے اپنے ماتھے کو دباتے ہوئے پوچھا۔

تمہیں یقین ہے کہ میں نے تمھارا غلط فائدہ نہیں اٹھایا؟ زوہیب نے زائشہ کی بات کو اگنور کرتے پوچھا۔

میں بچی نہیں ہوں جو مجھے پتہ نہیں چلے گا۔ اور جلدی سے ناشتہ منگواؤ پھر مجھے نکلنا ہے۔ زائشہ نے کافی کے کپ کو پکڑتے کہا۔ یہ اس طرح بات کر رہی تھی جیسے ان کی صدیوں کی جان پہچان ہو۔

زوہیب کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئ تھی۔

ناشتہ کرنے کے بعد زائشہ نے اپنا نمبر زوہیب کو دیا اور وہاں سے چلی گئ اس نے آج پھر اُسی کلب میں زوہیب کو بلایا تھا۔

اس کے بعد دونوں کلب میں ملنے لگے تھے زوہیب نے اسے اپنا نام ٹھیک بتایا تھا اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ وہ پاکستان سے آیا ہے اس کے علاوہ اس نے باقی سب کچھ اس سے جھوٹ بولا تھا۔

باقی جتنے دن زوہیب وہاں رہا زائشہ کے ساتھ رہا تھا۔ دونوں میں اچھی دوستی ہو گئی تھی۔ اور زائشہ زوہیب کے ساتھ اس کے ہی روم میں رہنے لگی تھی۔

اس نے خلیل صاحب کو یہی کہا تھا کہ وہ اپنی فرینڈز کے ساتھ رہ رہی ہے لیکن وہ زوہیب کے ساتھ رہ رہی تھی۔

زوہیب واپس پاکستان جانے والا تھا۔

جب زائشہ کو پتہ چلا کہ وہ ماں بننے والی ہے زائشہ نے ایسا نہیں سوچا تھا اس نے زوہیب کو کہا تو اُس نے کہا کہ وہ پاکستان جاتے ہی اسے بلا لے گا اور وہ اُس کے ساتھ شادی بھی کرنا چاہتا ہے لیکن زوہیب نے پاکستان جاتے ہی اپنا نمبر تبدیل کر لیا تھا۔

URDUNovelians

زائشہ نے بھی سوچا وہ زوہیب سے شادی کر لے گی تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

لیکن جب زوہیب کا کچھ پتہ نہیں چلا تو زائشہ نے سوچا کہ وہ اپنے باپ کو پتہ چلنے سے پہلے ابورشن کروا لے گی لیکن رپورٹ صنان کے ہاتھ لگ گئی تھی اب اسے ڈر تھا کہ کہی وہ اس کے باپ کو نا بتا دے

اگر غصے میں اس کے باپ نے اسے جائیداد سے عاق کر دیا تو یہ کیا کرے گی۔

🖤🖤🖤🖤

مجھے تم سے بات کرنی ہے صنان اپنے کمرے میں بیٹھا تھا جب زائشہ وہاں آئی

کہو؟ صنان نے سنجیدگی سے کہا۔

تم مجھ سے شادی کر لو پلیز اس بچے کو اپنا نام دے دو بعد میں بے شک تم مجھے چھوڑ دینا لیکن ابھی اگر ڈیڈ کو پتہ چل گیا تو وہ برداشت نہیں کر پائے گئے۔

اور میں اپنے ڈیڈ کو کھونا نہیں چاہتی زائشہ نے صنان کو دیکھتے کہا۔سچ وہ بتانا نہیں چاہتی تھی کہ کہی اس کا باپ غصے میں اسے جائیداد سے عاق نا کر دے۔

تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے؟ جانتی بھی ہو کیا بول رہی ہو؟اور میں تم سے نکاح کیوں کروں؟ میرا نکاح ہو چکا ہے سمجھی اور دوبارہ مجھ سے اس بارے میں بات مت کرنا اب جاؤ یہاں سے صنان نے غصے سے کہا اور رخ موڑے کھڑا ہو گیا۔

زائشہ کو غصہ تو بہت آیا لیکن خاموشی سے وہاں سے چلی گئی تھی۔

اب دیکھنا میں کیا کرتی ہوں نکاح تو تمہیں مجھ سے کرنا ہو گا تم نے مجھے منع کر کے اچھا نہیں کیا۔

زائشہ نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔نا جانے اب یہ کیا کرنے والی تھی۔

URDUNovelians

زائشہ یہ سب کیا ہے؟ خلیل صاحب نے بے یقینی سے زائشہ کو دیکھتے پوچھا ان کے ہاتھ میں زائشہ کی رپورٹ موجود تھیں اب خلیل صاحب کے کمرے میں زائشہ کی رپورٹ کیسے گئی یہ تو صرف زائشہ کو ہی معلوم تھا۔ خلیل صاحب بہت کمزور ہو چکے تھے۔

صنان بھی ابھی باہر سے آیا تھا اور وہی رک گیا۔

زائشہ نے صنان کو دیکھا اور جلدی سے خلیل صاحب کے پاس آئی۔

ڈیڈ میں آپ کو بتانے ہی والی تھی میں اور صنان بہت پہلے نکاح کے چکے ہیں اور یہ اسی کا بچہ ہے ہم دونوں بہت جلد آپ کو بتانے والے تھے لیکن بھائی کی دیتھ کے بعد بتا نہیں سکے زائشہ نے ایک ہی سانس میں جلدی سے کہہ دیا۔

صنان کو تو اپنے پیروں تلے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

خلیل صاحب نے پاس پڑی ٹیبل کا سہارا لیا اور وہی بیٹھ گئے۔

لیکن تم دونوں نے مجھے کیوں نہیں بتایا یہ چھپ کر نکاح کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

خلیل صاحب نے گہرے سانس لیتے کہا۔

صنان جلدی سے خلیل صاحب کے پاس آیا تھا۔

جاؤ گاڑی نکالو ان کی طبعیت خراب ہو رہی ہے۔صنان نے کہا تو زائشہ وہاں سے باہر چلی گئی۔

صنان خلیل صاحب کو ہسپتال لے گیا تھا۔چہرہ اسکا سرخ ہو رہا تھا۔

صنان دیکھو مجھے نہیں معلوم کیسے ڈیڈ کو وہ رپورٹ مل گئی مجھے اُس وقت کچھ سمجھ نہیں آیا اس لیے میں نے تمھارا نام لے لیا۔

میں اپنے بھائی کو کھو چکی ہوں اپنے ڈیڈ کو کھونا نہیں چاہتی زائشہ نے روتے ہوئے کہا اس سے پہلے صنان کچھ کہتا ڈاکٹر باہر آیا تھا۔

URDUNovelians

میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا۔ کہ ان کو خوش رکھے آج انکی قسمت نے ساتھ دیا اور ہم نے سب سنبھال لیا لیکن ہر بار ایسا نہیں ہو گا۔ ان کی جان بھی جا سکتی ہے وہ پہلے ہی ہارٹ پیشنٹ ہیں تو کوشش کریں انکو زیادہ سے زیادہ خوش رکھنے کی۔ ڈاکٹر نے سنجید گی سے کہا۔

جی ڈاکٹر کیا ہم ان سے مل سکتے ہیں؟ صنان نے پوچھا تو ڈاکٹر نے کہا کہ تھوڑی دیر تک ان کو ہوش آجائے گا پھر آپ مل سکتے ہیں۔ ڈاکٹر کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد خلیل صاحب کو ہوش آگیا تھا۔

صنان اور زائشہ اس وقت خلیل صاحب کے سامنے موجود تھے۔

بیٹا اگر تم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے تو مجھے بتا دیتے میں خوشی خوشی تم دونوں کا نکاح کروا دیتا خلیل صاحب نے صنان کو دیکھتے کہا۔

ڈیڈ یہ میری غلطی ہے اور مجھے لگا شاید آپ منع کر دیں گئے ورنہ صنان تو آپ سے بات کرنا چاہتا تھا۔ زائشہ نے جلدی سے کہا۔

بیٹا مجھے تم پر بہت بھروسہ ہے تم بھی میرے لیے حمزہ کی طرح ہو مجھے خوشی ہے کہ میری بیٹی تمھارے ساتھ خوش رہے گی اور میں جانتا ہوں کہ تم میری بیٹی کا اچھے سے خیال رکھو گئے۔ لیکن میری ایک خواہش تھی۔ کہ میں اپنی بیٹی کا نکاح اپنی آنکھوں کے سامنے کرواؤں اب تم دونوں نکاح تو کر چکے ہو لیکن دوبارہ کرنے میں بھی کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔

خلیل صاحب نے صنان کو دیکھتے کہا۔ جس نے بھسم کر دینے والی نظروں سے زائشہ کو دیکھا تھا لیکن وہ تو اندر سے خوش ہو رہی تھی وہ ایسا ہی تو چاہتی تھی۔

جواب دو بیٹا تمھیں کوئی مسئلہ تو نہیں؟ خلیل صاحب نے صنان کو دیکھتے پوچھا۔

ایک طرف خلیل صاحب تھے اگر وہ انکو سچ بتا دیتا تو وہ کبھی بھی برداشت نہیں کر پاتے کہ ان کی بیٹی بنا نکاح کے ماں بننے والی ہے اور وہ نہیں چاہتا تھی کہ اس کی وجہ سے خلیل صاحب کو کچھ ہو۔

جی مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد صنان نے سرد لہجے میں کہا زائشہ جو صنان کے جواب کی منتظر تھی صنان کا جواب سن کر دل تو اس کا بہت خوش ہوا تھا۔

جیتے رہو بیٹا خلیل صاحب نے مسکرا کر کہا۔

صنان وہاں سے اٹھ کر چلا گیا تھا۔

اگلے دن خلیل صاحب گھر آگئے تھے اور آتے ہی انہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے دونوں کا نکاح کروایا تھا۔ زائشہ تو بہت خوش تھی لیکن صنان کی حالت بری تھی اس نے ہیزام کو کال کر کے سب کچھ بتا دیا تھا جس نے اسے کہا تھا۔

کہ تجھے نکاح نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن وہ بھی سمجھ گیا تھا کہ کیا صورتحال بن گئ ہ گی۔ لیکن صنان نے اسے کہا تھا کہ وہ بہت جلدی زائشہ کو طلاق دے دیں گا۔

کچھ دنوں بعد صنان نے پاکستان واپس جانا تھا نکاح کے بعد تو صنان نے زائشہ کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔

لیکن زائشہ کو اب فکر کھائی جارہی تھی کہ اگر صنان پاکستان چلا گیا تو وہاں سے اسے طلاق نامہ بھیج دے گا۔

اور زائشہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔

صنان نے خلیل صاحب کو تو کہا تھا کہ وہ کچھ ماہ بعد زائشہ کو بھی اپنے پاس بلا لے گا لیکن یہ سب جھوٹ تھا۔ وہاں جا کر صنان کا ارادہ زائشہ کو طلاق دینے کا تھا۔ لیکن اسے بچے کی پیدائش تک صبر کرنا تھا اُس کے بعد اسے طلاق دینی تھی اس نے سوچا اُس وقت تک زائشہ بھی اپنے باپ کو سمجھا دے گی لیکن اُسے نہیں معلوم تھا کہ یہ سارا پلان اُسی کا تھا۔

صنان خلیل صاحب سے مل کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

صنان کے جانے کے بعد پیچھے زائشہ نے ایک پلان بنایا اب ایک ہی طریقہ تھا جس سے وہ صنان کی ہمدردی حاصل کر سکتی تھی ابھی صنان کو پاکستان گئے دو دن ہی گزرے تھے جب اسے زائشہ کی کال آئی جو روتے ہوئے بتا رہی تھی کہ خلیل صاحب سیڑھیوں سے گر گئے ہیں اور سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے اُن کا انتقال ہو گیا۔

صنان نے جب یہ خبر سنی تو اسے یقین نہیں آیا۔

صنان کافی پریشان تھا اسے کافی دکھ پہنچا تھا۔ اُنکی خاطر تو اس نے نکاح کیا تھا۔

دوبارہ زائشہ کی کال آئی جو کہہ رہی تھی کہ وہ اکیلی یہاں کیسے رہے گی۔

میں تمہیں طلاق دے رہا ہوں تمھارے باپ کی خاطر میں نے تم سے نکاح کیا تھا تو اب وہ نہیں رہے تو اس نکاح کا بھی کوئی مقصد نہیں ہے صنان نے سرد لہجے میں کہا۔

نہیں صنان تم پلیز مجھے پاکستان بلالو میں اُس انسان کو ڈھونڈنا چاہتی ہوں جس کا یہ بچہ ہے وہ پاکستان سے تھا اُس کے بعد بے شک تم. مجھے طلاق دے دینا زائشہ نے جلدی سے کہا۔

صنان نے بنا کچھ کہے کال کاٹ دی تھی۔ زائشہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

تمھاری خاطر ہی تو میں نے اپنے ڈیڈ کو سیڑھیوں سے دھکا دیا تاکہ تمھاری ہمدردی حاصل کر سکوں اور پاکستان آسکوں۔ تم اتنے وقت سے میرے گھر رہ رہے تھے میں نے تم پر دھیان کیوں نہیں دیا۔ اور اب پتہ نہیں کیوں اچانک ہی تم دل میں آبسے ہو۔

زائشہ نے مسکراتے ہوئے سوچا اس نے یہی پلان بنایا تھا کہ اپنے باپ کو سیڑھیوں سے گرا کر مار دے گی اور صنان کی ہمدردی حاصل کر کے پاکستان اس کے پاس چلی جائے گی۔

صاقب صاحب نے اپنے بیٹے کو پریشان دیکھا تو اس کے پاس بیٹھتے وجہ پوچھی۔

کافی دیر سوچنے کے بعد صنان نے اپنے باپ کو سب سچ بتا دیا تھا۔ جو سنجیدگی سے صنان کی بات سن رہے تھے۔

ڈیڈ مجھے نہیں پتہ آپ میری بات کا یقین کریں گئے یا نہیں لیکن میں نے کچھ غلط نہیں کیا اور جب میں نے کچھ غلط نہیں کیا تو بات کو چھپانے کا کوئی جواز نہیں بنتا اس لیے میں نے آپ کو سب سچ بتا دیا۔

صنان نے اپنے باپ کو دیکھتے کہا۔

تم نے آگے کا کیا سوچا ہے؟ صاقب صاحب نے پوچھا۔

ڈیڈ وہ پاکستان آنا چاہتی ہے اور اُس انسان کو تلاش کرنا چاہتی ہے جسکا وہ بچہ ہے اور پھر میں اُسے طلاق دے دوں گا۔

صنان نے اپنے ماتھے کو مسلتے ہوئے کہا۔

تم پریشان مت ہو تم نے ایک بوڑھے انسان کی مدد کی ہے اگر تم اُن کو سچ بتا دیتے تو وہ کبھی برداشت نہیں کر پاتے اور اب اُن کا انتقال ہو گیا ہے اللہ اُن کی مغفرت فرمائے لیکن وہ اتنی ہی زندگی لکھوا کر آئے تھے۔ تمھارا باپ تمھارے ساتھ ہے پریشان مت ہونا صاقب صاحب نے مسکرا کر کہا۔

تھینک یو ڈیڈ صنان نے اپنے باپ کے گلے لگتے کہا۔ تھوڑا بہت اسے حوصلہ ہوا تھا کہ اس کا باپ اس کے ساتھ ہے۔

کچھ دنوں بعد زائشہ پاکستان آگئی تھی پھر اس نے یہاں آکر بھی تماشہ لگایا تھا۔ اب آگے پتہ نہیں اس نے کیا کچھ کرنا تھا۔

URDUNovelians

نوال بیٹا رونا تو بند کرو تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے سکینہ بیگم نے پریشانی سے کہا۔ لیکن نوال کے رونے میں کمی نہیں آئی تھی جب سے اسے ہوش آیا تھا بس روتی جا رہی تھی رباب نے بھی کوشش کی لیکن وہ چپ نہیں کر رہی تھی۔

آپ لوگ ابھی باہر جائیں انکو آرام کرنے دیں نرس نے کمرے میں داخل ہوتے کہا اور نوال کو نیند کا انجیکشن لگایا جو تھوڑی دیر بعد ہی نیند کی وادیوں میں چلی گئی تھی۔

ایک ہی دن میں میری بچی کی کیا حالت ہو گئی ہے۔ سکینہ بیگم نے دکھی لہجے میں کہا۔

پھپھو سب ٹھیک ہو جائے گا آپ پریشان مت ہو۔

رباب نے سکینہ بیگم کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

کیسے پریشان نا ہوں بیٹا تم نے نوال کی حالت دیکھی ہے نا میرا تو اُسے دیکھ کر دل کٹ سا گیا ہے پتہ نہیں کس کی نظر لگ گئی ہے میری بیٹی کو سکینہ نے بے بسی سے کہا تو رباب بھی

خاموش ہو گئی تھی۔سچ ہی تو وہ کہہ رہی تھیں سب کچھ ٹھیک تھا نوال بھی خوش تھی لیکن اچانک سب کچھ بدل گیا۔

موم مجھے لگتا ہے اب آپ کو گھر چلنا چاہیے تھوڑا آرام کر لیں ابتہاج جو ابھی وہاں آیا تھا اس نے اپنی ماں کو دیکھتے کہا۔

نہیں ابتہاج میں ٹھیک ہوں اور میں کہی نہیں جاؤں گی تم ایسا کروں رباب کو اپنے ساتھ لے جاؤ اُس کا ہاتھ ابھی ٹھیک نہیں ہوا سکینہ بیگم نے کہا۔

لیکن پھپھو میں ٹھیک ہوں رباب نے جلدی سے کہا۔

نہیں بیٹا تم گھر جاؤ عدن بھی چلی گئی ہے تھوڑی دیر بعد آجانا وہ بھی واپس جانے کے لیے تیار نہیں تھی۔

سکینہ نے کہا تو مجبوراً رباب کو وہاں سے جانا پڑا۔

تم رباب کو لے جاؤ میں یہی پر ہوں اور تھوڑی دیر بعد میں خالہ کو بھی گھر لے آؤں گا

حاکم نے ابتہاج کے پاس آتے کہا۔

شکریہ یار ابتہاج نے حاکم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔

کس بات کا شکریہ ؟ حاکم نے سنجیدگی سے پوچھا تو ابتہاج ہلکا سا مسکرا پڑا۔

بس ویسے ہی دل کیا تو کہہ دیا اچھا میں چلتا ہوں ابتہاج نے کہا اور وہاں سے رباب کو لے

کر چلا گیا۔

♥♥♥

صاقب تمھارے بیٹے نے یہ کیا کیا ہے ؟ مجھے صنان سے ایسی امید بلکل بھی نہیں تھی۔

داداجان نے اپنے بیٹے کو دیکھتے کہا۔

ابو جان صنان نے ایسا کچھ نہیں کیا وہ جب واپس آیا تھا تو مجھے سارا سچ بتا چکا تھا۔

اس میں صنان کی کوئی غلطی نہیں ہے اُس نے ایک انسان کی مدد کی جو پہلے ہی اپنے بیٹے کے جانے کے دکھ میں مبتلا تھا۔

میں نہیں جانتا کہ کیوں زائشہ نے جھوٹ بولا لیکن جیسا نظر آرہا ہے ویسا بلکل بھی نہیں ہے۔صاقب صاحب نے سنجیدگی سے کہا۔

جہانگیر، عرفان اور راشد صاحب بھی یہی موجود تھے۔

کیا کہنا چاہ رہے ہو صاقب صاف لفظوں میں کہو تم پہلے سے جانتے تھے کہ صنان نکاح کر چکا ہے؟ دادا جان نے غصے سے پوچھا۔

0

ابو جان وہ مجھے بتا چکا تھا اور بہت جلد آپ کو بھی بتانے والا تھا اُس نے اگر غلط کیا ہوتا تو سب سے چھپاتا۔

صاقب نے کہااور پوری کہانی سب کو بتانے لگا۔

تو وہ لڑکی پھر جھوٹ کیوں بول رہی ہے ؟ مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا پورے خاندان کے سامنے ہمارا مزاح بن گیا ہے۔ داداجان کے اپنا سر پکڑتے کہا۔

ابو جان آپ پریشان مت ہوں اگر صنان نے کہا ہے کہ وہ سب سنبھال لے گا تو وہ سنبھال لے گا اور ویسے بھی آپ نے ہم سب کو یہی سکھایا ہے کہ دوسروں کی مدد کرنی چاہیے صنان نے بھی مدد کی ہے۔

راشد صاحب نے داداجان کو دیکھتے کہا جو خاموش رہے تھے انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

عرفان نے صاقب صاحب کی طرف دیکھا جس نے نظروں سے کچھ بھی کہنے سے منع کر دیا تھا۔

URDUNovelians

ایم ریلی سوری رباب ابتہاج نے گاڑی ڈرائیور کرتے رباب کو کہا۔

رباب کو نہیں معلوم تھا کہ ابتہاج نے کس بات کے لیے سوری کہا ہے لیکن اسے زیادہ حیرت تو اس کے سوری بولنے پر ہوئی تھی۔

آپ مجھ سے کس بات کی معافی مانگ رہے ہیں؟ رباب نے حیرانگی سے ابتہاج لی طرف دیکھتے پوچھا۔

میں جانتا ہوں کل کا دن ہر لڑکی کے لیے بہت معنی رکھتا ہے اور یہ سب ہو گیا اُس کے لیے میں شرمندہ ہوں۔ نوال اور صنان دونوں کا مجھے نہیں معلوم آگے کیا ہونے والا ہے۔ لیکن کل تمھارا دن بھی تھا جو ان سب میں گزر گیا۔ ابتہاج نے گہرا سانس لیتے کہا۔

ابتہاج آپ کو معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے نوال میری چھوٹی بہن ہے اور اگر اُسے تکلیف ہو گی تو درد مجھے بھی ہو گا۔

اور اگر میری بہن تکلیف میں ہو تو میں کیسے خوش ہو سکتی ہوں۔

مصیبت بتا کر نہیں آتی اگر ایسا ہوتا تو سب لوگ پہلے سے ہی تیار ہو جاتے اور اُس مصیبت کا آسانی سے سامنا کر لیتے رباب نے دھیمی لہجے میں کہا۔

تم بہت اچھی ہو رباب پتہ نہیں میں نے تمہیں جاننے میں اتنی دیر کیوں کر دی ابتہاج نے کہا تو رباب ہنس پڑی تھی۔

دیر آئے درست آئے رباب نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

ویسے مجھے آپ سے ایک بات پوچھنی تھی۔رباب نے جلدی سے کہا۔

ہاں پوچھو ابتہاج نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔

یہ ابتہاج کی محبت کا ہی اثر تھا کہ اب رباب بنا جھجھکتے بات کر لیتی تھی۔

آپ نے شروع میں کہا تھا کہ ایک لڑکی ہے جسے آپ پسند کرتے ہیں کیا سچ میں وہ لڑکی آپ کو پسند ہے؟ااور اگر آپ کو وہ لڑکی پسند ہے تو کیا آپ اُس سے بھی شادی کریں گئے؟رباب نے سنجیدگی سے پوچھا۔

ابتہاج بہت غور سے رباب کی بات سن رہا تھا۔

اس نے گاڑی ایک سائیڈ پر روکی اور اپنا رخ رباب کی طرف کیا۔

مسز شاید آپ کو یاد نہیں ہے آپ نے ہی کہا تھا کہ تمہیں نا چھوڑوں اور بے شک اُس لڑکی سے بھی شادی کر لوں جسے میں پسند کرتا ہوں اور تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔

ابتہاج نے رباب کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

آپ سچ میں اُس سے شادی کر لیں گئے؟ رباب نے بھاری لہجے میں ابتہاج کو دیکھتے پوچھا۔

دیکھتے ہی دیکھتے اس کی آنکھوں میں آنسو جمع ہو گئے تھے۔

ابتہاج ایک دم سیدھا ہوا تھا وہ تو رباب کے ساتھ مزاح کر رہا تھا۔ اسے امید نہیں تھی کہ اب رباب اس سے اس قسم کا سوال پوچھے گی۔

یار مزاح کر رہا ہوں ابتہاج نے جلدی سے رباب کے آنسو اپنی انگلی کی پور سے صاف کرتے کہا۔

پھر مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا آپ اُسی لڑکی کے ساتھ رہنا رباب نے روتے ہوئے معصومیت سے کہا ابتہاج اب کھل کر ہنسا تھا۔

مائی کیوٹ ڈول میری طرف دیکھو ابتہاج نے ہاتھ کے پیالے میں رباب کا چہرہ بھرتے ہوئے کہا۔

میں تمھاری یہ ساری غلط فہمی اپنے ولیمے کی رات کو دور کرنا چاہتا تھا۔

میں بہت بے وقوف تھا جو تم جیسی پیاری لڑکی کو ٹھہرا رہا تھا۔ میں جانتا ہوں میرے الفاظ نے بھی تمہیں بہت تکلیف پہنچائی ہے اور میں تم سے معافی مانگتا ہوں اور سچ کہوں تو اگر تم میرے ساتھ لندن آجاتی تو میرا ارادہ کچھ اور تھا لیکن کہتے ہیں نا جو ہوتا ہے اچھے کے لیے ہوتا ہے اور اچھا ہوا ہم لندن نہیں گئے۔ اور جہاں تک بات ہے لڑکی کی تو وہ میں نے جھوٹ بولا تھا کہ یہ جاننے کے بعد تم یہ رشتہ ختم کر دو لیکن میں ہی پاگل تھا اور شکر ہے تم نے ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا میں بہت خوش قسمت ہوں رباب جو تم میری زندگی میں آئی میں نہیں جانتا کہ میں نے ایسا کون سا اچھا کام کیا ہے جس کے بدلے تم مجھے ملی۔

ابتہاج نے مسکرا کر کہا اور جھک کر رباب کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

URDUNovelians

ابتہاج کی باتیں سننے کے بعد رباب نے سکون سے آنکھیں بند کر لیں تھیں۔

اور ہاں تمھارا تحفہ ابتہاج نے یاد آنے پر اپنی جیب سے ایک ڈبی نکالی اور اس میں سے ایک ڈائمنڈ رنگ نکالی اور پیار سے رباب کا ہاتھ پکڑ کر اسے پہنانے لگا۔

رباب کے چہرے ہر مسکراہٹ آگئی تھی۔

کیسی ہے؟ ابتہاج نے رنگ کو دیکھتے پوچھا۔

بہت پیاری رباب نے جلدی سے مسکرا کر کہا۔

ایسے ہی مسکراتی رہا کروں اچھی لگتی ہوں۔ ابتہاج نے کہا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

اور ہاں اگر تم نے مجھے کوئی سزا دینی ہو تو غلام ہر قسم کی سزا کے لیے تیار ہے کیونکہ ناچیز نے اپنی ملکہ کا دل دکھایا ہے تو سزا کا تو حقدار ہے نا ابتہاج نے رباب کی طرف دیکھتے مسکرا کر کہا۔

رباب ہنس پڑی تھی۔ سزا تو آپ کو ضرور ملے گی لیکن بعد میں رباب نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

مجھے انتظار رہے گا مسز ابتہاج نے کہا اور گاڑی سٹارٹ کر دی باقی کا راستہ بھی ایسے ہی باتوں میں گزرا تھا۔

حاکم گھر آیا تو سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا رات کافی ہو چکی تھی۔

حاکم نے دروازہ کھولا تو گڑیا بیڈ پر سوئی ہوئی تھی اور دعا صوفے پر آڑی ترچھی لیتی تھی بلکہ سو چکی تھی۔

دعا کو بچوں کی طرح سوتے دیکھ حاکم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

اس نے آگے بڑھ کر آرام سے دعا کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور اسے بیڈ پر لیٹایا۔

یہ کام حاکم نے بہت آرام سے کیا تھا۔ کہ کہی وہ جاگ نا جائے۔

حاکم نے آرام سے دعا کو لیٹایا اور اس کے پاس ہی بیٹھ گیا اور دعا کے چہرے کو دیکھنے لگا جو سوتے ہوئے بہت معصوم لگ رہی تھی۔ کوئی تمہیں دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ تمھاری زبان

کتنی لمبی ہے حاکم نے دل میں سوچا سوچا اور خود بھی ہنس پڑا۔ حاکم نے اپنا ہاتھ دعا کے چہرے کے طرف بڑھایا اور اس کے چہرے پر جھولتی لٹوں کو پیچھے کیا۔

گڑیا نے آنکھیں کھول کر اپنے باپ کو دیکھا حاکم نے جلدی سے گڑیا کو اٹھایا اور وہاں سے باہر لے گیا کہی دعا کی نیند خراب نا ہو جائے۔

رونا نہیں ہے ورنہ ماما جاگ جائیں گی آپ کو تو کچھ نہیں کہیں گی مجھے بتا تیں سنائیں گی اس لیے رونا نہیں ہے حاکم نے گڑیا کو دیکھتے کہا۔ جو اسے حاکم کو دیکھ رہی تھی جیسے اس کی باتیں سمجھ رہی ہو۔

URDUNovelians

بھوک لگی ہے؟ چلو میں تمھارے لیے کچھ کھانے کو لاتا ہوں مطلب پینے کو حاکم نے کہا اور اسے کچن کی طرف لے گیا۔

ابو جان میں آپ سے ہیزام کے لیے ماہا کی بات کرنے آئی ہوں میری بچی ہیزام کو بہت پسند کرتی ہے۔ غزالہ نے دادا جان کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

گھر میں اتنے مسئلے کھڑے ہوئے پڑے ہیں اور تم کون سی بات لے کر آگئی ہو یہ وقت ہے ان سب باتوں کا؟ دادا جان نے سنجیدگی سے کہا۔

ابو جان مسئلہ کون سا ہوا ہے؟ اب وہ لڑکی صنان کی بیوی ہے اور اسی گھر میں رہے گی اور صنان کے بچے کی ماں بھی بننے والی تو میں آپ کو یہی مشورہ دوں گی صنان کو آپ کہیں کہ وہ نوال کو طلاق دے دیں اور زائشہ کے ساتھ اپنی زندگی گزارے

غزالہ نے کہا تو دادی جان نے غصے سے غزالہ کو دیکھا تھا۔

تیرے سے کسی نے مشورہ نہیں مانگا اور نوال صنان کی بیوی ہے اور آئندہ تو نے اگر کوئی بھی فضول بات منہ سے نکالی تو اچھا نہیں ہو گا۔ انسان کو بولنے سے پہلے سوچ لینا چاہیے کہ وہ کیا بول رہا ہے۔ دادی جان نے غزالہ کو گھورتے ہوئے کہا۔

امی آپ کو تو میری ہر ایک بات سے مسئلہ ہوتا ہے اور آپ کو کون سی میری کوئی بھی بات پسند آتی ہے غزالہ نے ناراضگی سے کہا۔

کیونکہ تیری باتوں میں فساد ہوتا ہے جس کی زرد میں سارے لوگ آجاتے میں تجھے کہہ رہی ہوں غزالہ اب اگر تیری وجہ سے یہاں کوئی بھی آپس میں لڑا تو سب سے پہلے میں نے تجھے اس گھر سے باہر نکالنا ہے دادی جان نے صاف لفظوں میں کہا۔

امی آپ مجھے میرے ہی گھر سے باہر نکالنا چاہتی ہیں؟ غزالہ نے بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھتے کہا۔

شادی کے بعد بیٹیاں اپنے گھر ہی اچھی لگتی ہے دادی جان نے کہتے ہی رخ موڑ لیا۔

آپ نے بھی کہہ دیا کہ یہ میرا گھر نہیں ہے لیکن میں بھی کہی نہیں جارہی جتنا حق باقی سب کا اس گھر پر ہے اتنا ہی حق میرا ابھی اس گھر پر ہے۔ غزالہ نے کہا۔

مت بھولو غزالہ کہ تم اس گھر سے اپنا حصہ لے چکی ہو اور تمھاری بات کا میں اچھے سے مطلب سمجھ رہا ہوں شکر کرو کہ تمھارے بھائی اچھے ہیں انہوں نے تمہیں یہاں رہنے کی جگہ دی لیکن اگر تمھاری حرکتیں اور زبان اسے ہی دوسروں کے خلاف چلتی رہی تو وہ لوگ تمہیں گھر سے باہر نکالنے میں دیر نہیں کریں گئے داداجان نے سرد لہجے میں کہا۔

ابو جان میں نے تو کچھ نہیں کہا میں تو یہاں ماہا کی بات کرنے آئی تھی۔ اور آپ دونوں سے معافی مانگنے آئی تھی۔

غزالہ نے جلدی سے اپنا لہجہ تبدل کرتے کہا۔

میں ماہا کی پسند کی قدر کرتا ہوں غزالہ ہیزام بہت اچھا لڑکا ہے لیکن وہ خود مجھ سے بات کر چکا ہے کہ وہ عدن سے شادی کرنا چاہتا ہے اور میں اب اپنے پوتے پوتیوں کے سر پر اپنے فیصلے عائد نہیں کروں گا کیونکہ مجھے سمجھ آگئی ہے زندگی اُن دونوں نے گزارنی ہے اگر میں نے کوئی غلط فیصلہ کر لیا تو تین زندگیاں خراب ہو جائیں گی۔اور جہاں تک معافی کی بات ہے مجھے نہیں لگتا کہ تم. یہاں معافی مانگنے آئی تھی تمہیں ہماری معافی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔داداجان نے غزالہ کو دیکھتے کہا۔

لیکن ابو جان ماہا بھی تو ہیزام کو پسند کرتی ہے اور میری ماہا عدن سے ہر لحاظ میں بہتر ہے۔میری بچی ہیزام کے ساتھ اچھی بھی لگے گی۔اور میں سچ میں آپ سے معافی مانگنے آئی تھی۔غزالہ نے جلدی سے کہا۔

تو ہم ماہا کے لیے بھی کوئی اچھا لڑکا تلاش کریں گئے جو اُس کے مطابق ہو کیونکہ ہیزام ماہا کے جوڑ کا نہیں ہے۔داداجان نے اپنا فیصلہ سناتے کہا۔

غزالہ خاموش ہو گئی تھی اس کے پاس مزید کچھ کہنے کو نہیں تھا۔ تھوڑی دیر بعد غزالہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

میں نے سوچا ہے کہ یہ صنان والا معاملہ جیسے ہی ٹھیک ہوتا ہے ہیزام اور عدن کے ساتھ ماریہ اور ریحان کا بھی نکاح کر دیتے ہیں۔

عرفان نے مجھ سے بات کی تھی وہ ریحان کو اپنا داماد بنانا چاہتا ہے دادا جان نے پاس بیٹھی دادی جان کو دیکھتے کہا۔

میاں جی ہیزام اور عدن کا تو ٹھیک ہے لیکن کیا ماریہ اور ریحان راضی ہیں؟ دادی جان نے پوچھا تو خاور صاحب مسکرا پڑے۔

مجھے معلوم ہے عرفان نے پہلے ماریہ اور ریحان دونوں سے بات کی ہو گی اُنکی رضامندی کے بعد ہی اُس نے مجھ سے بات کی ہو گی۔

دادا جان نے کہا تو دادی جان بھی مسکرا پڑی چلو یہ بھی اچھا ہے بس میرا صنان جلدی سے سب ٹھیک کر دے اور آپ نے ہسپتال جانا تھا دادی جان نے یاد آنے پر کہا۔

ہاں میں بس تھوڑی دیر تک ہیزام کے ساتھ نکل رہا ہوں دادا جان نے وہاں سے کھڑے ہوتے کہا۔

نوال کو اچھی طرح سمجھا دیجیے گا میں جانتی ہوں وہ بہت دکھی ہو گی لیکن آپ اُسے سارا سچ بتا دینا۔ دادی جان نے کہا تو خاور صاحب اثبات میں سر ہلا کر وہاں سے چلے گئے۔

تم نے چاچو جان سے ہماری شادی کی بات کی؟

ریحان نے ماریہ کے کمرے میں داخل ہوتے پوچھا۔ جس نے اسے گھوری سے نوازہ تھا۔

کسی لڑکی کے کمرے میں ناک کر کے آتے ہیں۔اتنا بھی معلوم نہیں ہے تمہیں؟ماریہ نے بیڈ سے کھڑے ہوتے پوچھا۔

ریحان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی تھی۔اس نے ماریہ کو کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کیا۔

غلطی ہو گئی مسز

معاف کر دو ریحان نے جھک کر ماریہ کے کان لے پاس سرگوشی نما انداز میں کہا۔ماریہ ایک دم گھبرا گئی تھی تھی۔

تم پیچھے رہ کر بھی بات کر سکتے ہو۔

ماریہ نے ریحان کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے دھکا دیتے کہا۔

مجھے اچھا لگتا ہے تمھارے بے حد قریب آکر بات کرنا۔کیا تم بھی مجھے پسند کرنے لگی ہو؟ ریحان نے مسکراہٹ دباتے پوچھا۔

تم نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا ہے تو تمہیں کیا لگتا ہے اس کے بعد بھی میں تمہیں پسند کروں گی۔ماریہ نے سنجیدگی سے ریحان کو دیکھتے کہا۔جو ہنس پڑا تھا۔

تمھاری زبان اور تمھاری آنکھیں ایک دوسرے کا ساتھ نہیں دے رہیں اب میں کس پر یقین کروں؟ریحان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

ماریہ نے گھبرا کر نظریں پھیر لیں تھیں۔

چاچو نے مجھ سے بات کی اور پوچھا کہ کیا میں اُن کا داماد بننا پسند کروں گا میں نے کہا نیکی اور پوچھ پوچھ

ضرور بننا چاہوں گا اور اُن کو تو معلوم ہی نہیں کہ میں اُن کا داماد بن چکا ہوں۔

خیر اچھا ہے ہم دونوں کا دوبارہ نکاح ہو گا دونوں کی رضامندی سے ریحان نے گہری نظروں سے ماریہ کو دیکھتے کہا۔

تمہیں پہلے مجھ سے معافی مانگنی ہو گی جو تم نے زبردستی مجھ سے نکاح کیا اُس کے بعد پھر میں تم سے دوبارہ نکاح کروں گی۔

ماریہ نے ریحان کو دیکھتے کہا۔

معافی تو سچ میں میں تم سے مانگنا چاہتا تھا مسز بس موقع نہیں مل رہا تھا۔ اور مجھے حیرانگی بھی ہوئی کہ تم .نے خود چاچو جان سے ہمارے لیے بات کی۔

ریحان کہتے ہی ماریہ کے قدموں میں بیٹھ گیا۔ ماریہ گھبرا کر جلدی سے پیچھے ہوئی تھی۔

نہیں تم کھڑے ہو جاؤں ایسے بیٹھے ہوئے بلکل بھی اچھے نہیں لگ رہے۔

ماریہ نے جلدی سے کہا۔ لیکن ریحان ویسے ہی بیٹھا رہا تھا۔

نہیں مجھے ایسے ہی معافی مانگنی ہے ریحان نے کہا تو کچھ سوچ کر ماریہ بھی اس کے سامنے ایسے ہی بیٹھ گئی۔

اب ٹھیک ہے اب معافی مانگو ماریہ نے مسکراتی نظروں سے ریحان کو دیکھتے کہا۔

ریحان کو اس وقت ماریہ پر بہت پیار آیا تھا۔

میں تمھارے ساتھ زبردستی نکاح نہیں کرنا چاہتا تھا بس مجھ ڈر تھا کہ کہی تم مجھ سے دور نا چلی جاؤ اس لیے میں نے تم سے زبردستی نکاح کیا پلیز ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔

جتنا بھی تم مجھ سے ناراض رہنا چاہو رہ لو بس مجھ سے دور مت جانا۔ میں کبھی برداشت نہیں کر پاؤں گا۔ ریحان نے ماریہ کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

URDUNovelians

ہمم مجھے تمھارا معافی مانگنے کا انداز پسند آیا لیکن میں ایک شرط پر تمہیں معاف کروں گی۔ ماریہ نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

اور وہ شرط کیا ہے؟ ریحان نے حیرانگی سے پوچھا۔

شادی کے بعد تم مجھے کنسرٹ دکھانے لے کر جاؤ گئے بولو منظور ہے؟ تو میں بھی تمہیں معاف کر دوں گی۔ ماریہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کہی یہ وہی بینڈ تو نہیں ہے؟ جو اس وقت پوری دنیا میں چھایا ہوا ہے؟ ریحان نے ماریہ کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

ہاں وہی ہے تم جانتے ہو نا مجھے بس ایک بار ان کے کنسرٹ میں جانا ہے پلیز مجھے لے جانا اور دیکھو میں تمھارے ساتھ جانا چاہتی ہوں ماریہ نے خوشی سے کہا۔

تمہیں اکیلے جانے کی اجازت تو میں بھی نہیں دوں گا مسز اور تمھارے لیے ایک کنسرٹ کیا ہزاروں کنسرٹ میں میں تمہیں لے کر جا سکتا ہوں لیکن جس بینڈ کی تم بات کر رہی

اُن کے شو کی ٹکٹ ملنا بہت مشکل ہے تم بھی جانتی ہوں ساری ٹکٹس اُنکی اتنی جلدی سیل ہوتی ہیں جیسے فری میں مل رہی ہوں۔

لڑکیاں تو ویسے ہی اُن کے پیچھے پاگل ہیں اور اُن میں میری بیوی بھی شامل ہے۔

ریحان نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

ریحان تمہیں اتنا سب کیسے معلوم ہے؟ ماریہ نے حیرانگی سے پوچھا۔

تمہیں جو چیز پسند ہو گی اُس کے بارے میں جاننا میرا حق ہے اور جب مجھے پتہ چلا کہ تمہیں ایک بینڈ پسند ہے تو پھر میں نے ان کے بارے میں معلوم کیا تھا۔

اور ہاں میں پوری کوشش کروں گا اگر مجھے ٹکٹس ملی تو ہم ضرور ان کے کنسرٹ میں جائیں گئے ریحان نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

واؤ ریحان تم بہت اچھے ہو ماریہ نے جذباتی پن میں کہا اور ریحان کے گلے جا لگی۔ ریحان نے حیرانگی سے ماریہ کو دیکھا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ ماریہ اُس بینڈ کے پیچھے پاگل ہے اور اس کے بارے میں کچھ بھی برا نہیں سن سکتی لیکن وہ اس قدر جذباتی ہو گی یہ اسے معلوم نہیں تھا تھوڑی دیر بعد جب ماریہ کو احساس ہوا تو جلدی سے پیچھے ہوئی لیکن ریحان نے اسے پیچھے نہیں ہونے دیا۔

تھوڑی دیر رک جاؤ اچھا لگ رہا ہے ریحان نے کہا تو ماریہ نے مسکرا کر وہی اس کے سینے پر سر رکھے آنکھیں موند لیں۔

اسے نہیں لگتا تھا کہ ریحان جیسا ہمسفر اسے مل سکتا تھا جو اس کی چھوٹی سے چھوٹی پسند کے بارے میں بھی سارے معلومات رکھتا تھا۔

اور اسے پوری امید تھی کہ ریحان اسے منع کر دے گا لیکن ریحان نے اس کی سوچ کے برعکس جواب دیا تھا۔

مجھے لگتا ہے تمہیں نوال سے بات کرنی چاہیے ابتہاج نے صنان کو دیکھتے کہا۔

ابھی اگر میں تمھاری بہن کے سامنے گیا ناتو وہ میری جان لینے میں بھی نہیں ہچکچائے گی۔ اور ابھی میں بھری جوانی میں اپنی بیوی کے ہاتھوں مرنا نہیں چاہتا۔ صنان نے سنجیدگی دے کہا۔

ناناجان ہسپتال گئے ہیں میرے خیال سے وہ تمھارا کام آسان کر دیں گئے۔

ابتہاج نے صنان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

مجھے تو لگ رہا ہے میں پاگل ہو جاؤں گا۔

صنان نے اپنا سر پکڑتے کہا۔

ابھی پاگل مت ہونا ورنہ میری بہن کا کیا ہو گا ابتہاج نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

صنان نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ عمیر نے دونوں کو دیکھتے پوچھا۔

تم اندر آچکے ہو ابتہاج نے سنجیدگی سے کہا۔ اوہ سوری مجھے لگا میں باہر کھڑا ہوں عمیر نے دانت نکالتے کہا۔

میں آپ کے مسئلے کا حل لے کر آیا ہوں میری دن رات کی محنت رنگ لائی اور یہ دیکھیں آپ دونوں عمیر نے اپنا موبائل ابتہاج اور صنان کے سامنے کرتے کہا۔

موبائل میں ایک ویڈیو چلی تھی جو زائشہ اور زوہیب کی تھی۔

یہ ایک دوسرے کو کیسے جانتے ہیں؟

اور آواز تو ان کی آ نہیں رہی تم نے بس دونوں کی شکلوں کی ویڈیو بنائی؟ ابتہاج نے عمیر کو دیکھتے پوچھا۔

بھائی میں دور کھڑا تھا تو اتنی دور سے آواز تو نہیں آسکتی نا لیکن ان کے بات کرنے کے انداز سے لگ رہا جیسے یہ ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ عمیر نے کہا۔

صنان کیسی سوچ میں غرق تھا۔

کہی یہ بچہ زوہیب کا تو نہیں؟ صنان نے ابتہاج کو دیکھتے کہا۔

تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو؟ ابتہاج نے حیرانگی سے پوچھا۔

تم زوہیب کی حرکتوں سے ابھی واقف نہیں ہو مجھے پہلے دونوں کا ڈی این اے کروانا ہو گا اور اگر ویسا ہی ہوا جیسا میں سوچ رہا ہوں تو پھر دیکھنا میں کیا کرتا ہوں صنان نے دانت پیستے کہا۔

عمیر معلوم کرو کہ کیا کبھی زوہیب امریکہ گیا ہے؟ صنان نے عمیر کو دیکھتے کہا۔

جی بھائی عمیر نے اپنا موبائل پکڑتے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

زوہیب حاکم سے کس قدر مختلف ہے ابتہاج نے گہرا سانس لیتے کہا۔

بہت زیادہ مختلف ہے ان میں سے ایک وہی تو عقلمند ہے۔صنان نے کہتے ہی پیچھے صوفے سے ٹیک لگائے آنکھیں موند لی تھیں۔

رات میں صوفے پر سوئی تھی تو میں بیڈ پر کیسے آئی؟دعا نے کمر پر ہاتھ رکھتے حاکم کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

میں نے تمہیں بیڈ پر لیٹایا تھا حاکم کہہ کر دوبارہ موبائل میں بزی ہو گیا۔

آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی دعا نے سرد لہجے میں حاکم کو دیکھتے پوچھا۔

حاکم نے حیرانگی سے دعا کو دیکھا تھا۔

ویسے تو آپ کو عورتوں سے نفرت ہے تو آپ نے مجھے ہاتھ کیوں لگایا دعا نے کہا تو حاکم نے اسے بازو سے پکڑ کر خود کے قریب کیا تھا۔

مجھے پیچھلے دنوں ایک معصوم سی لڑکی نے کہا تھا کہ اگر میری پہلی بیوی نے مجھے '' دھوکہ دیا تو اس میں میرا کیا قصور ہے ضروری نہیں کہ ہر لڑکی میری پہلی بیوی کی طرح ہو اور اُس لڑکی کی حالت اُس وقت بہت بری تھی۔

اُس لمحے اُس معصوم لڑکی کے الفاظ نے مجھے جھنجھوڑ ڈالا تھا۔ اُس کی بات درست تھی پیار کرنا گناہ تو نہیں ہے اگر اُس معصوم لڑکی نے مجھ سے پیار کیا تو اس میں برائی کیا ہے۔''

میں نے ان سب باتوں کے بارے میں سوچا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ اب میں اُس لڑکی کو مزید تکلیف نہیں دوں گا جواب میری بیوی ہے اور میرے سامنے کھڑی ہے۔ حاکم نے دعا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

اوہ تو اسی لیے آپ کا موڈ کچھ دنوں سے تبدل تھا۔ دعا نے سنبھلتے ہوئے یاد آنے پر کہا۔

دعا میری بات سنو میں پوری کوشش کروں گا بلکہ کر رہا ہوں کہ میں تمھارے ساتھ ٹھیک رہو لیکن مجھے اپنی پہلی بیوی کے دیے ہوئے فریب سے نکلنے میں تھوڑا وقت لگے گا لیکن میں وعدہ کرتا ہوں کہ اب تمہیں کوئی تکلیف نہیں دوں گا۔

حاکم نے دعا کے گال کو تھپتھپاتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

لو جو چھوڑ کر چلی گئی ابھی بھی اُسی کے بارے میں سوچتے ہیں اور جو سامنے ہے اُس کی پرواہ ہی نہیں دعا نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

چلو یہ بھی اچھا ہے یہ کھڑوس تھوڑا بہت ہی سہی ٹھیک تو ہوا ہے دعا مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

کہاں جانے کی تیاری ہے؟ ہیزام نے عدن کو تیار دیکھا تو پوچھا۔

تمہیں اور کوئی کام نہیں ہے جو بار بار میرے راستے میں آجاتے ہو؟عدن نے گھورتے ہوئے پوچھا۔

کام تو بہت سے ہیں لیکن تمہیں دیکھتے ہی سب کام چھوڑ دیتا ہوں ہیزام نے تھوڑا جھک کر کہا۔

تم نے بہت خراب ہو گئے ہو عدن نے ارد گرد دیکھتے کہا۔

خراب کیا ہوتا ہے ؟ہیزام نے نا سمجھی سے عدن کو دیکھتے پوچھا۔

جو تم ہو وہی ہوتا ہے عدن نے کہا لیکن ابھی بھی ہیزام کو سمجھ نہیں آئی تھی۔

URDUNovelians

خیر چھوڑو میں سوچ رہا ہوں نوال اور صنان کا معاملہ ٹھیک ہو جاتا ہے تو ہم بھی نکاح کر لیتے ہیں پھر کچھ کام کے سلسلے میں میں ملک سے باہر جانا ہے کچھ ماہ کے لیے ہیزام نے عدن کو دیکھتے کہا۔

ارے نہیں بلکل بھی نہیں تم کہی نہیں جاؤ گئے اگر تم نے باہر کہی جا کر شادی کر لی تو؟ شادی کے بعد میں خود تمھارے ساتھ جاؤں گی تم مردوں کا کیا بھروسہ اگر تم بھی باہر سے صنان بھائی کی طرح نکاح کر کے آ گئے تو؟ اور میں جیل جانا پسند کروں گی لیکن کسی لڑکی کو تمھارے ساتھ برداشت نہیں کروں گی عدن نے جلدی سے کہا۔

ہیزام عدن کے خیالات سن کر ہنس پڑا تھا تم اُس لڑکی کی جان لو گی؟ ہیزام نے سینے پر بازو باندھتے پوچھا۔

کس نے کہا میں اُس لڑکی کی جان لوں گی؟ مسٹر میں آپ کی جان لوں گی پھر جیل جاؤں گی۔ عدن نے کھا جانے والی نظروں سے ہیزام کو دیکھا اور پھر وہاں سے چلی گئی۔

ہیزام ابھی بھی وہی حیران کھڑا تھا۔ میری ہونے والی بیوی کے خیالات تو بہت برے ہیں ہیزام تجھے بچ کر رہنا ہو گا۔ ہیزام نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

کیسا ہے میرا بچہ ؟ دادا جان نے نوال کے پاس بیٹھتے پیار سے پوچھا جواب کافی بہتر تھی۔

میں ٹھیک ہوں نانا جان نوال نے مسکرا کر کہا۔

ہاں لیکن بہت کمزور ہو گئی ہو۔

اور بیٹا جی میں تو تمہیں بہت بہادر سمجھتا تھا۔ تم میری بہادر بچی ہو لیکن تم نے اپنا کیا حال بنالیا۔ دادا جان نے سنجیدگی سے کہا۔

نوال کے پاس اس بات کا جواب نہیں تھا اس لیے نظریں جھکالیں۔

گھر کب جانا ہے ؟ لگتا ہے تمہیں ہسپتال کچھ زیادہ ہی پسند آگیا ہے۔

دادا جان ہے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

میں خود گھر جانا چاہتی ہوں نانا جان میں نے موم سے بھی کہا ہے۔نوال نے منہ بسوڑتے کہا۔

ہاں بس تھوڑی دیر تک نکلتے ہیں صنان باقی سارے معاملات دیکھ لے پھر نکلتے ہیں۔دادا جان نے کہا۔لیکن صنان کے نام پر نوال خاموش ہو گئ تھی۔

ہیزام سکینہ بیگم کو گھر لے گیا تھا اور صنان یہاں آ گیا تھا۔وہ ایک نظر نوال کو دیکھنا چاہتا تھا۔

بیٹا جی میں آپ کو حقیقت بھی بتانا چاہتا ہوں میں یہ نہیں کہہ رہا کہ میں صنان کی طرف داری کر کر رہا ہو بلکل بھی نہیں میں بس تمھیں حقیقت سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔دادا جان نے کہا اور ساری بات نوال کو بتانے لگے۔

نوال سنجیدگی سے دادا جان کی بات سن رہی تھی۔

ناناجان پھر وہ لڑکی جھوٹ کیوں بول رہی کہ وہ بچہ صنان کا ہے؟نوال نے پوری بات سننے کے بعد داداجان سے پوچھا۔

بیٹا یہ تو میں بھی نہیں جانتا لیکن صنان نے کہا ہے کہ وہ بہت جلد سارا سچ ہمارے سامنے لے آئے گا۔

دیکھو بیٹا ہمیشہ جیسا ہم نے سوچا ہوتا ہے ویسا بلکل بھی نہیں ہوتا اب صنان نے جو دوسرا نکاح کیا اُس کی سب سے بڑی وجہ وہ انسان تھا جو بیمار تھا صنان نے اُس کی مدد کی اور مجھے لگتا ہے اُسے تمہیں بھی سارا سچ بتا دینا چاہیے تھا اور اُس نے بچے کے باپ کو تلاش کرنے کے بعد اُس لڑکی کو طلاق دے دینی تھی۔ شاید اُس نے تمہیں اس لیے بھی نہیں بتایا کہ اُسے پتہ تھا کہ تم بہت حساس ہو اور برداشت نہیں کر پاؤ گئی۔ اور بیٹا اگر سچ جاننے کے بعد مجھے بھی لگتا کہ صنان نے غلط کیا ہے تو میں بھی کبھی اُسے معاف نا کرتا۔ داداجان نے گہرا سانس لیتے کہا۔

نوال خاموش رہی تھی۔

اتنے میں دروازہ ناک ہوا اور ڈرائیور اندر آیا دادا جان گاڑی تیار ہے۔ڈرائیور نے مودبانہ انداز میں کہا۔

صنان کہاں ہے ؟دادا جان نے پوچھا۔

دادا جان وہ تو چلے گئے ہیں ڈرائیور نے کہا۔ لیکن پتہ نہیں کیوں نوال کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔

دل تو کہہ رہا تھا کہ صنان کو دیکھے لیکن وہ تو اپنی ایک جھلک دکھائے بغیر وہاں سے چلا گیا تھا۔

ٹھیک ہے ہم آرہے ہیں دادا جان نے کہا۔

بیٹا چلیں ؟دادا جان نے پیار سے پوچھا۔

نوال نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

URDUNovelians

موم ایسے کیسے ناناجان منع کر سکتے ہیں؟ میں اُس عدن کی جان لے لوں گی۔ ماہا نے غصے سے غزالہ کو دیکھتے کہا۔

جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ داداجان نے صاف صاف لفظوں میں منع کر دیا ہے تب سے اپنی ماں کا سر کھا رہی تھی۔

تمہیں جو کرنا ہے کرو لیکن میرا سر نا کھاؤ اور جاؤ یہاں سے غزالہ نے غصے سے کہا۔

ٹھیک ہے اب آپ دیکھیں کہ میں کیا کرتی ہوں اگر ہیزام کی شادی مجھ سے نہیں ہو گی تو عدن سے بھی نہیں ہونے دوں گی۔

ماہا نے سرد لہجے میں کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

پیچھے غزالہ نے ماہا کی بات پر غور نہیں کیا تھا۔ لیکن وہ کچھ بڑا ہی کرنے والی تھی۔

نوال گھر آگئی ہے لیکن وہ یہاں نہیں آئی اپنے گھر ہے۔ہیزام نے صنان کو دیکھتے کہا۔

بہت بہت شکریہ مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا۔صنان نے گھورتے ہوئے کہا۔

ہیزام ہنس پڑا تھا۔میں نے سوچا تمھارے علم میں اضافہ کر دیتا ہوں۔ہیزام نے صنان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

زائشہ کا تم نے کیا سوچا ہے؟ہیزام نے سنجیدگی سے پوچھا۔

بس کچھ ٹائم بعد ڈی این اے کی رپورٹ آجائے گی جس میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

اور عمیر بتا رہا تھا کہ زوہیب امریکہ گیا تھا جس سے میرا شک یقین میں بدل گیا ہے اب بس رپورٹ کے آنے کی دیر ہے۔صنان نے کہا۔

اگر جیسا تم سوچ رہے ہو ویسا ہی ہوا تو پھر تم کیا کرو گئے ؟ ہیزام نے صنان کو دیکھتے پوچھا۔

ایک سکنڈ سے پہلے میں اُسے طلاق دے دوں گا۔ صنان نے غصے سے کہا۔

اُس کے بعد وہ کہاں جائے گی ؟ ہیزام نے پوچھا۔

یہ میرا مسئلہ نہیں ہے صنان کہتے ہی موبائل میں بزی ہو گیا۔

لگتا ہے کچھ زیادہ ہی تنگ آ گئے ہو تم اپنی دوسری بیوی سے ہیزام نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

ہیزام اگر تمہیں اپنی جان پیاری ہے تو میری نظروں کے سامنے سے غائب ہو جاؤ ورنہ کنوارے ہی دنیا سے کوچ کر جاؤ گئے۔

صنان نے دانت پیستے کہا۔

یار جارہا ہوں مجھے ابھی مرنے کا بلکل بھی شوق نہیں ہے۔ہیزام نے جلدی سے کہا اور وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔

پیچھے صنان نے گہرا سانس لیا تھا۔

نوال گھر آگئی تھی سب لوگ اسے ملنے آئے تھے۔رباب اور عدن اس کے پاس ہی تھیں۔

کیا ہوا نوال تم اتنی خاموش کیوں ہو؟عدن نے نوال کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے پوچھا۔

نہیں ایسا نہیں ہے عدن تم میرا ایک کام کرو گی؟نوال نے جلدی سے کہا۔

کیا؟عدن نے نوال کو دیکھتے پوچھا۔

صنان کو کہو میں اُس سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ ابھی اور اسی وقت نوال نے عدن کو کہا۔

سچ میں تم صنان بھائی سے ملنا چاہتی ہو؟

عدن نے چہرے پر حیرانگی کے تاثرات لیے پوچھا۔

ہاں کیا میں اُس سے نہیں مل سکتی کیا؟

نوال نے الٹا سوال کیا۔

نہیں میرا مطلب ہے کچھ نہیں میں بلاتی ہوں صنان بھائی کو عدن نے جلدی سے کہا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ نوال کو کہا کہے۔

صنان اپنے کمرے کے ٹیرس پر کھڑا اسگریٹ نوشی کر رہا تھا جب عدن وہاں آئی۔ بھائی نوال آپ سے بات کرنا چاہتی ہے عدن نے صنان کو دیکھتے کہا۔

میرے ساتھ ایسا مزاح نا کرو مجھے تو لگتا ہے کہ وہ میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی ہو گی۔صنان نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

لو میں کیوں جھوٹ بولوں گی مجھے نوال نے کہا کہ وہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔

اس سے پہلے اُس کا ارادہ تبدیل ہو جائے اُس کی بات سن لیں عدن نے کہا تو کچھ پل صنان عدن کو دیکھتا رہا پھر وہاں سے چلا گیا۔

پتہ نہ کب ان دونوں میں سب کچھ ٹھیک ہو گا۔عدن نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور خود بھی وہاں سے چلی گئی۔

میں اپنی ماما کے پاس جا رہی ہوں نوال بھی وہی پر ہے اور گڑیا میرے ساتھ ہی رہے گی۔

دعا نے حاکم کو دیکھتے کہا۔

تم. مجھ سے اجازت لے رہی ہو یا بتا رہی ہو؟ حاکم نے ایک آبرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔

میں آپ سے اجازت نہیں لے رہی بلکہ آپ کو بتا رہی ہوں۔

اور جب میرا دل کرے گا میں واپس آجاؤں گی۔ دعا نے کندھے اچکائے کہا اور اپنا سامان پیک کرنے لگی۔

تمہیں اب میں کچھ کہتا ہوں تو تم کچھ زیادہ ہی بدتمیز نہیں ہوتی جا رہی؟

حاکم چلتا ہوا دعا کے پاس آیا اور اس کا رخ اپنی طرف کرتے سنجیدگی سے کہا۔

میں نے آپ کو بتایا تو تھا۔ دعا نے حاکم کو دیکھتے کہا۔

کیا؟ حاکم نے ناسمجھی سے دعا کو دیکھتے پوچھا۔

کہ میں بہت زیادہ بدتمیز ہوں دعا نے تھوڑا حاکم کے قریب ہوتے رازداری سے کہا۔

حاکم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی اس سے پہلے دعا حاکم سے پیچھے ہوتی اس نے دعا کو کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کیا۔ یہ سب کچھ اچانک ہوا تھا۔ کہ وہ سمجھ نہیں پائی۔

دعا نے حیرانگی سے حاکم کو دیکھا جس کا چہرہ دعا کے چہرے کے بے حد قریب تھا۔

میں بھی تمہیں ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔

حاکم نے گہرے لہجے میں دعا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

کیا؟ دعا نے اپنا حلق تر کرتے پوچھا کیونکہ حاکم کی گرفت دعا کی کمر پر مضبوط ہوتی جارہی تھی۔

میں تم سے زیادہ بدتمیز ہوں مسز جب میں بدتمیز کرنے پر آیا تو تم برداشت نہیں کر پاؤ گی۔ حاکم نے دعا کے کان کے پاس جھک کر کہا جس سے اس کے ہونٹ دعا کے کان سے ٹچ ہوئے تھے۔

حاکم تو اپنی بات کہہ کر پیچھے ہو گیا لیکن دعا ابھی بھی ویسے ہی کھڑی تھی۔

ویسے ساتھ والا گھر تمھاری امی کا ہے تو اتنے سوٹ کیوں لے کر جا رہی ہو؟

اور مسز سارا دن بے شک تم وہاں رہو لیکن رات تم یہی آؤ گی کیونکہ میں اپنی بچی اور اُس کی اماں کے بغیر نہیں رہ سکتا اُس کی اماں نے مجھے بھی اپنی عادت ڈال دی ہے۔

حاکم نے اماں پر زور دیتے کہا تو دعا ہوش میں آئی تھی لیکن حاکم اپنی بات کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

عجیب انسان ہے میں تو رات بھی وہی رہو گی دعا نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن حاکم کے قریب آنے کا سوچ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

URDUNovelians

صنان اس وقت نوال کے سامنے موجود تھا اس کا دل تو کر رہا تھا کہ نوال کو گلے لگا لے اس کی وجہ سے وہ آج اس حالت میں موجود تھی لیکن ابھی وہ ایسا کر کے مزید نوال کو بدگمان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

مجھے طلاق چاہیے نوال نے صنان کو دیکھتے کہا۔

جس نے حیرانگی سے نوال کو دیکھا تھا۔

کیا کہا تم نے؟ صنان نے ایک دم نوال کے قریب آتے دانت پیستے کہا۔

کیا تم نے سنا نہیں؟ میں نے کہا مجھے طلاق چاہیے نوال نے سنجیدگی سے کہا۔

وہ تو تمہیں میں کبھی بھی نہیں دوں گا اگر تم نے دوبارہ ایسی بات کی تو تمہیں تو کچھ نہیں کہوں گا ہاں خود کو ضرور کچھ نا کچھ کر لوں گا پھر ہی تم آزاد ہو سکتی ہو اس کے علاوہ نہیں صنان نے سرد لہجے میں نوال کو دیکھتے کہا اس کی آنکھیں ایک دم سرخ ہوئی تھیں۔

نوال خاموشی سے صنان کو دیکھ رہی تھی۔صنان نے اس کے بازو کو چھوڑا اور اپنے سر کو دبائے غصے کو کم کرنے لگا۔

نوال میں تھک گیا ہوں یار ایک ہی بات تمہیں بار بار کہہ کر تمہیں کیسے بتاؤں؟ کیسے سمجھاؤں؟ محبت کرتا ہوں تم سے نہیں رہ سکتا تمھارے بغیر اور یہ سب جاننے کے بعد بھی تم طلاق کی بات کرتی ہو؟

قسم کھاتا ہوں میں آج تک نکاح سے پہلے اور نکاح کے بعد میں نے زائشہ کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔ہاں جب وہ حویلی آئی تک اُس وقت میں نے اسے بازو سے پکڑا تھا۔اس کے علاوہ میں نے اُسے ہاتھ نہیں لگایا صرف تم سے محبت کرتا ہوں۔اگر میں مطلبی یا بے حس ہوتا تو اُس انسان کو سچ بتا کر مرنے دیتا لیکن دل نہیں مان رہا تھا۔

.یار کیا کرتا؟ سچ بتا کر اُس بڑھے آدمی کو میں مارنا نہیں چاہتا تھا

لیکن یہ ہمدردی میرے ہی گلے پڑ گئی۔اور وہ لڑکی میرا ہی گھر خراب کرنا چاہتی ہے مجھے اب بات کی بلکل بھی امید نہیں تھی۔

لیکن جب تک میں یہ معاملہ ختم نہیں کر دیتا تمہیں میں مزید کوئی صفائی نہیں دوں گا۔

اگر تمہیں مجھ سے چھٹکارا چاہیے تو میری موت کی دعا مانگو ایک یہی راستہ ہے جو تمہیں مجھ سے الگ کر سکتا ہے۔

صنان نے بے بسی کے ملے جلے تاثرات چہرے پر لاتے کہا اور وہاں سے چلا گیا وہ نوال کی آنکھوں میں آنسو دیکھ چکا تھا۔ اور نوال کو تکلیف میں وہ مزید دیکھنا نہیں چاہتا تھا اس لیے وہاں سے چلا گیا۔

نوال نے گہرا سانس لے کر آنسوؤں کو باہر آنے سے روکا تھا لیکن آنسوؤں نے بھی باہر آ کر ہی دم لیا تھا۔

صنان وہاں سے نکل آیا تھا اور اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا جب زائشہ نے اسے دیکھا اور اس کا راستہ روکا۔

صنان پہلے ہی غصے میں بھرا نوال کے گھر سے آیا تھا تو سامنے زائشہ آگئی۔

تم کہاں ہوتے ہو؟ میں بھی تمھاری بیوی ہوں لیکن تمہیں تو ہوش ہی نہیں ہے زائشہ نے صنان کو دیکھتے شکوہ کرتے کہا۔ جیسے ان میں سب کچھ ٹھیک ہو۔

تمہیں میں نے کہا تھا کہ مجھے اپنی شکل مت دکھانا شکر کرو تم یہاں رہ رہی ہو ورنہ تمہیں اس گھر سے دھکے دے کر باہر نکال دیتا اور یقین کرو مجھے کوئی روک بھی نہیں سکتا۔

تو میری نظروں سے دور ہو جاؤ اس سے پہلے میں اپنے ہاتھوں سے تمھاری جان لے لوں۔

صنان نے خونخوار نظروں سے زائشہ کو دیکھتے کہا۔ اور وہاں سے چلا گیا۔

زائشہ ابھی بھی وہی کھڑی تھی۔ غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

صنان کی نظروں میں یہ عزت ہے تمھاری بہت افسوس ہوا مجھے زوہیب جو صنان کی بات سن رہا تھا اس نے زائشہ کو دیکھتے افسوس سے کہا۔

تم اپنا افسوس اپنے پاس رکھو مجھے تمھارے افسوس کی ضرورت نہیں ہے مجھے کچھ اور سوچنا پڑے گا۔زائشہ نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

کتنا مزہ آرہا ہے نا مجھے یہ ڈرامہ پسند آرہا ہے زوہیب نے ہنستے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

URDUNovelians

تم نے اپنے باپ سے ریحان کے بارے میں بات کیوں کی ماریہ ؟تم سمجھ کیوں نہیں رہی وہ تمھارے قابل نہیں ہے میں تمھارے لیے کوئی اچھالڑکاڈھونڈ کرلاؤں گی۔صفیہ بیگم نے اپنی بیٹی کو دیکھتے کہا۔

جب سے ان کو عرفان صاحب نے بتایا تھا کہ انہوں نے ریحان اور ماریہ دونوں کے بارے میں داداجان سے بات کی ہے اُس وقت سے صفیہ پریشانی نے آن گھیر اتھا۔پتہ نہیں صفیہ کو ریحان سے کیا مسئلہ تھا۔

موم زرا مجھے آپ بتائیں کہ کس لحاظ سے ریحان میرے قابل نہیں ہے؟اور کیا کمی ہے اُس میں ؟ماریہ نے سنجید گی سے اپنی ماں کو. دیکھتے پوچھا۔

صفیہ خاموش رہی تھی۔

موم آپ اپنے الفاظ کی درستگی کرلیں ریحان میرے قابل نہیں بلکہ میں اُس کے قابل نہیں ہوں۔وہ ہر لحاظ سے مجھ سے بہتر اور اچھاہے۔اور میں خوش قسمت ہوں کہ

ریحان جیسا مجھے ہمسفر ملا ہے۔ماریہ نے اپنی ماں کو دیکھتے کہا اور کچن سے نکل کر باہر چلی گئی۔

صفیہ بیگم نے اسے کچن میں دیکھا تو وہی بات کرنے آگئی تھی۔

ریحان جو وہاں سے گزر رہا تھا اس نے صفیہ اور ماریہ کو دیکھا تو وہی آگیا تھا لیکن ماریہ کا جواب سن کر اس کا دل خوش ہو گیا تھا۔

ماریہ اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب ریحان نے پیچھے سے آکر اسے بازو سے پکڑا اور ارد گرد دیکھتے اسے اپنے کمرے میں لے گیا۔

اب کیا ہے؟ماریہ نے ریحان کو دیکھتے پوچھا جو اس کا ہاتھ چھوڑے اب کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

میں دیکھ رہا ہوں میری بیوی پر بھی میرے پیار کا اثر ہو گیا ہے اس لیے تو میرے خلاف کچھ سن نہیں سکتی۔

ریحان نے مسکراتی نظروں سے ماریہ کو دیکھتے کہا۔

تم نے چھپ کر ہماری باتیں سنی ؟ماریہ نے گھورتے ہوئے پوچھا۔

لو مسز مجھے کیا ضرورت ہے چھپ کر باتیں سننے کی ریحان نے ہنستے ہوئے کہا۔

میں سوچ رہا تھا کہی باہر چلتے ہیں آئسکریم کھانے تم چلو گی میرے ساتھ ؟ریحان نے بات تبدیل کرتے ماریہ کے قریب آتے پوچھا۔

میں نے کہانا اس سے پہلے ماریہ اپنی بات پوری کرتی ریحان نے جھک کر اس کی بولتی بند کر دی تھی۔

URDUNovelians

ماریہ کی تو آنکھیں باہر آگئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد ریحان پیچھے ہوا اور شوخ نظروں سے ماریہ کو دیکھنے لگا جو ابھی بھی بت بنی کھڑی تھی۔

چلو گی میرے ساتھ ریحان نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو ماریہ ہوش میں آئی۔

میں تمھارے ساتھ کہی نہیں جا رہی بے شرم انسان ماریہ نے ریحان کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے دھکا دیتے کہا اور وہاں سے بھاگ گئی۔ پیچھے ریحان قہقہہ لگائے ہنس پڑا تھا۔

URDUNovelians

تمھارا اب ہاتھ کیسا ہے مسز؟ ابتہاج نے کمرے میں داخل ہوتے رباب کو دیکھتے پوچھا۔ ولیمہ تو ہو گیا تھا تو نوال کے گھر آنے کے بعد دادی جان نے سادگی سے رباب کو رخصت کر دیا تھا۔

اب تو کافی بہتر ہے اور یہ سوال نا جانے آپ مجھ سے کتنی بار پوچھ چکے ہیں اب تو مجھے بھول گیا ہے کہ آپ نے کتنی بار مجھ سے یہ سوال پوچھا ہے۔ رباب نے ابتہاج کو دیکھتے کہا۔

جو ہنس پڑا تھا اور رباب کی گود میں سر رکھے لیٹ گیا۔

مجھے تمھاری فکر ہے مسز اس لیے بار بار تم سے پوچھتا ہوں اور جب تم کہتی ہو کہ میں ٹھیک ہوں تو مجھے اچھا لگتا ہے۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوتی ہے کہ میری مسز اب ٹھیک ہے۔ ابتہاج نے رباب کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

ابتہاج کی بات پر رباب ہنس پڑی تھی۔

آپ کو ایک بات کہوں کیا آپ میری بات مانے گئے ؟ رباب نے اجازت لیتے پوچھا۔

مسز تم بس حکم کرو ابتہاج نے پیار سے کہا۔

آپ بلیک کلر کی شلوار قمیض مت پہنا کریں اُس میں آپ بہت اچھے لگتے ہیں اگر کسی لڑکی کا آپ پر دل آگیا تو میرا کیا ہو گا ؟ رباب نے منہ بسوڑتے کہا۔

ابتہاج حیرانگی سے رباب کو دیکھ رہا تھا۔

مسز یہ کیا لاجک ہوئی بھلا ؟ ابتہاج نے رباب کے سامنے بیٹھتے پوچھا۔

بس آپ کالا رنگ نا پہنا کریں نا رباب نے ضدی لہجے میں کہا۔

اچھا ٹھیک ہے مسز نہیں پہنوں گا اور اب میرے دل میں صرف ایک لڑکی قبضہ جمائے بیٹھی ہوئی ہے کسی دوسری کو آنے کی اجازت میں نہیں دوں گا۔

ابتہاج نے مسکراتے ہوئے کہا۔

رباب نظریں جھکائے ہنس پڑی تھی۔اس کے چہرے پر پھیلی شرمیلی سی مسکراہٹ ابتہاج کو کافی بھلی لگ رہی تھی۔

ظالم لڑکی!!!ابتہاج نے مسکراتے ہوئے کہااور دوبارہ رباب کی گود میں سر رکھے لیٹ گیا اور دونوں باتیں کرنے لگے۔

بھائی یہ رپورٹ آچکی ہیں عمیر نے رپورٹ صنان کے سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

صنان نے رپورٹ پکڑ کر دیکھی تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

URDUNovelians

واہ اب میں دیکھتا ہوں خالہ جان اپنے بیٹے کے بارے میں کیا خیال رکھتی ہیں آج سارا کھیل ختم ہو جائے گا۔

صنان نے مسکراتے کہااور عمیر کی طرف دیکھا۔

جاؤ اور سب کو ہال میں بلا کر لاؤ مجھے سب سے بات کرنی ہے بلکہ یہ نیوز سب سے شئیر کرنی ہے صنان نے آنکھوں میں چمک لیے کہا تو عمیر اثبات میں سر ہلائے وہاں سے چلا گیا۔

اس نے سب لوگوں کو وہاں جمع کیا تھا کہ صنان ان سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہے۔

دوسری جانب عدن چھت پر کھڑی تھی جب ماہا وہاں پر آئی چھت کی یہ دیوار کافی چھوٹی تھی۔عدن یہاں کھڑی نا جانے کسے دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی جب ماہا وہاں پر آئی۔

عدن کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

اگر تمہیں میں جان سے مار دوں تو پھر ہیزام شادی کس سے کرے گا۔

ماہا نے خود سے سوچتے ہوئے کہا۔

افکورس مجھ سے کرے گا۔بے چارے کو دکھ تو بہت ہو گا لیکن کیا کر سکتے ہیں۔

پیار اور جنگ میں تو سب جائز ہوتا ہے ناماہا کہتے ہی عدن کی جانب بڑھی جو اس کی طرف پشت کیے کھڑی تھی۔

ماہا چلتی ہوئی عدن کے پاس پاس آئی۔

عدن تھوڑا جھک کر نیچے کچھ تلاش کر رہی تھی۔ جب ماہا اس کے پیچھے آ کر کھڑی ہو گئی۔

کیا بات کرنی ہے تم نے صنان؟ داداجان نے صنان کو دیکھتے پوچھا۔

داداجان مجھے ایک نیوز آپ سب کو دینی ہے۔

صنان نے کہا سب لوگ وہاں موجود تھے اس سے پہلے صنان مزید کچھ کہتا عدن کی چیخوں نے اسے کچھ بھی کہنے سے روک دیا تھا۔ اور سب لوگ باہر کی طرف بھاگے تھے۔

ماہا نے عدن کو دھکا دیا تو اس کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی تھی۔

سب لوگ جو اندر تھے عدن کی چیخ سن کر باہر آ گئے تھے۔ماہانے اسے دھکا تو دے دیا تھا لیکن عدن نے گرتے ساتھ ہی دیوار کو پکڑ لیا تھا اور اب لٹکی چیخیں مار رہی تھی۔

ماہانے نیچے گھر والوں کو دیکھا تو وہاں سے پیچھے ہو گئی لیکن دادا جان اسے دیکھ چکے تھے۔

صنان اور ہیزام جلدی سے چھت پر گئے تھے۔

اور عدن کو بازو سے پکڑ کر اوپر کھنچا۔عدن لا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

اور گہرے سانس لے رہی تھی۔گرنے کی وجہ سے اس کے بازو پر خراش لگ گئی تھی جس سے خون نکل رہا تھا۔

عدن نے اثبات میں سر ہلایا۔ہیزام پاس کھڑا تھا جس کا چہرہ سپاٹ تھا۔اتنے میں زوہا اور دعا وہاں آگئی تھیں جو عدن کو نیچے لے گئی۔

میری بچی ٹھیک ہو تم؟اور تم گر کیسے گئی؟نمرہ بیگم نے عدن کو گلے لگاتے پریشانی سے پوچھا جو ابھی بھی شوکڈ میں تھی۔

تائی جان اس سے پوچھیں ہیزام نے ماہا کو بازو سے پکڑ کر نمرہ بیگم کے سامنے کرتے پوچھا کیونکہ اسے پورا یقین تھا کہ یہ حرکت صرف مایا کر سکتی ہے کیونکہ سب لوگ وہاں موجود تھے سوائے مایا کے

میں نے کچھ نہیں کیا موم یہ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں ماہا نے جلدی سے کہا کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا۔

ماہا خبردار اگر تم نے جھوٹ بولا تو میں نے خود تمہیں دیکھا تم چھت پر کھڑی تھی اور یہ کیا حرکت کی تم نے ؟ تم نے عدن کو دھکا کیوں دیا؟

داداجان نے ماہا کے سامنے کھڑے ہوتے سرد لہجے میں پوچھا۔

جس کا رنگ پل بھر میں پیلا ہوا تھا۔

میں بتاتا ہوں داداجان یہ جلتی ہے عدن سے کیونکہ میں اُس سے شادی کرنے والا ہوں اور یہ بات اس سے برداشت نہیں ہوئی اور اس حد تک پہنچ گئی کہ عدن کی جان لینے لگی تھی۔

ہیزام نے غصے سے ماہا کو دیکھتے کہا۔

اس سے پہلے کوئی اور کچھ کہتا غزالہ آگے بڑھی اور ماہا کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔

ماہا نے اپنی گال پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھا تھا۔

تم جانتی بھی ہو وہ مر سکتی تھی۔ تم ایسا کیسے کر سکتی ہو ماہا؟ غزالہ نے غصے سے کہا۔

اب یہ نہیں معلوم تھا کہ غزالہ نے سب کو دکھانے کے لیے تھپڑ مارا یا اسے سچ میں ماہا کی حرکت پر غصہ تھا۔

ابو جان پلیز مجھے معاف کر دیں بچی ہے نادان ہے اس سے غلطی ہو گئی میں اسے سمجھا دوں گی۔

عدن بیٹا میں تم سے بھی معافی مانگتی ہوں بھا بھی آپ بھی مجھے معلوم کر دیں غزالہ نے جلدی سے عدن کے سامنے ہاتھ جوڑتے کہا۔

غزالہ یہ کیا کر رہی ہو تم نمرہ نے جلدی سے غزالہ کے ہاتھ پیچھے کرتے کہا۔

غزالہ اپنی بیٹی کو لے کر یہاں سے جاؤ ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گئے دادا جان نے سنجیدگی سے کہا۔

غزالہ ماہا کا ہاتھ پکڑے اسے وہاں سے لے گئی تھی۔

دعا بیٹا جاؤں عدن کو کمرے میں لے جاؤ اور صنان تم نے جو بھی بات کرنی ہے بعد میں کر لینا دادا جان نے کہا اور وہاں سے چلے گئے۔

نوال نے ایک نظر صنان کو دیکھا اور وہاں سے چلی گئ۔

زوہیب نے زائشہ کو نظروں سے ملنے کا اشارہ کیا اور وہاں سے چلا گیا۔

باقی سب بھی وہاں سے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔ہیزام دادا جان کے ساتھ گیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤

دادا جان آج ماہا نے عدن کی جان لینے کی کوشش کی ہے تو وہ یہ حرکت دوبارہ بھی کرے گی دوبارہ بھی وہ عدن کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر سکتی ہے۔ہیزام نے دادا جان کو دیکھتے سنجیدگی سے کہا۔

میں جانتا ہوں ہیزام اور مجھے ابھی بھی یقین نہیں آرہا کہ ماہا اس طرح کی حرکت کر سکتی ہے۔

تم فکر مت کرو میں اس بارے میں جلد کوئی نا کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔ دادا جان نے ہیزام کو دیکھتے کہا۔

تم جانتے ہو صنان کس بارے میں بات کرنے والا تھا؟ دادا جان نے یاد آنے پر پوچھا۔

دادا جان وہ آپ سب کو صنان ہی بہتر طریقے سے بتا سکتا ہے۔

لیکن دادا جان جب سے غزالہ پھپھو آئی ہیں ہمارے گھر میں کچھ نا کچھ الٹا سیدھا ہو رہا ہے میں جانتا ہوں وہ بھی اس گھر کی بیٹی ہیں یہ گھر بھی اُنکا ہے لیکن عدن کے معاملے میں میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کر سکتا اور کوئی نا کوئی فیصلہ کرنا ہو گا ورنہ آگے کی صورتحال بھی مجھے کچھ ٹھیک نظر نہیں آرہی ہیزام نے کہا تو دادا جان نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

پانی پیو اور پہلے خود کو پرسکون کرو۔

دادا جان نے کہا تو ہیزام نے پانی کا گلاس پکڑے لبو سے لگایا۔

تم فکر مت کرو میں دیکھتا ہوں آگے اس بارے میں کیا کرنا ہے دادا جان نے کہا تو ہیزام نے اثبات میں سر ہلایا۔

دادا جان کسی سوچ میں غرق ہو گئے تھے۔

کیاہوا؟اور صنان کس بارے میں بات کرنے والا تھا؟زائشہ نے زوہیب کو دیکھتے پوچھا۔

مجھے لگتاہے کہ صنان کو پتہ چل گیاہے کہ یہ بچہ میرا ہے۔

اور وہی وہ سب کو بتانے والا تھا۔زوہیب نے پریشانی سے کہا۔

تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ اُس نے اسی بارے میں بات کرنی ہے اور اُسے سچائی معلوم ہو گئی ہے؟زائشہ نے حیرانگی سے پوچھا۔

میری چھٹی حس یہی کہہ رہی ہے اور تم نے صنان کے چہرے کے تاثرات دیکھے نہیں؟ زوہیب نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے کہا۔

تو اب ہمیں کیا کرنا چاہیے میں صنان کو چھوڑنا نہیں چاہتی زائشہ نے جلدی سے پوچھا۔

تم فلحال یہاں سے چلی جاؤ پیچھے میں دیکھ لوں گا۔اس طرح ہمیں تھوڑا وقت بھی مل جائے گا میں کوئی بھی ڈرامہ کرلوں گا کہ صنان نے تمہیں غائب کروایا یا کچھ بھی لیکن ابھی تم یہاں سے جاؤ کیونکہ اگر تم یہی رکی تو صنان اسی وقت تمہیں طلاق دے دیں گا۔

زوہیب نے کہاتوزائشہ کو بھی اس کی بات ٹھیک لگی تھی تھی۔اسے لگااس طرح اسے تھوڑاوقت مل جائے گااور کوئی ناکوئی طریقہ ڈھونڈلے گی۔

لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو ایسا کچھ ناہو زائشہ نے کہاتوزوہیب نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

اگر تم چاہتی ہو صنان طلاق دینے کے بعد خود تمہیں ہاتھ سے پکڑ کر گھر سے باہر نکال دے تو رہو یہاں پر زوہیب نے غصے سے کہااور وہاں سے جانے لگاجب زائشہ نے جلدی سے اس کاہاتھ پکڑا تھا۔

اچھاٹھیک ہے میں جارہی ہوں تم میری یہاں سے نکلنے میں مدد بھی تو کروزائشہ نے کہاتو عمیر نے اسے اپنے ساتھ آنے کا کہااور دونوں وہاں سے چلے گئے۔

رات کھانے کے بعد سب لوگوں کو داداجان نے بلایا تھا۔

صنان کیابات کرناچاہتے تھے تم؟ داداجان نے سنجیدگی سے صنان کو دیکھتے پوچھا۔

صنان نے ڈی این اے کی رپورٹ داداجان کے سامنے رکھ دی تھی۔

داداجان نے رپورٹ کو پڑھا تو ان کے ماتھے پر بل پڑے تھے سب لوگ داداجان کے تاثرات کو دیکھ رہے تھے۔

غزالہ تمھارا بیٹا کبھی امریکہ گیا ہے؟ داداجان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

جی ابوجان حاکم کام کے سلسلے میں جاچکا ہے غزالہ نے جلدی سے کہا۔

میں حاکم نہیں زوہیب کی بات کر رہا ہوں۔

جی ناناجان ڈیڈ نے اسے جانے کی اجازت دی تھی لیکن کیا ہوا سب خیریت؟ حاکم نے داداجان کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

بیٹا جی اپنے بھائی کے کرتوت دیکھو داداجان نے ڈی این اے کی رپورٹ حاکم کے سامنے رکھی۔

کوئی ہمیں بھی بتائے گا کہ کیا ہوا ہے؟ دادی جان نے پوچھا تو صنان ساری بات سبکو بتانے لگا۔

زوہیب تو وہاں سے اٹھ کر جانے لگا تھا جب حاکم نے اس کے بازو کو پکڑا۔

خبر دار اگر تم نے یہاں سے ایک قدم بھی باہر نکالا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ حاکم نے خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

اس کا مطلب ہے زائشہ زوہیب کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔ زوہیب کے زائشہ کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے اور زائشہ صنان کے دوست کی بہن ہے جب زوہیب اُسے چھوڑ کر چلا گیا تو صورتحال ایسی بن گئی کہ صنان کو بچے کی خاطر اُس سے نکاح کرنا پڑا اور یہ صرف اُس نے زائشہ کے بڑھے باپ کی خاطر کیا۔

داداجان نے زوہیب کی طرف دیکھتے کہا جس کے چہرے پر بارہ بج چکے تھے اسے نہیں معلوم تھا کہ داداجان کو بھی صنان سارا سچ بتا چکا ہے۔

زائشہ کہاں ہے جاؤ اُسے بلا کر لاؤ داداجان نے کرخت لہجے میں زوہا کو دیکھتے کہا۔

جو اثبات میں سر ہلا کر وہاں سے چلی گئی تھی۔

سب لوگوں کی زبانیں تالوں میں جکڑی ہوئی تھیں کسی کو امید نہیں تھی کہ زوہیب کچھ ایسا کرے گا زیادہ شرمندگی تو حاکم کو محسوس ہو رہی تھی۔

غزالہ ہونقوں کی طرح اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی۔

داداجان زائشہ اپنے کمرے میں نہیں ہے بلکہ وہ کہی بھی نہیں ہے میں ہر جگہ دیکھ چکی ہوں زوہا نے آتے ہی کہا۔

کہاں ہے زائشہ اور وہ کھانے پر بھی نہیں آئی تھی بہو تم نے اُسے بلایا نہیں؟ داداجان نے راحیلہ بیگم کو دیکھتے پوچھا۔

ابو جی میں نے ملازمہ کو کہا تھا لیکن مجھے ماہا نے کہا وہ اپنے کمرے میں کھانا کھائے گی۔ راحیلہ بیگم نے کہا تو داداجان نے ماہا کی طرف دیکھا تھا۔

ناناجان مجھے ایسا بولنے کو زوہیب نے کہا تھا۔

ماہا نے جلدی سے کہا۔ تو داداجان چلتے ہوئے زوہیب کے پاس آئے۔

زائشہ کہاں پر ہے؟ داداجان نے سیدھا سوال پوچھا۔

وہ مجھے نہیں معلوم ناناجان زوہیب نے اپنا حلق تر کرتے کہا۔

داداجان کا ہاتھ اٹھا اور زوہیب کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا۔

میں نے پوچھا کہ زائشہ کہاں ہے؟ اور مجھے سچ سننا ہے زوہیب داداجان نے اونچی آواز میں کہا۔

وہ یہاں سے چلی گئی ہے میں نے ہی اُسے یہاں سے بھیجا تھا۔زوہیب نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے کہا۔

کیوں تم نے ایسا کیا؟ وہ لڑکی ہماری زمہ داری ہے وہ ابھی تک صنان کی بیوی ہے اور جب تک اُس لڑکی کا نام میرے پوتے کے نام سے جڑا ہوا ہے اُس لڑکی کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے ڈھونڈ کر لاؤ اُسے داداجان نے زوہیب کو دیکھتے غصے سے کہا۔

اتنے میں اس کا موبائل رنگ ہوا زوہیب نے داداجان کی طرف دیکھا جنہوں نے اپنا رخ موڑ لیا تھا۔

زوہیب نے کال اٹینڈ کی جو ہسپتال سے تھی کہ زائشہ کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔اور اُس کی حالت بھی کافی بری ہے۔

زوہیب نے ہسپتال کا نام پوچھا اور کال کاٹ دی۔

وہ زائشہ کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے وہ ہسپتال میں ہے زوہیب نے کہا۔

اللہ خیر کرے صاقب اور راشد تم دونوں جاؤ ہسپتال بیٹیاں تو سب کی ایک جیسی ہوتی ہیں۔صنان تم بھی جاؤ دادی جان نے پریشانی سے کہا۔

جی امی جان صاقب صاحب نے کہا اور وہاں سے چلے گئے۔

حاکم بھی غصے میں وہاں سے چلا گیا تھا۔

ابو جان!! غزالہ نے کچھ کہنا چاہا جب خاور صاحب نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا تھا۔

جاؤ غزالہ اور اپنے بچوں سے پوچھو کہ ہر ایک چیز میسر ہونے کے باوجود ان دونوں نے کیوں غلط راستہ اپنایا؟ جب اس سوال کا جواب مل جائے تو مجھے بتا دینا دادا جان نے کہا اور وہاں سے چلے گئے۔

غزالہ بھی ماہا اور زوہیب کو لے کر وہاں سے چلی گی تھی۔

🖤🖤🖤🖤

غزالہ ماہا اور زوہیب کو اپنے کمرے میں لے آئی تھی لیکن حاکم پہلے سے وہاں موجود تھا۔

بیٹا تم؟ غزالہ نے حاکم کو دیکھا تو پریشانی سے پوچھا۔

شاباشی دینے آیا ہوں آپ کے دونوں بچوں کو بہت اچھا کام کیا ہے آپ کے بچوں نے ایک نے اپنی کزن کی جان لینے کی کوشش کی اور دوسرے نے ناجائز تعلقات بنائے مجھے

تو شرم آرہی ہے ان دونوں کو اپنے بہن بھائی کہتے ہوئے کتنی بار میں نے آپ کو روکا تھا موم کہ ان دونوں کو اتنی ڈھیل نا دیں لیکن آپ میری سنتی کہاں تھیں اب دیکھیں کیا نتیجہ نکلا کتنی باتیں سنا رہی تھی نا آپ صنان کو اُس نے تو پھر بھی نکاح کیا لیکن آپ کے بیٹے نے کیا کیا؟

اور اب اس کی وجہ سے اُس لڑکی کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ میں نے تم دونوں کے بارے میں سوچ لیا ہے کہ اب مجھے کیا کرنا ہے اور کیسے تم دونوں کو سیدھا کرنا ہے۔

حاکم نے غصے سے کہا اور جیسے آیا تھا ویسے ہی کمرے سے نکل گیا۔

پیچھے غزالہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔

کیا کر دیا تم دونوں نے کہی مجھے منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔

غزالہ نے غصے سے کہا لیکن ماہا اور زوہیب کی شکل دیکھ کر لگ تو نہیں رہا تھا کہ وہ دونوں شرمندہ ہیں۔

صاقب صاحب، راشد اور صنان کے ساتھ ہسپتال پہنچے تو ڈاکٹر نے بتایا کہ ایکسیڈنٹ بہت برا ہوا تھا ڈرائیور بچ نہیں سکا لیکن زائشہ نے اپنے بچے کو بھی کھو دیا اور چلنے پھرنے سے بھی محروم ہو گئی تھی۔

ڈاکٹر نے کہا تھا اگر اللہ نے چاہا تو وہ دوبارہ اپنے قدموں پر چل سکتی ہیں لیکن ابھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔

کیا ہم پیشنٹ کو مل سکتے ہیں؟ راشد صاحب نے پوچھا۔

جی بلکل اُن کو ہوش آگیا ہے۔

آپ مل سکتے ہیں ڈاکٹر نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

جاؤ صنان تم مل لو اُس سے صاقب صاحب نے صنان کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

صنان بنا کچھ کہے وہاں سے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔

جب وہ اندر داخل ہوا تو زائشہ چھت کو گھور رہی تھی۔

صنان کو دیکھتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن صنان نے منع کر دیا تھا۔

تم گھر سے کیوں باہر نکلی؟ صنان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

زائشہ خاموش رہی تھی۔ کیونکہ اس کے پاس صنان کے سوال کا جواب نہیں تھا۔

جانتی بھی ہو آج تم نے کیا کچھ کھویا ہے؟

تم نے اپنا بچہ کھو دیا۔ تم اب کبھی اپنے قدموں پر کھڑی نہیں ہو سکتی۔ اور یہ سب کچھ تمھاری غلطی کی وجہ سے ہوا ہے۔

اور اب مجھے لگتا ہے تمہیں واپس چلے جانا چاہیے وہی تمھاری اصل جگہ ہے صنان نے سنجیدگی سے زائشہ کو دیکھتے کہا۔

میں اب واپس نہیں جا سکتی ڈیڈ کے وکیل کی کال آئی تھی کچھ سال پہلے ڈیڈ نے قرضہ لیا تھا۔ اور ڈیڈ نے وہ قرضہ واپس نہیں کیا تو اُن لوگوں نے ڈیڈ کی پراپرٹی پر قبضہ کر لیا ہے اب میرے پاس ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے۔ زائشہ نے بھاری لہجے میں کہا۔

یہ تو بہت برا ہوا۔ لیکن اس معاملے میں میں تمھاری مدد نہیں کر سکتا۔

جب تک یہاں ہو تمھارا پورا خیال رکھا جائے گا۔ اور اب میں سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتا ہوں تو زائشہ خلیل میں تمہیں اپنے پورے ہوش حواس میں طلاق دیتا ہوں۔

طلاق دیتا ہوں۔

طلاق دیتا ہوں۔

صنان نے تین بار کہا۔

زائشہ آنکھیں پھاڑے صنان کو دیکھ رہی تھی۔

تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے صنان تم مجھے اس حالت میں کیسے چھوڑ سکتے ہو زائشہ نے روتے ہوئے کہا۔

میں نے تمھارے ساتھ کچھ نہیں کیا جو کچھ کیا تم نے اپنے ساتھ کیا۔ اور اب سوچو بیٹھ کر جو کچھ تمھارے ساتھ ہوا ایسا کون سا گناہ تم نے کیا تھا جس کی سزا تمہیں ملی ہے اور آج کے بعد میرا تمھارے ساتھ کوئی رشتہ نہیں ہے نکاح کے بعد میں نے تمہیں ہاتھ بھی نہیں لگایا تو عدت نہیں بنتی تو تم کسی دوسرے سے شادی کر سکتی ہو ویسے تمہیں تو ان چیزوں سے فرق نہیں پڑتا لیکن بتانا میرا فرض تھا۔

آج ہماری آخری ملاقات تھی اللہ حافظ

صنان نے سنجیدگی سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

پیچھے زائشہ کا چہرہ آنسوؤں سے بتر ہو چکا تھا۔ زائشہ کے دماغ میں صنان کی بات گھوم رہی تھی۔ اس نے اپنے باپ کو بھی تو سیڑھیوں سے دھکا دیا تھا۔ اور جس جائیداد کے لیے اس نے سب کچھ کیا تھا وہ بھی اس کے ہاتھ نہیں آئی تھی۔

صنان کے جانے کے بعد زائشہ اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔

حاکم اپنے کمرے میں آ گیا تھا۔ درد سے اس کا سر پھٹ رہا تھا۔

یار پلیز اسے خاموش کرواؤ میرے سر میں درد ہو رہا ہے حاکم نے روتے ہوئی گڑیا کو دیکھتے دعا کو کہا۔

حاکم میں کب سے کوشش کر رہی ہوں لیکن وہ چپ نہیں کر رہی پتہ نہیں اسے کیا ہوا ہے دعا نے پریشانی سے کہا۔

حاکم گڑیا کے پاس آیا اور اسے گود میں اٹھایا جو باپ کی گود میں آتے ہی خاموش ہو گئی تھی۔

دعا نے گڑیا کو خاموش حاکم کی گود میں دیکھا تو اس کی آنکھوں میں پانی آ گیا۔

حاکم نے حیرانگی سے دعا کو دیکھا تھا۔

دعا یہ ہماری بیٹی ہے یار تم اس سے تو اب جیلس نہیں ہو سکتی حاکم کو لگا شاید دعا کو پسند نہیں آیا کہ وہ گڑیا کو اٹھائے کھڑا ہے۔

میں کیوں جیلس ہوں گی اور وہ بھی اپنی بیٹی سے میں تو ڈر گئی تھی کہی میں نے کچھ غلط نا کر دیا ہو شاید اس وجہ سے گڑیا رہی ہے۔ اور آپ کے پاس جاتے ہی خاموش ہو گئی دعا نے حاکم کے سامنے کھڑے ہوتے کہا۔ اور نا چاہتے ہوئے بھی حاکم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی اب اسے بات سمجھ میں آئی تھی۔

اگر گڑیا رو رہی تھی تو ضروری نہیں ہے کہ تم سے ہی کوئی غلطی ہوئی ہو اور اگر ماں بھی بچوں کے ساتھ رونے بیٹھ جائے گی تو بچوں کا کیا ہو گا؟ حاکم نے دعا کے پاس آتے اس کے آنسوؤں کو صاف کرتے کہا۔

دعا ابھی بھی کھڑی سوسو کر رہی تھی۔

حاکم نے بازو سے پکڑ کر دعا کو اپنے قریب کیا اور اپنے سینے سے لگایا۔

حاکم کیا آپ پریشان ہیں؟ دعا نے سر اٹھائے حاکم کو دیکھتے پوچھا،

نہیں میں کیوں پریشان ہونے لگا بس میری بہن نے اپنی کزن کی جان لینے کی کوشش کی اور میرا بھائی لڑکیوں کی زندگیاں خراب کر رہا ہے یہ تو بس چھوٹی سی بات ہے اس پر بھلا پریشان کیسے ہو سکتے ہیں۔

حاکم نے دعا کے چہرے کی طرف دیکھتے عام سے لہجے میں کہا۔

لیکن دعا کو یہ طنز ہی لگا تھا اور وہ طنز ہی کر رہا تھا۔

آپ کی یہ عادت مجھے سخت ناپسند ہے جو محلے کی آنٹیوں کی طرح طنز کرتے ہیں دعا نے گھورتے ہوئے کہا۔

بیگم صاحبہ کبھی اپنی عقل کا بھی استعمال کر لیا کریں۔ حاکم نے دعا کو دیکھتے کہا۔

میں نے تو بس یہی کہنا تھا آپ پریشان مت ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اور آپ کی بہن اور بھائی نے جو کچھ بھی کیا اُس میں آپ کی غلطی تو نہیں تھی نا دعا نے سنجیدگی سے کہا۔

تم جانتی ہو دعا آج مجھے لگ رہا تھا کہ میں نانا جان اور اپنے ماموں سے نظریں نہیں ملا سکتا۔ حاکم نے کھوکھلی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

لیکن حاکم آپ کیوں شرمندہ ہو رہے ہیں؟ دعا نے نا سمجھی سے پوچھا۔

کیونکہ وہ میرے بہن بھائی ہیں اور میں اُن دونوں کا بڑا بھائی ہوں۔ تم نہیں سمجھو گی۔ خیر چھوڑو میں نے سوچ لیا ہے کہ ان دونوں کو سیدھا کیسے کرنا ہے۔ لیکن ابھی میں ہسپتال جا رہا ہوں وہاں موجود لڑکی میری بھائی کی وجہ سے ہے۔ حاکم نے گڑیا کو دعا کے حوالے کرتے کہا۔

آپ وہاں جا کر کیا کریں گئے حاکم؟ دعا نے جلدی سے پوچھا۔

دعا میں نے کہا نا کہ میں نے سوچ لیا ہے زوہیب کا کیا کرنا ہے اس لیے مجھے ہسپتال جانا ہو گا۔ اور فکر مت کرو تم میری زندگی میں آئی پہلی اور آخری لڑکی ہو اس کے بعد کوئی

نہیں آئے گی حاکم نے دعا کے پاس آتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا اور جھک کر ہلکا سا دعا کے لبوں کو چھوا اور اور پیچھے ہٹ گیا۔

چلتا ہوں حاکم نے کہا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔ دعا تو بے یقینی کے عالم میں وہاں کھڑی تھی۔ اسے امید نہیں تھی کہ حاکم ایسا کچھ کرے گا۔

حاکم نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنے رشتے کو دوسرا موقع ضرور دے گا۔

اور کچھ اسے دادا جان نے بھی سمجھایا تھا کہ ضروری نہیں ہر عورت بے وفا ہو اور ایسا نا ہو اپنی پہلی بیوی کے دیے گئے دھوکے کی وجہ سے حاکم اُس لڑکی کو بھی کھو دے جو دل و جان سے اُس پر فدا ہے۔

اور اسی لیے حاکم کا رویہ اور لہجہ بھی تبدل ہو گیا تھا اور اسے سمجھ آگئی تھی زندگی بہت حسین ہے اگر آپ کو وہ ہمسفر مل جائے جو آپ کی قدر کرتا ہے آپ سے محبت کرتا ہے۔

حاکم زائشہ کو ہسپتال سے اپنے پرانے گھر لے گیا تھا۔اس نے زائشہ سے کچھ نہیں پوچھا تھا۔اور ناہی زائشہ نے کچھ کہا کیونکہ صنان کے جانے کے بعد وہ بلکل ہی خاموش سی ہو گئی تھی۔

اب اسے احساس ہوا تھا کہ اس نے اپنے باپ کی جان لی تھی تو وہ کیسے خوش رہ سکتی تھی یہ سب اسے اسی کی سزا ملی ہے۔

زائشہ کو اپنے پرانے گھر چھوڑنے کے بعد

حاکم گھر واپس آیا تو ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

حاکم سیدھا داداجان کے کمرے کی طرف گیا تھا۔لیکن راستے میں اسے صنان نظر آ گیا تھا۔

صنان میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں حاکم صنان کو دیکھتے کہا۔

ہاں کہو کیا کہنا ہے؟صنان نے پوچھا۔

میں ماما اور زوہیب کی طرف سے معافی مانگنا چاہتا ہوں حاکم نے کہا تو صنان نے اسے حیرانگی سے دیکھا تھا۔

آج تو یہ کہہ دیا ہے حاکم آئندہ مت کہنا۔ ٹھیک ہے؟ صنان نے اسے گلے لگاتے کہا۔

لیکن صنان!!! حاکم نے کچھ کہنا چاہا تو صنان نے اسے روک دیا تھا۔

یار میں نے کہا نا چھوڑو اس بات کو اور اگر تم نے یہی بات کرنی ہے تو میں یہاں سے جا رہا ہوں صنان نے کہا۔

نہیں میں نانا جان سے بات کرنے والا ہوں تم بھی آجاؤ اور تم نے کیا زائشہ کو طلاق دے دی؟ حاکم نے پوچھا۔

تمہیں ڈیڈ نے بتایا؟ صنان نے گہرا سانس لیتے پوچھا۔

ہاں ویسے یہ تمھارا ذاتی معاملہ ہے لیکن پھر بھی پوچھوں گا تم نے یہ فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا ہے نا؟ حاکم نے صنان کو دیکھتے پوچھا۔

حاکم تم بھی جانتے ہو کہ میں نے یہ نکاح صرف انکل کے لیے کیا تھا بس اور اب سب ختم ہو گیا ہے۔ صنان نے سنجیدگی سے کہا۔

چلو ٹھیک ہے اندر چلو مجھے بات کرنی ہے حاکم نے کہا اور پھر دونوں دادا جان کے کمرے کی طرف چلے گئے۔

آؤ بیٹا کیا ہوا؟ سب خیریت ہے؟ دادا جان نے صنان اور حاکم کو دیکھتے پوچھا۔

نانا جان مجھے آپ سے بات کرنی ہے بلکہ سب سے کرنی ہے لیکن پہلے سب لوگ آجائیں حاکم نے سنجیدگی سے کہا۔

ٹھیک ہے بیٹا جاؤ سب کو بلا کر لاؤ دادا جان نے ملازم سے کہا۔

وہ لڑکی اب کیسی ہے؟ دادا جان نے حاکم سے پوچھا کیونکہ وہ بتا کر گیا تھا کہ ہسپتال جا رہا ہے۔

نانا جان اب وہ ٹھیک ہے اُسے میں گھر چھوڑ کر آیا ہوں۔ حاکم نے کہا۔

پتہ نہیں ہمارے گھر کو کیا ہو گا ہے سب کچھ ٹھیک تھا لیکن کچھ دنوں سے سب کچھ عجیب ہو گیا ہے اب سب لوگ اپنے کمروں میں قید رہتے ہیں۔

کوئی باہر نہیں آتا نا کوئی ہنسی نا کوئی مزاح دادا جان نے گہرا سانس لیتے کہا۔

نانا جان آپ فکر مت کریں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ حاکم نے دادا جان کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

ان شاء اللہ بیٹا دادا جان نے حاکم کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا۔

سب لوگ آ گئے تھے۔

غزالہ نے بہت سوچا تھا اور اُسی یہی لگا تھا کہ معافی مانگ لینی چاہیے اس سے پہلے خاور صاحب ان کو بچوں سمیت گھر سے باہر نکال دیں۔

ابو جان مجھے آپ سے معافی مانگنی تھی۔

میرے بچوں کو معاف کر دیں اُن سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے غزالہ نے اپنے باپ کے سامنے گڑ گڑاتے ہوئے کہا۔

بس غزالہ بہت ہو گیا۔ کتنی بار تم معافی مانگو گی؟

تمھارے دونوں بچوں نے جانتی بھی ہو کیا کیا ہے؟ ایک نے عدن کی جان لینے کی کوشش کی اور دوسرے کا مجھے بتانے کی ضرورت بھی نہیں ہے مجھے تو اسے اپنا نواسا کہتے ہوئے بھی شرم آ رہی ہے۔

یہ تربیت کی ہے تم نے اپنے بچوں کی؟ دادا جان نے غصے سے کہا۔

حاکم تم بتاؤ کیا کہنا چاہتے تھے ؟ اور جب تک ان کو احساس نہیں ہو گا یہ لوگ نہیں سدھر سکتے دادا جان نے حاکم کو دیکھتے کہا۔

نانا جان میں بہت شرمندہ ہوں مجھے ان دونوں سے اس بات کی امید نہیں تھی لیکن آپ بھی ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ جب تک ان کو احساس نہیں ہو گا یہ لوگ نہیں سدھر سکتے اور مجھے لگتا ہے زائشہ کا نکاح زوہیب کے ساتھ کر دینا چاہیے۔ اور یہ خود جاب کرے گا۔ اپنی بیوی کو پالے گا۔

اور جہاں تک بات ہے موم اور ماہا کی تو وہ اپنے پرانے گھر رہے گئے زوہیب اور زائشہ کے ساتھ میں موم اور ماہا کا مناسب خرچہ بھیج دوں گا باقی سب زوہیب دیکھے گا۔ تو اسے احساس ہو گا۔ اور پھر ان دونوں کو پتہ چلے گا اصل زندگی کیا ہے۔ حاکم نے سنجید گی سے کہا۔

بھائی آپ ہمارے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں اور میں سب کو کیسے سنبھالوں گا؟اور مجھے زائشہ سے شادی نہیں کرنی اب تو وہ اپنے قدموں پر چل بھی نہیں سکتی اور نا ہی اس کے پاس اب کوئی جائیداد ہے۔

زوہیب جو حاکم کی بات سن رہا تھا جلدی سے حاکم کے سامنے آتے بولا۔غزالہ کو یہ ساری بات راشد صاحب سے پتہ چلی تھی جب وہ دادا جان کو ساری صورتحال کا بتا رہا تھا تو غزالہ نے آکر زوہیب کو بتایا تھا۔

حاکم نے غصے سے زوہیب کو دیکھا اور ایک زوردار تھپڑ اسے دے مارا تھا۔

بکواس بند کرو اپنی اور یہ سزا ہے تمھاری شکر کرو تمہیں رہنے کے لیے گھر مل رہا ہے ورنہ جو حرکتیں تم دونوں نے کی ہے میں تو اُس کے بعد تم دونوں کی شکلیں بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

اور خبردار اگر تم نے اب کسی بھی بات سے انکار کیا اپنا سامان پیک کرو اور یہاں سے جانے کی تیاری کرو حاکم نے زوہیب اور ماہا کو دیکھتے کہا۔غزالہ تو خاموش کھڑی تھی جو کچھ اس کے دونوں بچوں نے کیا ہے اُس کے بعد تو اس کا خاموش رہنا بنتا تھا۔

معافی مانگنے کی اس نے کوشش کی لیکن اب بات بہت آگے بڑھ چکی تھی۔

اور زائشہ کو میں اپنے گھر چھوڑ آیا ہوں تم لوگ بھی اپنا سامان پیک کرو ہم لوگ ابھی نکل رہے ہیں۔

حاکم نے کہا اور دادا جان کی طرف رخ موڑے کھڑا ہو گیا۔

نانا جان کمپنی والے مجھے دو سال کے لیے باہر بھیج رہے ہیں اور میں کل کچھ تک دعا اور گڑیا کو اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہوں آپ لوگوں کو کوئی مسئلہ تو نہیں ہے؟ حاکم نے دادا جان کو دیکھتے پوچھا۔

نہیں بیٹا بلکہ یہ تو اچھی بات ہے خیر سے جاؤ۔ دادا جان نے کہا تو حاکم ایک نظر اپنی ماں پر ڈال کر وہاں سے چلا گیا۔

آہستہ آہستہ سب لوگ وہاں سے چلے گئے تھے۔

موم بھائی یہ کیا کہہ کر گئے ہیں؟ ہم کیسے تھوڑے سے پیسوں پر گزارا کریں گئے؟ ماہا نے اپنی ماں کو دیکھتے پوچھا۔

یہ سب تم لوگوں کی وجہ سے ہوا ہے اور معذور لڑکی میری بہو بنے گی۔ معذور ہونے کے ساتھ کنگال بھی ہے غزالہ نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اس کی باتوں سے تو یہی لگ رہا تھا کہ اسے ابھی بھی عقل نہیں آئی ہے۔

ہم لوگ کہاں جا رہے ہیں حاکم؟ دعا کو جب سے پتہ چلا تھا کہ وہ لوگ کل جا رہے ہیں اس نے فوراً حاکم سے پوچھا۔

بتایا تو ہے کہ کمپنی والے بھیج رہے ہیں اور ہمیں جانا ہو گا یا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ تم یہاں رک جاؤ اور میں اکیلا چلا جاؤں

حاکم نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

نہیں نہیں بلکل بھی نہیں میں بھی ساتھ جاؤں گی دعا نے جلدی سے کہا۔

حاکم دعا کے چہرے کو دیکھتے قہقہہ لگائے ہنس پڑا تھا۔

میری معصوم پلیس پٹاخہ بیوی تم ایسا کرو ساری پیکنگ کر لو میں ماما لوگوں کو چھوڑنے جا رہا ہوں واپس آتے صبح ہو جائے گی۔ حاکم نے مسکراتے کہا۔

حاکم آپ زائشہ اور زوہیب کا نکاح کروا کر واپس آئیں گئے؟ دعا نے پوچھا۔

بلکل زائشہ کو اُس کے کیے کی سزا مل چکی ہے اور زوہیب کو بھی ملنی چاہیے۔

حاکم نے کہا تو دعا نے اگلا سوال کیا۔

حاکم اگر زوہیب نے آپ کے جانے کے بعد زائشہ کو چھوڑ دیا تو وہ کہاں جائے گی؟ دعا نے فکر مندی سے پوچھا۔

وہ ایسا کبھی نہیں کرے گا۔ کیونکہ میں حق مہر ہی اتنا لکھواؤں گا کہ وہ کبھی زائشہ کو طلاق نہیں دے گا اور یہ بھی لکھواؤں گا کہ زوہیب کبھی دوسری شادی نہیں کر سکتا۔

حاکم نے ہلکا سا مسکرا کر کہا کیوں وہ اپنے بھائی کو اچھی طرح جانتا تھا۔

اس کا مطلب آپ پہلے سے ہی سب کچھ سوچ چکے تھے؟ دعا نے حیرانگی سے پوچھا۔

بلکل بیوی اب چلو جلدی سے پیکنگ کر لو حاکم نے مسکرا کر کہا اور گڑیا کو پیار کرنے کے بعد وہاں سے چلا گیا۔

حاکم بیٹا ہم کیسے گزارا کریں گئے تم ہمیں چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہو؟

غزالہ نے حاکم کو دیکھتے پریشانی سے پوچھا جو کمرے کے باہر کھڑا ان کا انتظار کر رہا تھا۔

اتنے میں دادا جان اور باقی سب بڑے بھی وہاں آ گئے تھے۔

ابو جان اگر غزالہ یہاں رہنا چاہتی ہے تو رہ سکتی ہے۔ عرفان نے دادا جان کو سرگوشی نما انداز میں کہا۔

حاکم نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے بیٹا اگر میں ان کو یہی روک لوں تو یہ لوگ کبھی نہیں سدھریں گئے اس وقت ان کا جانا ضروری ہے دادا جان نے کہا تو عرفان خاموش ہو گیا تھا۔

زوہیب ہے ناوہ آپ سب کو سنبھالے گا اور اب وہ چھوٹا بچہ تو بلکل بھی نہیں رہا اور میں نے کب کہا کہ میں بلکل ہی آپ لوگوں سے منہ پھیر لوں گا؟ مجھے احساس ہے آپ لوگوں کا فکر مت کریں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ حاکم کہتے ہی سیدھا کھڑا ہو گیا۔

دھیان سے جانا دادا جان نے آگے بڑھ کر غزالہ کے سر پر پیار دیتے کہا۔

ابو جان میں آپ سب سے معافی مانگنا چاہتی ہوں بلکہ آپ سب سے اپنے بچوں کی طرف سے بھی معافی مانگنا چاہتی ہوں۔امی جان آپ بھی اب میری طرف سے اپنا دل صاف کر لیں اب میں کبھی آپ کو تنگ نہیں کروں گی غزالہ نے دادی جان کے پاس جاتے کہا۔

تو اپنے بچوں کی طرف سے معافی مانگ رہی لیکن مجھے وہ کہی نظر نہیں آرہے اور اُن کی شکلیں دیکھ کر لگ بھی نہیں رہا کہ وہ دونوں شرمندہ ہیں۔دادی جان نے کہا تو غزالہ نے نظریں جھکا لیں تھیں۔

غزالہ کوئی بھی تم سے ناراض نہیں ہے تم پریشان مت ہو راحیلہ نے آگے بڑھتے کہا۔

غزالہ نے اثبات میں سر ہلایا سب لوگوں کو ملنے کے بعد وہاں سے چلی گئی تھی۔

ماہا اور زوہیب باہر ہی تھے حاکم نے ان دونوں کو کچھ نہیں کہا تھا۔

تم پھر سے جا رہی ہو؟ عمیر نے دعا کو اکیلی کھڑی دیکھا تو اس کے پاس آگیا۔

ہاں حاکم جا رہے ہیں تو میں انکو اکیلا تو جانے نہیں دے سکتی دعا نے کہا تو عمیر ہنس پڑا۔

تمہیں ڈر ہے کہی وہ بھی.... عمیر نے بات کو ادھوری چھوڑتے کہا۔

وہ زوہیب جیسے نہیں ہیں دعا نے یقین سے کہا۔

تمہیں اتنا یقین ہے اپنے شوہر پر؟ عمیر نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

بلکل ہے اور کیا نہیں ہونا چاہیے؟ دعا نے الٹا سوال کیا۔

بلکل ہونا چاہیے بھئی عمیر نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

کچھ دن تو رک جاؤ پھر چلے جانا پھر پتہ نہیں تم لوگ کب واپس آؤ گی عمیر نے کہا تو دعا نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

تم مجھے مس کرو گئے؟ دعا نے پوچھا تو عمیر نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

میں گڑیا کی وجہ سے کہہ رہا ہوں لڑکی تم اُسے میرے حوالے کر کے خود کام میں لگ جاتی تھی تو مجھے اُس کی عادت ہو گئی ہے۔ عمیر نے کہا تو دعا ہنسنے لگی تھی۔

فکر مت کرو روزانہ تمھاری شکل میں اُسے دیکھا دوں گی۔ دعا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مہربانی آپ کی عمیر نے کہا تو دعاہنس پڑی تھی۔ عمیر کو اتنا تو یقین ہو گیا تھا کہ دعا خوش ہے اور اس کے لیے یہی کافی تھا کہ اس کی دوست اب خوش ہے۔

دونوں ارد گرد کی باتیں کرنے لگے تھے۔

♥♥ ♥♥ ♥♥♥♥ ♥♥ ♥♥

حاکم لوگوں کو گھر پہنچتے صبح کا وقت ہو گیا تھا۔

ماہا تو آتے ہی اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی۔

حاکم نے کچھ دیر آرام کیا اور اُس کے بعد مولوی صاحب کو لے آیا تھا۔

حاکم اتنی بھی کیا جلدی ہے؟ غزالہ نے مولوی صاحب کو دیکھتے پوچھا۔

موم زوہیب کو بلا کر لائیں پھر مجھے نکلنا بھی ہے میری رات کی فلائیٹ ہے حاکم نے سنجیدگی سے کہا۔

بھائی مجھے یہ نکاح نہیں کرنا اس سے پہلے غزالہ کوئی جواب دیتی زوہیب نے وہاں پر آتے حاکم کو دیکھتے کہا۔

ٹھیک ہے تو اپنا سامان پیک کرو اور جاؤ یہاں سے میں بھی دیکھتا ہوں کب تمھارے دوست تمہیں اپنے پاس رکھتے ہیں اور کتنی دیر تمہیں پالتے ہیں۔ حاکم نے سرد لہجے میں کہا۔

بھائی آپ غلط کر رہے ہیں زوہیب نے غصے سے کہا۔

کاش یہ غلط میں نے پہلے کیا ہوتا تو آج تم بھی ایک اچھے لڑکے ہوتے اب چلو اندر مولوی صاحب انتظار کر رہے ہیں حاکم کہہ کر اندر چلا گیا۔ زائشہ اندر کمرے میں ہی تھی۔

جو بلکل ہی خاموش اور کافی کمزور بھی ہو گئی تھی۔

مولوی صاحب نکاح شروع کریں حاکم نے زوہیب کے آتے ہی کہا۔

زوہیب جانتا تھا کہ کوئی بھی اس کا دوست اسے اپنے پاس نہیں رکھے گا اور اگر وہ گھر سے چلا بھی جاتا ہے تو کہاں جائے گا۔

نکاح کے بعد حاکم نے غزالہ کو بتایا کہ اس نے زوہیب کے لیے ایک دو جگہ نوکری کی بات کی ہے اور اُسے انٹرویو کے لیے بھیج دینا۔ یہ کہتے ہی وہ اپنی ماں سے ملنے کے بعد وہاں سے نکل گیا تھا۔ غزالہ کھڑی وہی دروازے کو دیکھ رہی تھی۔

زوہیب جانتا تھا کہ کیوں حاکم نے حق مہر میں ایسی شرائط رکھی تا کہ یہ کبھی زائشہ کو چھوڑ نا سکے اور نا کبھی دوسری شادی کر سکے۔زوہیب غصے میں کمرے میں آیا تھا۔

اگر تمھارا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا تو مر جاتی کیا فائدہ ایسی زندگی کا زوہیب نے غصے سے زائشہ کو دیکھتے کہا۔

جس نے بے بسی سے زوہیب کو دیکھا تھا۔

یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے تم زمہ دار ہو اس سب کے اور میں کہتی ہوں تمھارے ساتھ بلکل ٹھیک کیا ہے تمھارے بھائی نے زائشہ نے بھی چلاتے ہوئے کہا۔

اپنی بکواس بند کرو ورنہ تمھاری جان لے لوں گا۔

زوہیب نے زائشہ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

اگر تم نے مجھے ہاتھ بھی لگایا نا زوہیب تو پھر دیکھنا میں کیا کرتی میں سیدھا پولیس سٹیشن جاؤں گی اور پھر تم بھی جانتے ہو کیا ہو گا زائشہ نے اسے دھمکی دیتے کہا جو کام بھی آئی تھی۔

زوہیب نے اپنے قدم وہی روک لیے تھے۔ تمہیں تو میں بعد میں دیکھ لوں گا۔زوہیب نے غصے سے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

پیچھے زائشہ اسی سوچ میں غرق ہو گئی تھی کیا وہ اس انسان کے ساتھ ساری زندگی گزار لے گی؟ لیکن یہاں رہنے کے علاوہ اس کے پاس کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں تھا۔

قسمت بھی کیا چیز ہے زائشہ نے کھو کھلی ہنسی ہنستے ہوئے خود سے کہا اور اپنی ہاتھ کی لکیروں کو دیکھنے لگی۔

کیا ہم لوگ بات کر سکتے ہیں؟ صنان نے نوال کے سامنے آتے پوچھا۔

نہیں نوال نے جواب دیا اور وہاں سے جانے لگی۔

پلیز صنان نے بے بسی سے کہا۔

نوال نے رک کر صنان کو دیکھا تھا۔

مجھے بتادو مجھے تم سے کیسے معافی مانگنی چاہیے ؟صنان نے کہاتو نوال نے اسے غصے سے دیکھا تھا۔

یہ بھی میں بتاؤں ؟اور تمہیں یقین ہے کہ میں تمہیں معاف کر دوں گی ؟نوال نے پوچھا توصنان اس کے قریب آیا۔

بلکل مجھے پورا یقین ہے کہ تم مجھے معاف کر دو گی۔

میں جانتا ہوں مجھے تم سے کوئی بات چھپانی نہیں چاہیے تھی لیکن میں ڈر رہا تھا کہ پتہ نہیں تم برداشت کر بھی پاؤں گی یا نہیں اس لیے نہیں بتایا۔

صنان نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے کہا۔

تمھاری وجہ سے مجھے ویسے بھی بہت تکلیف پہنچی ہے صنان نوال نے صنان کو دیکھتے کہا۔

جانتا ہوں میں جانتا ہوں میری وجہ سے تم بہت تکلیف میں رہی ہو لیکن یقین کرو میں تمہیں کبھی بھی تکلیف پہنچانا نہیں چاہتا تھا۔اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اب سے کوئی بھی بات تم سے نہیں چھپاؤں گا پکا وعدہ صنان نے بچوں کی طرح چہرہ بناتے کہا۔

نوال جو سنجیدہ سی کھڑی تھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

پکا؟نوال نے پوچھا۔

پکا یار پلیز مجھے معاف کر دو میں پوری کوشش کروں گا کہ آئندہ تمہیں ہر قسم کی تکلیف سے دور رکھوں بس ایک بار معاف کر دو۔صنان نے بے بسی سے کہا۔

ٹھیک ہے میں نے تمہیں معاف کیا کیونکہ مجھے تمہاری غلطی بھی زیادہ نہیں لگی تھی۔اس لیے تمہیں معاف کر رہی ہوں ورنہ کبھی نا کرتی اور سچائی تو اب سب کے سامنے آگئی ہے تو میں نے تمہیں معاف کیا۔نوال کہتے ہی صنان کے گلے لگ گئی۔

صنان نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔

یہ تو مجھے کرنا چاہیے تھا۔صنان نے نوال کے کان کے پاس جھک کر کہا۔

میں تم سے محبت کرتی ہوں صنان اور اپنے شوہر سے محبت کرنا گناہ نہیں ہے جب اُس لڑکی نے کہا کہ وہ تمھارا بچے کی ماں بننے والی ہے تو میں بلکل بھی برداشت نہیں کرپائی تھی۔سچ کہو تو مجھے لگا میں نے تمہیں کھو دیا ہے۔نوال نے صنان کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ایم ریلی سوری نوال میری حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی۔صنان نے نوال کے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا۔

اہم اہم عمیر نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے کہا۔

تم نے ابھی آنا تھا؟صنان نے عمیر کو دیکھتے گھور کر کہا۔

جی بھائی حاکم بھائی آ گئے ہی اور وہ لوگ جارہے ہیں تو دادا جان آپ دونوں کو بلا رہے ہیں۔

عمیر نے مسکراہٹ دباتے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

یہ اتنی جلدی جارہا ہے۔صنان نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دونوں وہاں سے چلے گئے۔

URDUNovelians

دعا اور حاکم دونوں جانے کے لیے تیار کھڑے تھے۔تم اتنی جلدی جارہے ہو؟ابھی تمھاری فلائٹ میں ٹائم ہے نا؟صنان نے حاکم کو دیکھتے پوچھا۔جس کے چہرے پر تھکاوٹ عیاں تھی۔

ہاں یار مجھے کچھ کام بھی کرنے ہیں اس لیے جلدی نکل رہا ہوں۔ حاکم نے صنان سے ملتے کہا۔ دعا نوال سے ملی تھی۔ صنان اور نوال دونوں کو ساتھ دیکھ کر اسے اتنا تو معلوم ہو گیا تھا کہ ان دونوں میں سب ٹھیک ہو گیا ہے۔

بیٹا جی کچھ دنوں بعد تمھارے بھائیوں کا نکاح ہے اور تم جا رہے ہو۔ دادی جان نے حاکم کو دیکھتے ناراضگی سے کہا کیونکہ وہ اس حق میں نہیں تھیں کہ حاکم اور دعا کہی جائیں۔

ارے نانی جان آپ پریشان کیوں ہو رہی ہیں میں ابھی دونوں کو مبارک باد دے دیتا ہوں ویسے نکاح کس کس کا ہے؟ حاکم نے رک کر دادا جان کو دیکھتے پوچھا سب لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔

بیٹا جی یہ تو ابو یا امی کو ہی معلوم ہے ابھی تو ہمیں بھی معلوم نہیں ہے صاقب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہیزام کا عدن کے ساتھ اور ریحان کا ماریہ کے ساتھ اس جمعے کو نکاح ہے۔ دادا جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ارے واہ مبارک ہو تم دونوں کو حاکم نے پہلے ہیزام پھر ریحان کے گلے لگتے کہا۔

ہمارا جانا ضروری ہے ورنہ ہم رک جاتے لیکن جب بھی ہم واپس آئے تم دونوں سے ٹریڈ لیں گئے۔ حاکم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیونکہ نہیں ہمیں تمھاری واپسی کا انتظار رہے گا اور وہاں پہنچ کر کال کر کے بتا دینا۔

ہیزام نے حاکم کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے دادا جان ہم لوگ نکلتے ہیں اور ماموں جان آپ میں سے کوئی بھی ابھی موم سے بات نہیں کرے گا نا اُن کو یہاں آنے کا کہے گا۔ یہ اُن کے لیے ساتھ ماہا اور زوہیب کی بھلائی کے لیے ضروری ہے۔ حاکم نے جانے سے پہلے کہا۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو بیٹا تم پریشان مت ہو دھیان سے جاؤ صاقب صاحب نے مسکرا کر کہا تو حاکم اور دعا وہاں سے چلے گئے پیچھے دادی جان پڑھ پڑھ کر پھونک رہی تھیں۔

ابو جان اس جمعے کو نکاح کچھ جلدی نہیں ہے؟ راشد صاحب نے حاکم کے جاتے ہی پوچھا۔

بیٹا جی دونوں کا نکاح کرنا تو ہے اور گھر میں ویسے بھی خاموشی چھائی ہوئی ہے اسی بہانے سب پہلے جیسے ہو جائیں گئے مجھے اپنا گھر پہلے جیسا چاہیے ہنستا مسکراتا دادا جان کہتے ہی وہاں کرسی پر بیٹھ گئے۔

تو ہمارے پاس پھر زیادہ وقت نہیں ہے بھابھی کل ہی شاپنگ پر چلتے ہیں سکینہ بیگم نے جلدی سے کہا۔

ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو اور ہاں یہ رول ابتہاج اور صنان پر بھی لاگو ہوا تھا اور اب ریحان اور ہیزام پر بھی ہو گا کہ نکاح سے پہلے وہ اپنی ہونے والی بیویوں کو مل نہیں سکتے راحیلہ بیگم نے مسکراہٹ دباتے کہا۔ماریہ اور عدن ہنس پڑی تھی۔عدن اب ٹھیک تھی ورنہ وہ تو یہی سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی اگر وہ گر جاتی تو کیا ہوتا۔

ہیزام اور ریحان نے صنان اور ابتہاج کی طرف دیکھا جنہوں نے کندھے اچکا دیے تھے۔

چلو بچوں کام پر لگ جاؤ وقت بہت کم ہے دادی جان نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا۔

سب لوگ وہاں سے آہستہ آہستہ چلے گئے تھے۔

اگلا دن سارا تیاریوں میں گزرا تھا۔ سب لوگ بزی تھے۔ عجیب ہے یہاں پر سب جس کا نکاح ہے اُس سے بھی کام کروایا جارہا ہے ہیزام نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

تو منع کر دو عدن نے ہیزام کے سامنے آتے کہا۔

تم کہاں غائب تھ ء؟ ہیزام نے عدن کو دیکھتے ہی بے تابی سے پوچھا۔

میں یہی ہر ہوں میں نے کہاں ہونا ہے۔ عدن نے کندھے اچکاتے کہا۔

میں نے کیا کہا تھا بچوں راحیلہ بیگم نے دونوں کو ساتھ کھڑے دیکھا تو سنجیدگی سے کہا۔

چچی جان میں تو منع کر رہی تھی ہیزام کو لیکن اسے کوئی ضروری بات کرنی تھی عدن نے آنکھیں مٹکاتے کہا۔

ہیزام تو عدن کے جھوٹ پر حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

میں جانتی تھی اسی نے تمہیں روکا ہو گا راحیلہ بیگم نے ہیزام کو گھورتے ہوئے کہا اور عدن کا ہاتھ پکڑے اسے وہاں سے لے گئی تھی۔

جانے سے پہلے عدن نے ہیزام کو آنکھ ماری تھی۔

عجیب ساس ہے اپنے بیٹے کا ساتھ دینے کی بجائے اپنی ہونے والی بہو کا ساتھ دے رہی ہیں خیر تمہیں تو میں دیکھ لوں گا عدن ہیزام نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

مسز اتنے کام کر کے تم تھکتی نہیں ہو کیا؟ رباب کمرے میں کھڑی الماری میں کچھ تلاش کر رہی تھی جب ابتہاج نے پیچھے سے آکر اسے کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کرتے پوچھا۔

ابتہاج مجھے لگتا ہے کہ مجھے تھوڑا آرام کرنا چاہیے رباب نے کہا تو ابتہاج نے پریشانی سے اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا۔

کیا ہوا؟ تمھاری طبیعت ٹھیک ہے؟ ابتہاج نے پریشانی سے پوچھا۔

پتہ نہیں صبح سے مجھے چکر آرہے ہیں اور رباب نے ابتہاج کے کندھے پر ہاتھ رکھتے خود کو گرنے سے بچایا تھا۔

تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ تم اپنا خیال کیوں نہیں رکھتی ابتہاج نے کہا اور رباب کو بیڈ کی طرف لے جانے لگا لیکن راستے میں ہی رباب بے ہوش ہو کر ابتہاج کی بانہوں میں جھول گئی تھی۔

ابتہاج نے جلدی سے رباب کو اپنی بانہوں میں تھاما تھا۔

رباب آنکھیں کھولو ابتہاج نے پریشانی سے رباب کی گال کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

ابتہاج نے اسے بیڈ پر لیٹایا اور ڈاکٹر کو کال کی نوال اور سکینہ بیگم بھی ابتہاج کے بلانے پر کمرے میں آ گئی تھیں۔

ڈاکٹر نے آکر چیک اپ کیا۔ ابتہاج پریشان سا کھڑا تھا۔

کیا ہوا ڈاکٹر سب خیریت ہے؟ یہ فی میل ڈاکٹر نمرہ بیگم کی دوست تھیں اور پاس ہی رہتی تھیں۔

بیٹا پریشانی والی بات نہیں ہے بلکہ خوشخبری ہے تم باپ بننے والے ہو۔ ڈاکٹر نے کہا تو ابتہاج کے ساتھ نوال اور سکینہ بیگم کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آ گئی تھی۔

رباب تو ٹھیک ہے نا؟ ابتہاج نے بے تابی سے پوچھا۔

بلکل وہ ٹھیک ہے کچھ دیر بعد اسے ہوش آجائے گا تمھاری بیوی بہت کمزور ہے اس کا تم لوگوں کو بہت خیال رکھنا ہوگا۔

ڈاکٹر نے سکینہ بیگم اور ابتہاج کو دیکھتے کہا۔

جی ہم آپی کا بہت خیال رکھیں گئے۔نوال نے خوشی سے کہا۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد نوال سکینہ بیگم کے گلے لگی تھی۔

موم میں پھپھو بننے والی ہوں ہائے مجھے کتنا شوق تھا پھپھو اور خالہ بننے کا میں سب کو بتا کر آتی اور دعا کو بھی نوال نے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

خاور صاحب کے گھر جاتے ہی اس نے علان کیا تھا کہ وہ پھپھو بننے والی ہے۔دادی جان تو اُسی وقت سکینہ کے گھر آئی تھیں باقی سب لوگ بھی وہاں آگئے تھے تھوڑی دیر بعد رباب کو بھی ہوش آگیا تھا۔

جو چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ لیے بیٹھی تھی۔

رات کا وقت تھا لیکن سب کو دیکھ کر لگ نہیں رہا تھا کہ رات ہو چکی ہے۔ دادی جان نے رباب کا صدقہ دیا تھا۔ کافی دیر باتیں کرنے کے بعد سب لوگ چلے گئے تھے۔ کیونکہ صبح بچوں کا. نکاح بھج تھا۔

ابتہاج جب کمرے میں آیا تو رباب بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھی تھی۔

ابتہاج چلتا ہوا رباب کے پاس آیا اور اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔

اس نے رباب کا ہاتھ پکڑا اور ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھ دیے۔

رباب کی آنکھ کھل گئی تھی۔ آپ کب آئے ؟ رباب نے ابتہاج کو دیکھتے پوچھا۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے مسز اور آج میں بہت خوش ہوں تھینک یو سوچ رباب ابتہاج نے رباب کے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا۔

جس نے مسکرا کر نظریں جھکا لیں تھیں۔

ابتہاج آپ کو بیٹا چاہیے یا بیٹی ؟ رباب نے ابتہاج کو دیکھتے پوچھا۔

ہم ویسے تو یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے کہ وہ ہمیں بیٹے سے نوازتے یا بیٹی سے لیکن میری خواہش ہے میری پہلی اولاد بیٹی ہو بلکل تمھارے جیسے معصوم ابتہاج نے رباب کے ناک کو چھوتے ہوئے کہا۔

میں بھی چاہتی ہوں ہماری پہلے اولاد بیٹی ہو رباب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اگر اللہ نے چاہا تو بیٹی ہی ہو گی اور اگر بیٹا ہوا تو وہ اپنے باپ پر جائے گا۔ ابتہاج کے مسکراہٹ دباتے کہا۔

آپ کا مطلب وہ بھی کھڑوس ہو گا۔ رباب نے کہا تو ابتہاج ہنس پڑا۔

بلکل وہ بھی میرے جیسا ہو گا اُس کی زندگی میں بھی پھر تمھارے جیسی پری آئے گی۔

ابتہاج نے کہا۔ تو رباب ہنس پڑی۔

دونوں اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں بات کرنے لگے تھے۔ بے شک دونوں ایک دوسرے کے لیے پرفیکٹ تھے۔

اگلے دن ظہر کے بعد ہیزام کا عدن اور ماریہ کا ریحان کے ساتھ نکاح ہو گیا تھا۔

دعا اور حاکم موبائل پر لائیو تھے اور یہ کام عمیر کر رہا تھا۔

عدن اور ماریہ دونوں نے سفید کلر کی میکسی پہنی تھی۔ ہیزام اور ریحان نے سفید شلوار سوٹ پہنا تھا دونوں جوڑیاں بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔

باقی سب لڑکیوں نے سیم ڈریسنگ کی تھی۔ اور لڑکوں نے سفید کُرتے کے ساتھ بلیو جینز پہنی تھی۔

نکاح کے بعد نوال اور زویا ڈھولکی رکھ کر بیٹھ گئی تھیں۔

سکینہ بیگم نے ماریہ اور عدن کو کہا تھا اگر وہ چینج کرنا چاہے تو کر آئے کیونکہ وہ عدن کے چہرے کو دیکھ چکی تھی کہ وہ بھی نوال کے ساتھ بیٹھنا چاہتی تھی لیکن جتنا بھاری سوٹ اس نے پہنا ہے اُس میں تو مشکل ہی تھا۔

جی پھپھو جان عدن نے خوشی سے کہا۔

دونوں اپنے کمروں میں چینج کرنے چلی گئی تھی ماریہ کو صفیہ کمرے میں لے کر گئی تھی۔

ماریہ مجھے معاف کر دو میں سچ میں غلط تھی اور مجھے احساس ہو گیا ہے کہ ریحان اور تم دونوں ایک دوسرے کے لیے بنے ہو میں نے جب آپی کے بچوں کو دیکھا تو شکر ادا کیا کہ میری بیٹی نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے گھر والوں کو شرمندہ ہونا پڑے۔

صفیہ نے ماریہ کے ہاتھوں تو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔

موم آپ معافی نا مانگے اور مجھے پورا یقین تھا کہ آپ کو بہت جلد پتہ چل جائے گا کہ ریحان بہت اچھا انسان ہے۔ماریہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اتنے میں دروازہ ناک ہوا اور ریحان اندر آیا

اوہ سوری میں بعد میں آتا ہوں ریحان نے ماریہ اور صفیہ کو دیکھتے کہا۔

نہیں بیٹا میں بس جا رہی ہوں۔

اگر میری کوئی بات بری لگی ہے تو مجھے معاف کر دینا۔صفیہ نے ریحان کو دیکھتے کہا۔

ارے آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں مجھے آپ کی کوئی بات بری نہیں لگی۔ریحان نے خوشی سے کہا۔

اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے آمین صفیہ نے کہا اور کمرے سے چلی گئی۔

واللہ مسز آج تو آپ بے حد خوبصورت لگ رہی ہیں۔ ریحان نے کمر سے پکڑ کر ماریہ کو خود کے قریب کرتے کہا۔

میں ہمیشہ ہی خوبصورت لگتی ہوں شوہر جی ماریہ نے گردن اکڑا کر کہا۔

یہ بات بھی سچ ہے۔ ریحان نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنی جیب سے ایک خوبصورت لاکٹ نکالا۔

پہنا دوں؟ ریحان نے اجازت لیتے پوچھا۔

ماریہ نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

ریحان چلتا ہوا ماریہ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور اس کے بال آگے کیے ماریہ کا پچھلا گلہ تھوڑا گہرا تھا۔ ریحان نے اسے لاکٹ پہنانے کے بعد وہاں پر اپنے لب رکھ دیے۔

ماریہ ریحان کے لمس پر خود میں سمٹ سی گئی تھی۔

شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے ریحان نے ماریہ کا رخ اپنی طرف کرتے اس کو اپنے سینے سے لگا لیا جس نے گہرا سانس لیتے آنکھیں موند لی تھی۔

ماریہ عقل مند تھی جس نے صحیح فیصلہ لیا۔

ریحان مجھے آپ سے بات کرنی تھی ماریہ نے سر اٹھائے ریحان کو دیکھتے کہا۔

واللہ آپ ؟ ریحان نے حیران ہوتے پوچھا۔

ماریہ نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

اچھا اچھا کہو ریحان نے جلدی سے کہا۔

آپ نے جو گھر بنایا ہے ہم وہاں نہیں رہے گئے میں یہی رہنا چاہتی ہوں سب کے ساتھ ماریہ نے ریحان کو دیکھتے کہا جو مسکرا پڑا تھا۔ جیسی میری بیوی کی مرضی ریحان نے کہا تو ماریہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آ گئی تھی۔

دونوں ایک ساتھ خوش تھے اور آگے بھی ان کی زندگی اچھی گزرنے والی تھی۔

عدن نے چینج کر کے سفید کلر کی کام والی شلوار قمیض پہنی تھی۔ ابھی وہ اپنی زیب بند کر رہی تھی جب ہیزام کمرے میں داخل ہوا۔

ناک کر کے آنا چاہیے عدن نے ہیزام کو دیکھتے گھور کر کہا۔

بیوی کے کمرے میں ناک کر کے کون آتا ہے محترمہ؟ ہیزام چلتا ہوا عدن کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا جو آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔

میں کر دیتا ہوں ہیزام نے عدن کے ہاتھ پیچھے کرتے کہا۔

نہیں میں کر لوں گی عدن نے گھبرا کر کہا۔

لیکن ہیزام نے خود ہی اس کی زیب بند کی تھی۔ ویسے تمھارا تل بہت خوبصورت ہے۔ ہیزام نے جھک کر عدن کے کان کے پاس سر گوشی نما انداز میں کہا۔

عدن نے ہڑبڑا کر اپنا چہرہ ہیزام کی طرف کیا تھا۔

میری منہ دکھائی؟ عدن نے بات کو تبدیل کرتے کہا۔ دوسروں کو خاموش کروانے والی کی آج خود کی بولتی بند ہو رہی ہے حیرت ہے ویسے ہیزام نے میٹھا سا طنز کرتے کہا۔

اگر تم نے منہ دکھائی نہیں دینی تو میں یہاں سے جا رہی ہوں عدن نے کہا اور وہاں سے جانے لگی۔

یار دے رہا ہوں ہیزام نے اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکالی اور اسے کھولا جس میں ایک خوبصورت سی رنگ موجود تھی۔

ہیزام نے عدن کا ہاتھ پکڑا اور پیار سے اس کے ہاتھ میں رنگ پہنائی۔

نکاح مبارک ہو مسز ہیزام

ہیزام نے عدن کے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا۔

تمہیں بھی عدن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ویسے جب تم چھت سے گری تو کیسا محسوس ہوا؟ ہیزام نے مسکراہٹ دباتے پوچھا۔

مجھے تو بلکل بھی ڈر نہیں لگا تھا۔ عدن نے جلدی سے جھوٹ بولتے کہا۔

لیکن میں ڈر گیا تھا۔ بہت زیادہ ڈر گیا تھا تمہیں کھونے کا خیال ہی میرے لیے جان لیوا تھا۔ ہیزام نے سنجیدگی سے کہا۔

عدن ہیزام کو ہی دیکھ رہی تھی۔

ہاں لیکن اب سب ٹھیک ہے اور میں اُس حادثے کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی عدن نے کہا۔

اچھی بات یے بری چیزوں کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہیے اور اب چلو باہر سب انتظار کر رہے ہوں گئے۔

ہیزام نے کہا اور عدن کا ہاتھ پکڑتے اسے وہاں سے لے گیا۔

♥♥♥♥♥

اُف یا اللہ جی میرا آئیر رنگ کہاں چلا گیا۔ نوال نے زمین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اسے ڈھونڈ رہی ہو جان؟

صنان نے نوال کے سامنے آتے اسکا ائیر رنگ اس کے سامنے کرتے پوچھا۔

یہ تمھارے پاس کیسے آیا؟ دو مجھے نوال نے صنان کو دیکھتے کہا وہ کب سے اسے ڈھونڈ رہی تھی۔

ایک شرط پر ملے گا۔ صنان کہتے ہی نوال کا ہاتھ پکڑے اسے وہاں سے لے گیا۔

کہاں لے کر جا رہی ہو؟ عدن بھی آگئی ہے ہمیں ڈانس کرنا ہے نوال نے چیختے ہوئے کہا۔

اندر جاتے صنان نے اس کا ہاتھ چھوڑا اور اسے خود کے قریب کرتے ائیر رنگ پہنانے لگا میں نے دادی جان سے بات کی ہے وہ آج ہماری رخصتی بھی کروا دیں گئی۔ لیکن گفٹ

میں تمہیں آج ہی دینا چاہتا ہوں صنان نے گہری نظروں سے نوال کو دیکھتے کہا۔اس نے جب دادی جان سے بات کی تو وہ یہ جان کر بہت خوش ہوئی تھیں کہ نوال اور صنان میں سب ٹھیک ہو گیا ہے باقی سب بھی بہت خوش تھے۔

یہ کیا ہے ؟نوال نے صنان کو دیکھتے پوچھا۔

نوز پن صنان نے کہا اور نوال کی طرف بڑھائی جس نے نوز پن کو پکڑ کر دیکھا جس میں ڈائمنڈ لگا تھا اور چمک رہا تھا۔نوال کو یہ پسند آئی تھی۔

یہ بہت خوبصورت ہے صنان نوال نے خوشی سے کہا۔

ہاں اور تم پر زیادہ خوبصورت لگ رہی ہی صنان نے کہتے ہی جھک کر نوال کی ناک پر بوسہ دیا۔

مجھے جانا ہے سب میرا انتظار کر رہے ہوں گئے۔نوال نے جلدی سے کہا۔

جاؤ کس نے روکا ہے لیکن شرط تو سنتی جاؤ صنان نے مسکراہٹ دباتے کہا۔

نوال ایک نظر صنان کو دیکھا مجھے کوئی شرط نہیں سننی نوال نے کہا اور وہاں سے بھاگ گئی۔ پیچھے صنان ہنس پڑا تھا۔

کاش ہم بھی وہاں پر ہوتے دعا نے افسردگی سے حاکم کو دیکھتے کہا۔

ہم وہاں نہیں جاسکتے لیکن کہی باہر گھومنے تو جاسکتے ہیں نا حاکم نے دعا کے چہرے کو دیکھتے کہا۔

سچ ؟ لیکن آپ نے تو کہا تھا آپ بزی ہیں ؟ دعا نے یاد آنے پر کہا۔

ہاں بزی تو ہوں لیکن آجکا دن میری بیوی اور بیٹی کے نام حاکم چلتا ہو ادعا کے پاس آیا اور مسکرا کر کہا۔

اوکے میں تیار ہو کر آتی ہوں دعا نے خوشی سے کہا اور وہاں سے جانے کے لیے مڑنے لگی لیکن پھر اس نے رک کر حاکم کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

تھینک یو حاکم دعا نے حاکم کے گلے لگتے کہا۔

حاکم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی تھی۔

دعا نے پیچھے ہونا چاہا لیکن حاکم نے اسے پیچھے ہونے نہیں دیا۔

تم خود اپنی مرضی سے میرے قریب آئی ہو مسز حاکم نے دعا کے ہونٹوں پر نظریں گاڑھتے کہا۔اور جھک کر اس کی گردن پر لب رکھ دیے حاکم ہمیں دیر ہو رہی ہے دعا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

حاکم قہقہہ لگائے ہنس پڑا تھا۔تم تو ابھی سے ڈر گئی ہو جاؤ جلدی سے تیار ہو کر آؤ حاکم نے دعا کو چھوڑتے ہوئے کہا جو وہاں سے بھاگ گئی تھی۔پیچھے حاکم گڑیا کو اٹھائے دوسرے کمرے میں لے گیا تھا۔

♥♥♥♥

سب لوگ باہر گارڈن میں کھڑے تھے بڑے اپنے بچوں کو خوش دیکھ کر مطمئن تھے۔

مجھے لگتا ہے اب مجھے بھی شادی کر لینی چاہیے براق نے زوہا کو دیکھتے کہا۔

تو کر لو کس نے روکا ہے؟زوہا نے الٹا جواب دیا۔

ہاں لیکن لڑکی بہت ضدی ہے مان نہیں رہی براق نے منہ بسوڑتے کہا۔

زوہانے براق کی طرف دیکھا تھا۔

کون ہے وہ لڑکی؟زوہا نے پوچھا۔

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ کون ہے؟ براق نے الٹا سوال کیا۔

تم جیسا سوچ رہے ہو ویسا کبھی نہیں ہو گا۔ اس لیے فضول کی ضد چھوڑ دو زوہا نے سنجید گی سے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

تمہیں تو میں منالوں گا میڈم بس یہ بھائیوں کی شادی سے فارغ ہو جاؤں براق نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اوئے ادھر آ میں کب سے اکیلا تصویریں لے رہا ہوں تو بھی میری تھوڑی مدد کر دے عمیر نے براق کو آواز دیتے کہا۔

آرہا ہوں براق نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

سب لوگ کتنے خوش لگ رہے ہیں نا؟ رباب نے ابتہاج کو دیکھتے کہا۔

ہاں اللہ ہم سب کو ایسے ہی خوش رکھے ابتہاج نے بھی سامنے دیکھتے کہا۔

جہاں عدن اور نوال دونوں مستی کرنے لگی ہوئی تھیں۔

چلو بچو آجاؤ فیملی فوٹو کے لیے دادا جان نے سب کو آواز دیتے کہا۔ سب لوگ سٹیج پر کھڑے ہو گئے تھے۔ میں سب سے چھوٹا ہو تو میں سب سے آگے بیٹھوں گا عمیر نے چلاتے ہوئے کہا اور آگے آکر بیٹھ گیا سب لوگوں کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

کیمرے کی آنکھ نے اس خوبصورت منظر کو قید کر لیا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤

کچھ ماہ بعد

ماہا جاب کرنے لگی تھی کیونکہ جو پیسے حاکم بھیجتا تھا اُس میں تو اس کا خرچہ پورا نہیں ہو رہا تھا۔

حاکم مناسب پیسے بھیجتا تھا اور زوہیب کو بھی مجبوراً جاب کرنی پڑ رہی تھی لیکن اس کی سیلری اتنی زیادہ نہیں تھی۔ زائشہ کا خیال غزالہ رکھتی تھی۔ حاکم نے کہا تھا کہ اگر زائشہ کا آپ لوگوں نے خیال نا رکھا تو وہ جو تھوڑے بہت پیسے بھیجتا ہے وہ بھی بند کر دے گا۔ وہ یہ سب ان کو سدھارنے کے لیے کر رہا تھا۔ ورنہ اُس کی اپنی سیلری اتنی ضرور تھی کہ یہ سب آسانی سے اپنی زندگی گزار سکتے تھے۔

اور غزالہ کو یہی ڈر تھا کہ کہی حاکم جو پیسے بھیجتا ہے وہ بھی بند نا کر دے اس لیے وہ زائشہ کا خیال رکھتی تھی۔

ماہا بلکل ہی تبدیل ہو گئ تھی اسے دیکھ کر لگتا ہی نہیں تھا کہ یہ وہی ماہا ہے جو اُٹھ کر پانی تک نہیں پیتی تھی۔

زوہیب کی حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی ماہا اور زوہیب کو احساس ہو رہا تھا کہ انہوں نے اپنی زندگی میں کیا کچھ پایا اور کیا کچھ کھویا ہے لیکن غزالہ ابھی بھی ویسی ہی تھی۔زائشہ بس زیادہ تر خاموش رہتی تھی۔

چہرہ اس کا مرجاسا گیا تھا۔زوہیب تو اسے دیکھتا بھی نہیں تھا۔

آگے بھی ان کی زندگی ایسے ہی گزرنے والی تھی۔زائشہ کو یہی بات اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی کہ اس نے اپنے باپ کی جان لی ہے ایک بیٹی اپنے باپ کی جان کیسے لے سکتی ہے ؟زائشہ اکیلی بیٹھی یہی سوال خود سے کرتی لیکن اس کے پاس کوئی جواب نا ہوتا۔اور بھی بہت بسی باتیں اسے تنگ کرتی تھی اور اکیلی بیٹھی رونے کے علاوہ وہ کچھ کر بھی نہیں

سکتی تھی۔ ہمیشہ ویسا نہیں ہوتا جیسا انسان نے سوچا ہوتا ہے ان کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا۔

ختم شد

URDUNovelians